وجادلهم بالتي هي احسن

زبدة الاقاويل

في

ترجيح القرآن على الاناجيل

من تصنيفات

عمدة المناظرين زبدة المباحثين مولوی فقیر محمد صاحب مالک
سراج الاخبار جہلم و مصنف حدائق الحنفیہ و رسالہ آفتاب محمدی وغیرہ

در سنہ ۱۳۰۷ ہجری

بمطبع سراج المطابع جہلم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الاسلام و وفقنا علی رد مطاعن اہل الظلام والصلوۃ والسلام علی رسولہ ھو سید الانام و علی آلہ و اصحابہ الذین ھم خیر الکرام **اما بعد** بندہ درگاہ رب الصمد فقیر **محمد** ولد حافظ محمد سفارش چشتوی اپنے دینی بہائیون کی خدمت بابرکت مین عرض رسان ہی کہ مدت سے اہل اسلام پر عیسائیون کا اعتراض تہا کہ قرآن شریف مین کوئی تعلیم روحانی نہین سب جسمانی ہی ہرچند علمائے اسلامیہ نے ایسے ایسے اجمالی جواب دیے کہ جس سے مخالفین کا اعتراض محض بے بنیاد اظہر من الشمس ثابت ہوگیا مگر چونکہ اکثر عیسائی جو چاہ تعصب مین سرتاپا مستغرق ہین اور ہٹ دہرمی و دہوکہ دہی کو دین عیسوی کا ایک خاصہ سمجہہ کہا ہی ہرگز باز نہین آتے ہین اور بار بار وہی پوچ اعتراض کئے جاتے ہین کہ قرآن مین کوئی روحانی نصیحت نہین ہی بلکہ پادری فنڈر صاحب نے تو یہانتک جرات کی ہی کہ کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۷۰ سے لیکر ۷۶ تک بعد نقل اخلاقی نصائح اناجیل کے یہہ دعوی کیا ہی کہ ایسی نصائح قرآن مین ہرگز نہین ملسکتے حالانکہ یہہ دعوی پادریصاحب کا مثل حباب کے محض لچر تہا کیونکہ قرآن سے جا بجا ثابت ہوتا ہی کہ ہمین سب طرح کی روحانی نصائح مثل صبر و حلم و راستبازی و قناعت و توکل و شکر و محبت خدا و صفائی قلب و تزکیہ نفس و مذمت حب دنیا و مال و افعال ذمیمہ اور مدح اخلاق و اوصاف حمیدہ وغیرہ بصراحت تمام مذکور ہین جیسا کہ سورہ نحل مین مذکور ہی و نزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیء و ھدی و بشری للمسلمین چنانچہ برطبق اسکی علمائے اسلامیہ نے علاوہ ما یحتاج بہا ہو دینیہ کے اکثر علوم عقلیہ کا استخراج بہی قرآن سے کیا ہی یہانتک کہ علم طب و ہیئت و ہندسہ و نجوم اور جبر و مقابلہ وغیرہ کو بہی قرآن سے ثابت کر دکہایا ہی لیکن سمجہنے کو عقل سلیم چاہیے جیسا کہ ایک بزرگ کا قول ہی ؎ جمیع العلم فی القرآن لاکن + تقاصر عنہ افہام الرجال ـ پس جسحالتین علوم متذکرہ بالا کا بہی استخراج قرآن سے ثابت ہوا ہی تو کیا مواعظ حسنہ اور روحانی نصائح جو اصل اصول کلام الہی ہین بہی قرآن مین نہونگی حاشا و کلا کوئی عاقل اس بہتان پر کان نہ دہر سکیگا مگر چونکہ مخالفین کی بصارت فہم پر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہی اسلئے اونکو قرآن مین روحانی احکام دکہائی نہین

دیتی سو ہتی قرآن پر کوئی کسیطرحکا اعتراض نہین آسکتا بقول سعدیؒ ۔ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ - پس مینے عیسائیون کی یہہ ہٹ دہرمی دیکہکر مصمم ارادہ کر لیا کہ اس اعتراض کو بیخ و بن سے بالکل برکندہ کرنا چاہئے چنانچہ ۱۲۹۴؁ ہجری مین پہلی اناجیل مروجہ کی بی اعتباری اور انکا غیر الہامی ہونا ثابت کیا پہر دیگر امور ضروریہ کی بیان کی بعد انجیل کی وہ نصائح جو پادریصاحب نے کتاب مذکور مین لکہکر دعوی کیا تہا کہ ایسی احکام قرآن مین نہین ملتی مع دیگر نصائح ہمچون قسم کی اناجیل سی استیعابا انتخاب کر کی اونکو چند فصلون پر منقسم کیا اور اونکی ذیل مین اون جیسی بلکہ اونسی بدرجہا بہتر احکام و نصائح قرآن شریف سی اور کچہہ بطور نمونہ ارشادات رسول مقبولؐ اور اقوال صحابہ سی نقل کر کی ہر ایک فصل کی اخیر مین اونکو اناجیل کے احکام پر بطور قول فیصل کے ترجیح کلی ثابت کر دکہلائی ہی اور اسلیئی اس کتاب کا نام **زبدة الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل** رکہا - اب ناظرین منصف مزاج سی امید ہی کہ اگر اس کتاب مین کوئی سہو یا نقص دیکہین تو اوسی مجکو معاف رکہکر اصلاح کو کام فرماوین کیونکہ اسکی تالیف سی میری یہہ غرض نہین کہ ناحق کسی پر طعن کرون بلکہ امر حق کو اپنی بہائیون کے آگی بیان کرون تا کہ وہ بہی سوچین و سمجہین اور اس زمانہ کی ناعاقبت اندیشون کے دہوکون سی محفوظ و مصون رہین +

مقدمہ

یہہ مقدمہ پانچ امور پر شامل ہے -

امر اول اناجیل مروجہ کے بیان مین

ہر ایک مذہب مین کہئی کہئی فرقے ہوتی ہین چنانچہ اہل اسلام کی مذہب مین بہی ۳، فرقے ہین اگرچہ وہ مسائل فرعیہ و جزئیہ مین بہت سا اختلاف رکہتی ہین لیکن کسی فرقہ نی آجتک قرآن شریف کی نسبت یہہ نہین کہا کہ یہہ قرآن خدا کی کلام نہین یا یہہ کہ یہہ وہ قرآن نہین جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہی حالانکہ ایسا اختلاف قرآن کی حق مین کسیطرح مضر بہی نہین تہا کیونکہ اوسمین جا بجا بتلایا گیا ہے کہ یہہ خدا کی کلام ہی اور اوسکی طرف سی نازل ہوا ہی اور خدا اسکا نگہبان ہی لیکن اناجیل کے حق مین یہہ اختلاف کہ یہہ اناجیل حواریون کی تصنیف نہین یا یہہ کہ یہہ الہامی نہین نہایت مضر بلکہ ساقط عن الاعتبار ہی کیونکہ انمین کسی جگہہ اسبات کا اشارہ تک نہین ہوا کہ یہہ حواریون نی تالیف کی ہین یا الہام سی لکہی گئی ہین بلکہ اسکا خلاف ثابت ہوتا ہی اور اہل اسلام کی طرح انکی ثبوت کی لئی عیسائیون کی پاس کوئی سند صحیح متصل موجود ہی چنانچہ اس مقام پر اناجیل

مروجہ کا کچھہ مختصر حال لکھا جاتا ہی کہ وی کتنی اور کس کس کی تالیف و تصنیف خیال کیجاتی ہین - یہہ اونکی پوست کندہ تحقیقات کیجاتی ہی - سو واضح ہو کہ وی دو قسم کی کتابین ہین - ایک وہ جو خاص مسیح کی تعلیم شمار کیجاتی ہین - دوم جو خاص مسیح کے شاگردون وغیرہ کی تعلیم ہے +

کتب قسم اول

اول انجیل متی - یہہ انجیل بزعم عیسائیان متی حواری نے بعد مصلوب ہونے مسیح کے سنہ ۳۷ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین تالیف کی ہی اور اسکے ۲۸ باب ہین - عیسائی اسبات مین کہ اول یہہ انجیل کس زبان مین تصنیف ہوئی ہی بہت ہی مختلف الرای ہین اکثر متقدمین کا یہہ قول ہی کہ متی نے صرف عبری زبان مین لکھی تہی اور اوسکا ترجمہ یونانی مین کسی غیر معلوم الاسم شخص یا یعقوب خداوند کے بہائی نے کیا ہی چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۴ مین لکہتے ہین کہ ۱ بلرمین ۲ گروٹیس ۳ کسابن ۴ بشپ والسٹن ۵ بشپ تاملاین ۶ ڈاکٹر کیو ۷ ہمنڈ ۸ مل ۹ ہرروڈ ۱۰ اودون ۱۱ کمپین ۱۲ ل ای ۱۳ کلارک ۱۴ سائمن ۱۵ ٹلی منٹ ۱۶ پریٹین ۱۷ ڈوپن ۱۸ کامٹ ۱۹ مکالس ۲۰ ارینیس ۲۱ ستار البر ۲۲ گراونتز ۲۳ ارجن ۲۴ سرل ۲۵ اپی فانیس ۲۶ کریزاستم ۲۷ جیروم - اور اور علمای متقدمین و متاخرین کے نزدیک مختار قول پے پیس کا ہی کہ یہہ انجیل عبری مین لکھی گئی تہی انتہی اور تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل متی مین لکھا ہی کہ بعض قدیم مصنف کہتے ہین کہ اوسکو متی نے پہلے عبرانی زبان مین لکھی کہ وہ اوسملک کا محاورہ تہا اور آخر کو یا تو اوسنے آپ یا کسی عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پے پیس جو پولیکارپ کا رفیق تہا اور جسنے خود یوحنا کو دیکھا تہا کہتا ہی کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا اور ہر ایک نے اپنے مقدور کے موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہنیسیوس کہتا ہی کہ یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا - انتہی بعض کا یہہ گمان ہی کہ خود متی ہی نے دونون زبانون مین لکہی ہی لیکن اب وہ نسخہ عبری زبان کا بالکل صفحہ جہان سے مفقود ہو گیا ہی صرف یونانی ترجمہ اوسکا ساری دنیا مین پایا جاتا ہی عیسائی یہہ بہی کہتے ہین کہ اسمین متی نے سب اپنا دیکھا ہوا حال لکہا ہے لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے کیونکہ اسکے مصنف نے کسی جگہہ کوئی ایسی عبارت اسمین نہین لکھی جو اوسکی مشاہدہ پر دلالت کرے حالانکہ قدیم سے دستور ہی کہ جو کوئی اپنا دیکھا ہوا حال لکہتا ہی تو اوسکو ایسی عبارت سے لکھتا ہی کہ جس سے ہر کوئی سمجھ لے کہ اس شخص نے اپنا دیکھا ہوا حال لکھا ہی جیسا کہ اکثر عہد عتیق کی کتابون خصوصا حواریون کی خطوط مین اس دستور کو مرعی کہا گیا ہی - علاوہ ہکی یوسف و مریم کی خوابون اور مجوسیون کے آنے اور اونکی ساتھہ آسمانی تارے کے ہونے اور مسیح کی ولادت کے وقت اونکی زیارت کر کے چپکے گہر چلے جانی اور یوسف کے مریم و مسیح کو یہودیہ سے مصر مین

کا ہمعصر تہا خصوصا پالیکارپ کا رفیق تہا - دوم ان چارون بزرگون نے اپنی تصنیفات مین کہین اسبات کا صراحۃً و اشارۃً ذکر نہین کیا کہ

لیجانے اور پہر لے آنے اور مسیح کے یحیی سے اصطباغ لینے اور جنگل میں مسیح کی بنسبت شیطان کے امتحان کرنے اور مسیح کے لئے آسمان پہٹ کر خدا کی روح کبوتر کی مانند اوسپر داخل ہونے اور پطرس اور اندریاس اور یوحنا کے مسیح کے ساتہ ہو لینے کے حالات اور مسیح کی وہ تعلیم جو اس انجیل کے باب ۵ و ۶ و ۷ میں مع اون آیات کے جو باب ۸ سے لیکر باب ۹ کی آیت ۹ تک درج ہوئی ہیں یقیناً سنکر لکہی گئی ہیں کیونکہ اوسوقت تک متی مسیح سے ملا نہیں تہا دیکہو متی باب ۹ آیت ۹ +

دوم انجیل مرقس اس انجیل کو مرقس نام ایک شخص نے جو پطرس حواری کے ہاتہ سے عیسائی بنا تہا اور مسیح کو اوسنے ہرگز نہیں دیکہا تہا سنہ ۵۶ سے لیکر ۶۵ تک کسی سنہ میں اور غالباً سنہ ۶۰ یا ۶۳ میں بقول چند عیسائیان لاٹن زبان میں تصنیف کیا تہا پہر یونانی زبان میں ترجمہ ہوئی لیکن اکثر کا یہہ قول ہے کہ اصل میں یہہ انجیل یونانی ہی زبان میں لکہی گئی ہے اور اسکے سولہ باب ہیں۔ یہہ شخص سنا ہوا حال لکہتا ہے اور بہ نسبت دیگر انجیل نویسون کے اسنے بہت ہی مختصر حال مسیح کا لکہا ہے جیسا کہ اسکے حجم سے ظاہر ہے۔ عیسائی اسکے الہامی ہونیکی کوئی وجہ بجز اسکے بیان نہیں کر سکتے کہ اس انجیل کو پطرس حواری نے جو صاحب الہام تہا دیکہکر اسکی صحت پر اپنی مہر کر دی ہے۔ لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے کیونکہ اول تو کسی جگہہ مرقس نے اپنی انجیل میں صراحتاً یا کنایۃً نہیں لکہا کہ مینے یہہ انجیل پطرس کو دکہا کر اسپر مہر کرالی ہے۔ اگر اوسنے ایسا کیا ہوتا تو اسکی زیادہ معتبر ہونیکے لئے وہ ضرور اس امر کا تذکرہ کرتا بلکہ ہماری اس خیال کی تائید کلیمینس الگزنڈرینس کے بہی ایک قول سے بطور ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ایک جگہہ لکہتا ہے کہ پطرس نے جب اوسکی خبر پائی تو نہ منع کیا نہ تقویت دی۔ دیکہو اظہار عیسوی صفحہ ۳۸۴ - دوم ایرینیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس کے لکہی ہے پس ظاہر ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہیں دیکہی اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۳۸۳ میں لکہا ہے کہ پیپیس اور جیروم کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پطرس نے اس انجیل کو دیکہا اور بمدد روح القدس اوسے تسلیم کیا میں کہتا ہوں کہ پیپیس کے قول میں پسند کرنیکا کوئی ذکر نہیں صرف اتنا بتایا ہے کہ مرقس پطرس کا ساتھی تہا۔ البتہ جیروم نے لکہا ہے کہ پطرس نے اوسے پسند کر کے کلیسا میں پڑہنے کا حکم دیا مگر ایرینیوس کا قول مقدم ہے کہ وہ دوسری صدی کا ہے اور جیروم چوتہی کا علی ہذا کلیمنس الگزنڈرینس تیسری کا

سوم انجیل لوقا۔ اس انجیل کو لوقا شاگرد پولوس نے سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ میں لکہا۔ اسکے ۲۴ باب ہیں یہہ بہی سنا ہوا حال لکہتا ہے جیسا کہ اسکے شروع باب اول ہی سے ظاہر ہے۔ اور بعض علمای مسیحیہ نے اس انجیل کے دیباچہ کی شرح میں لکہا ہے کہ اس انجیل میں بہت باتیں ایسی ہیں جو دیگر اناجیل میں پائی نہیں جاتیں جنمیں سے پہلے اون حالات کا بیان ہے جو مسیح کی پیدائش سے پہلے اور عین اوسوقت کی ہے۔ اس بیان کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ لوقا کے کوئی نوشتہ رکہا تہا جسکا مضمون غالب ہے کہ مسیح کی ماں سے ملا ہوگا کیونکہ بعض حالات صرف وہی بتا سکتی تہی دیکہو شرح فقرہ بائبل رومن مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ ناہتہ ٹراکٹ سوسائٹی

اسکی الہامی ہونی کی عیسای بڑی درجہ یہہ بیان کرتی ہین کہ پولوس نی جو صاحب الہام تہا اس انجیل کو دیکہہ لیا ہی۔ لیکن یہہ دعوی بہی بیدلیل ہی اور اونہین وجوہ سی جو انجیل مرقس کی نسبت بیان ہوئی ہین یعنی یہہ کہ لوقا کسی جگہہ اس انجیل مین یہہ نہین لکہا کہ میری انجیل کو پولوس نی دیکہہ لیا ہی حالانکہ اگر پولوس نی دیکہہ لیا ہوتا تو لوقا اپنی انجیل کا اعتبار بڑہانیکی لئی شروع تمہید مین جہان اوسنی اور باتین لکہی تہین اسبات کو تو ضرور ہی بڑی فخر کے ساتہہ بیان کرتا۔ علاوہ اسکی اور کئی ایک دلائل ہین جو اعجاز عیسوی مین صفحہ ۲۲۳ سی لیکر ۲۳۰ تک بیان ہوئی ہین پولوس کا اس انجیل کو دیکہہ لینا ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ اگر بالفرض پولوس نی دیکہہ بہی لیا ہو تو اوسکا دیکہہ لینا کیا لائق سند ہی جو اپنی تعریف آپ ہی نامہ ا قرنتیان ۹۔۔۲۰ و ۲۱ مین اسطرح سی کرتا ہی۔ کہ مین یہودیون کی ساتہہ یہودی اور بی شریعت والون کی ساتہہ بی شریعت بنا تاکہ اونکو نفع مین لاؤن۔ پہر نامہ ۲ قرنتیان ۱۲۔۱۶ مین فرمایا۔ پر اگر مان لیوین کہ مینی تمپر بوجہہ نہین ڈالا لیکن شائد مینی ہوشیاری سی تمہین فریب کر کی پہنسایا۔ انتہی۔ پس جس شخص کا یہہ حال ہو تو ایسی فریبی دغا باز کا دیکہنا ہی مذہب کے مخالف کی نزدیک ایک غیر الہامی کلام کسطرح سی الہامی ہو سکتی ہی *

چہارم انجیل یوحنا۔ اس انجیل کو بزعم عیسائیان یوحنا حواری نی سنہ ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰۔ اور بقول اکثر ۹۷ یا ۹۸ عیسوی مین تصنیف کیا اور اسکی اکیس باب ہین اور یہہ انجیل تینون اناجیل سی بڑی ہی اور بعضی حالات اسمین ایسی درج ہوئی ہین جو تینون انجیل نویسون مین سی کسی نی نہین لکہی چنانچہ مسیح کی الوہیت جس سی مسیح کی حقیقی تعلیم کی کایا پلٹ ہوئی ہی انہین حضرت کی مخترعیات سی ہی جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کی دیباچہ انجیل ہذا مین لکہا ہی کہ چونکہ یہہ صحیفہ متی اور مرقس اور لوقا کے صحیفون سی پیچہی لکہا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نی نہین لکہا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتون کی شروع اور اوسکی نصیحتون اور یہودیون سی مباحثون اور شاگردون کی ساتہہ گفتگو خاصکر وہی جو عشاء ربانی کی مقرر کرنی کی وقت ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہی"۔ انتہی۔ بلکہ اس انجیل کی اخیر آیت سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سب ناقص اناجیل ہین کیونکہ کسی نی جناب مسیح کا پورا حال نہین لکہا۔ اور بزعم عیسائیان یہہ سب پنا دیکہا ہوا حال لکہا ہی لیکن وہ روایات جو انجیل متی کے بیان مین مذکور ہوئی ہین مشاہدہ سی مستثنی ہین۔

ان چارون اناجیل مین جناب مسیح کا حال ابتدائی حمل سی صعود آسمان تک بجز ایام جوانی کی بطور تاریخ مرقوم ہی اور کلام حضرت مسیح کی اسمین صرف اوسیقدر ہی جو مثالون اور تعلیم کی طور پر درج ہوئی ہی باقی سب مضمون

کی کلام ہی- عیسائیون کا دعوی ہی کہ یہہ چارون اناجیل جنہین سی دو حواریون اور دو اونکی شاگردون نی تصنیف کی ہین الہام سی لکہی گئی ہین اور سند اونکی دعوی کی فقط یہی ہی کہ ہر انجیل کے سری پر اوسکی مصنف کا نام لکہا ہی اور وہ صاحب الہام تہی لیکن یہہ دعوی ہرگز ثبوت کو نہین پہونچسکتا- انجیل مرقس و لوکا کا عدم الہامی ہونا تو اونکی بیان مین بہی ثابت ہوچکا ہی- لیکن اب کلیتًا ان چارون اناجیل کا عدم الہامی ہونا مفصلًا کئی دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے-

دلیل اول سب عیسائی اسبات پر متفق نہین کہ یہہ چارون اناجیل انہین مصنفین کی تصانیف سی ہین بلکہ بہت سی عیسائی بڑی زور شور سی انکی تصنیفات سی انکار کرتی ہین چنانچہ مظاہر حق کی صفحہ ۱۱۱ مین جو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب مسمی بہ عذر از طرف محمدؐ و قرآنؐ کا ترجمہ ہی لکہا ہی کہ ہین صاحب اپنی تذکرہ مسیح کی صفحہ ۸ مین لکہتی ہین کہ اناجیل اربعہ مین سی ہر انجیل پر ایک شخص مشہور کا نام درج ہی جسکا حال تذکرہ حواری اور تاریخ انجیل مین مرقوم ہی لیکن یہہ خوب تحقیق نہین کہ یہہ چار شخص مصنفین اناجیل اربعہ تہی اس قول کا یہی کہ یہہ متی کی انجیل ہے اور یہہ مرقس اور یہہ لوکا اور یہہ یوحنا کی اتنا یہہ مراد نہین کہ قدمائی علمائی عیسوی سے یہہ اعتقاد تہا کہ یہہ آیات من ولہا الی آخرہا متی اور مرقس و لوکا اور یوحنا نی تصنیف کی تہین بلکہ اس قول سے یہہ مراد ہی کہ یہہ آیات ان حواریین سی مروی ہین اور اونکی طرف منسوب کی گئی ہین- انتہی- مین کہتا ہون کہ یہہ صاحب اپنی بیان مین مندرجہ ذیل وجوہ سی بہت ہی سچے ہین-

(۱)- ان اناجیل مین انکی مصنفین نی کسی جگہہ ایسی کوئی عبارت نہین لکہی جسسی صریحًا یا اشارتًا معلوم ہو کہ ان اناجیل کے یہی مصنف ہین جنکا نام ہر انجیل کے سری پر مرقوم ہی جیسا کہ قدیم الایام سی ابتک مصنفین کا دستور ہے بلکہ بخلاف اسکی انہین اناجیل سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ یہہ لوگ انکی مصنف نہین چنانچہ انجیل متی ۹-۹ مین لکہا ہی پہر جب یسوع وہان سی آگے بڑہا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا اور اوسی کہا میری پیچہے آ وہ اوٹہہ کی اوسکی پیچہے چلا- انتہی- اور حواریون کی نام کی فہرست جو متی باب ۱۰ مین مرقوم ہی اوس سی ظاہر ہی کہ یہی متی محصول لینی والا حواری ہی جسکی طرف عیسائی اس انجیل کو منسوب کرتے ہین- پس دیکہو اگر مصنف اس انجیل کا یہی متی ہوتا تو ہرگز ایسی عبارت نہ لکہتا بلکہ اسطرح پر لکہتا کہ مسیح نی مجہے محصول کی چوکی پر دیکہا اور مجہے کہا میری پیچہے آ- مین اوٹہہ کی اوسکی پیچہے چلا- پس اسسی معلوم ہوا کہ یہہ متی اسکا مصنف نہین بلکہ مصنف اسکا کوئی اور شخص غیر معلوم الاسم ہی- پہر انجیل متی کی باب ۱۶ مین مسیح کا قول بحق حواریان اسطرح پر مرقوم ہی

تب یسوع نی اونسی کہا کہ خبردار فریسیون اور زادوقیونکی خمیر سی پرہیز کرد۔ ۷۔ اونہون نی اپنی دلمین گمان کرکی کہا کہ
اُسکا سبب یہہ ہی کہ ہمنی روٹیان ساتھہ نہ لین۔ ۸ مگر مسیح نی یہہ معلوم کرکی اونسی کہا کہ ای کم اعتقادو تم اپنی دلمین کیون
گمان کرتی ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینی کی سبب سی ہی ۱۲ تب وی سمجھے کہ اونسی اُنہین روٹی کی خمیر سی نہین بلکہ فریسیون اور زادوقیون
کی تعلیم سی پرہیز کرنیکو کہا۔ دیکہو اگر یہہ انجیل متی حواری کی تصنیف سی ہوتی کہ جو اُنہین حواریونمین سی تہا جسسی
حضرت مسیح خطاب فرما رہی ہین تو وہ آیات مذکورہ مین حواریونکو بصیغہ غائب ہرگز نہ لکہتا بلکہ بجای لفظ (اونسی)
اور اُنہون نے) اور (تب وی سمجھے) اور (اونہین) کی اسطرح پر لکہتا۔ ہم سی ہمنی۔ تب ہم سمجھے۔ ہمین۔ پس معلوم ہوا کہ یہہ
انجیل متی حواری کی تصنیف نہین ہی۔ اور وہ جو اسکی جواب مین اظہار عیسوی کی صفحہ ۵۶ مین لکہا ہی کہ مسیح اور
حواریونکا بہی اکثر یہی قاعدہ تہا کہ وہ اپنی تئین صیغہ غائب سی بیان کرتی تہی۔ دیکہو متی باب آیت ۲۰ باب ۱۱ آیت ۱۹
باب ۱۱ آیت ۱۱۔ لوکا باب ۱۰ آیت ۸۔ یوحنا باب ۱۰ آیت ۲۳-۲۵-۲۶-۲۷۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ بیشک مسیح نی کہی جگہہ
اپنی تئین بصیغہ غائب ابن آدم کی الفاظ وغیرہ سی ظاہر کیا ہی مگر صدہا دفعہ اپنی تئین بصیغہ متکلم بہی بیان فرمایا ہی
نمونہ کی طور پر دیکہو متی باب ۵ آیت ۱۷-۱۸-۲۲-۲۶-۲۸-۳۲-۳۴-۳۹-۴۴ باب ۶ آیت ۱۶-۲۵ باب ۷
آیت ۲۱-۲۴ باب ۱ آیت ۱۶-۳۳-۳۲ مرقس باب ۷ آیت ۱۴۔ باب ۹ آیت ۳۹ باب ۱ آیت ۱۴-۱۸۔ لوکا باب ۷ -۴۶-
باب آیت ۴۰-۴۵ باب ۹ آیت ۱۸-۲۳ باب ۱۱ آیت ۲۹۔ یوحنا باب ۲ آیت ۴-۱۹ باب ۵ آیت ۱۷-۲۵-۴۲ وغیرہ
وغیرہ۔ اسیطرح حواریون نی بہی اپنی اپنی خطوط مین جابجا اپنی تئین بصیغہ متکلم بیان کیا ہی چنانچہ اونکی پڑہنی سی ظاہر
ہوتا ہی بخلاف متی کی کہ اونسی اپنی تمام انجیل مین بجز اس مقام کی کہین ایکدفعہ بہی اپنی آپکو بصیغہ غائب یا متکلم بیان
نہین کیا جسسی صاف ثابت ہی کہ وہ اس انجیل کا مصنف نہین چنانچہ اسیواسطی فاسٹس جو چوتہی صدی مین تہا
لکہتا ہی کہ انجیل متی جو متی کی طرف منسوب ہی اوسکی تصنیف نہین اور پروفیسر بائر جرمنی اور شیوز اور شلمشن بہی اس
انجیل کو نہین مانتی تہی چنانچہ ان علماء کا انکار پادری عماد الدین نی بہی ہدایت المسلمین کی صفحہ ۱۰ مین مان لیا ہی اور یہہ جو
اپنا دل خوش کرلیا ہی کہ فاسٹس چوتہی صدی کا آدمی ہی اور غیر مشہور ربی اعتبار رہتا اوسکی بات کا کیا اعتبار ہی جبکہ اول دوم
سوم وچہارم صدی کی سب عالمون نی اس انجیل کو مان لیا ہی بالکل وہم کہ دہی ہی کیونکہ ۳۲۵ سی پہلی کوئی عیسائی کمیٹی واسطی تحقیقات
کتب دینیہ کی قائم نہوئی تہی جسسی اول و دوم تو کجا سوم صدی کی بہی مسیحی علما کا انجیل متی کی تسلیم پر اتفاق ثابت ہو سکتا ہو
اور جبکہ پہلی ہی کونسل چوتہی صدی مین قائم ہوئی ہی تو فاسٹس کا جو اُسی صدی کا ہی کیون اعتبار نہ کیا جاۓ صرف ڈکلون اسکو
غیر معتبر کہدینا کافی نہین ہو جبتک پہلے اوسکی غیر معتبری مورخین سی نہ ثابت کرلین۔ یہی جواب پروفیسر بائر وغیرہ کی نسبت ہے

اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کی دیباچہ انجیل متی مین لکہا ہی کہ خیر یہہ حال (یعنے آیا متی نی انجیل عبری یا یونانی مین لکہی تہی) شاید کوئی بخوبی دریافت نہین کرسکیگا مگر قوی دلیلون سی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ صحیفہ جو آجکل ہماری پاس یونانی زبان مین بی تبدیل ہی وہ خدا کا کلام اور اعتبار کی لائق ہی۔ ان دلیلون مین سی بعضی یہہ ہین (۱) کہ وہ اور انجیلون سی موافقت رکہتی اور کوئی بات ایسی نہین ہی کہ جو اونسی میل نہ کہا سکتی ہو (۲) اوسکا محاورہ اصل یونانی نہین مگر کسی ولائتی نی لکہا اور کیسا ولائتی کہ بیشک یہودی اور وہ بہی اون دنون کی یہودی کی سوا اور کوئی اوسکو نہین لکہہ سکتا (۳) وہ پاک اور خداوند کی لائق ہی پس کسی دغاباز کی بری دل کی خزانہ سی ایسی بہتر کتاب نہین نکل سکتی (۴) بڑی دلیل یہہ ہی کہ وہ پہلے ہی سی عیسائیون کی پاس تہی اور سب اوسکو پڑہتی اور خدا کا کلام مانتی تہے۔ انتہی ملخصاً۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ پہلی دلیل کی کمزوری بی بنیادی تو اسی امر کی دلیل سوم وچہارم سی ایسی اظہر من الشمس ہی جو ہتہ کنگن کو آرسی کیا حاجت کی مصداق ہی علاوہ اسکی موافقت سی یہہ کسطرح لازم نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوی۔ دوسری دلیل بہی اسبات کو بالکل ثابت نہین کرسکتی کہ اسکا مصنف متی ہی ہی بلکہ اسی صرف اتنا ثابت ہوتا ہی کہ اسکا مصنف کوئی یہودی شخص ہی سو یہی ہم بہی کہتی ہین کہ کسی یہودی نو مسیحی نی اسکو متی کی روایات سی لکہا ہی۔ تیسری دلیل صرف اسبات کو ثابت کرتی ہی کہ کسی نیک شخص کی تصنیفات سی ہی اور نیک شخص کے ہونی سی یہہ کسطرح لازم نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوی۔ چوتہی دلیل سی غایت درجہ صرف اتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بہت پرانی ہی اور اسکی پرانا ہونی سی یہہ کسطرح لازم نہین آسکتا کہ اسکا مصنف ضرور متی حواری ہی سمجہا جاوی۔ انجیل یوحنا باب ۲۱۔ آیت ۲۴ مین لکہا ہی۔ یہہ وہ شاگرد ہی کہ جسنی ان کامون کی گواہی دی اور ان باتون کو لکہا اور ہمکو یقین ہی کہ گواہی اوسکی سچی ہی انتہی۔ پس یہہ الفاظ (وہ شاگرد اور اوسکی گواہی) یوحنا کے حق مین صیغہ غائب سی اور یہہ لفظ (ہمکو یقین ہی) صیغہ متکلم سی جو اس انجیل مین واقع ہوئی مین اسبات پر صاف دال ہین کہ لکہنی والا اس انجیل کا کوئی اور سوائی یوحنا حواری کی ہی ورنہ وہ ایسی عبارت اپنی حق مین ہرگز نہ لکہتا بلکہ جیسی اوسنی اپنی خطون مین اپنی نام کی تصریح کی ہی خصوصاً مکاشفات مین جابجا اپنی تئین متکلم اور کاتب بیان کیا ہی اسیطرح اگر وہ اس انجیل کا مصنف ہوتا تو اپنی تئین صیغہ متکلم سی تصریح نام خود لکہتا اسی صاف ثابت ہوا کہ یہہ انجیل جو اوسکی محاورہ تحریر کی صریحاً برخلاف ہی اوسکی تصنیف نہین ہی شاید اوس طالب العلم مدرسہ اسکندریہ نی تصنیف کی ہی جسکی بابت اسٹادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ

انجیل یوحنا بلاریب یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے لکھی ہے جیسا کہ کاتہلک ہرلڈ کی جلد ۷ مطبوعہ
۱۸۴۴ع کے صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور لکہا ہے کہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو
اونکے جواب مین ارینوس نے یہہ کہین نہین کہا کہ پولیکارپ سے مجھے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے
حالانکہ ارینوس پولیکارپ کا شاگرد تہا اور پولیکارپ یوحنا کا مرید۔ پس اگر یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو
پولیکارپ ضرور خبردار ہوتا اور وہ ارینوس کو بتلاتا۔ چنانچہ اسی واسطے ہر سٹینڈر جو بہت بڑا محقق عالم عیسائیون
مین ہے اوسکا ابتداء مین یہی خیال ہے کہ یہہ سب انجیل اور نامہ یوحنا کی تصنیف سے نہین بلکہ شروع دوسری
صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدیئے ہین۔ ان اقوال کی صحت کو پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۷۵ مین تسلیم کرلیا ہے۔ اور یہہ جو اپنی عادت کے بموجب کہا ہے کہ "یہہ کہنا کہ مدرسہ سکندریہ کے کسی طالب علم نے
یہہ انجیل لکھی ہے کیسی نادانی اور جہالت کی بات ہے کیونکہ اسکندریہ کا مدرسہ اس انجیل کی تصنیف کے بعد جاری ہوا ہے
کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی فاضل ہو چکے تہے صاحب سکندریہ کا مدرسہ مرقس کاتب انجیل نے جاری کیا
تہا اور تیسری صدی کے اخیر مین علم اور دینداری کی ترقی اوس مدرسہ مین ہوئی تہی جن دنون ارجن وہان کا
مدرس اول تہا"۔ بالکل دروغ بے فروغ ہی نہین بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکو دین عیسوی کی کچھہ بہی خبر نہین ہے اور
صرف اٹکل پچون اور غلط باتون سے ہدایت المسلمین مین بہرتی کر کے لوگونکی ٹہوکر کا باعث ہوئے ہین۔ کیونکہ انجیل
یوحنا بقول اکثر ۹۸ع کے قریب تصنیف ہوئی ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ جلد ۲ کے صفحہ ۱۸۴ دیباچہ انجیل یوحنا مین لکہا ہے
"مگر اکثرون کی رائے یہہ ہے کہ پٹمس سے لوٹ آنے کے بعد افسوس مین یوحنا کی وفات سے تہوڑے دن پیشتر قریب ۹۸ع
کے تصنیف ہوئی ہے"۔ انتہی۔ اور مرقس کی وفات ۶۴ع مین ہوئی چنانچہ تفسیر مذکور کے جلد اول صفحہ ۲۳۹ دیباچہ
انجیل مرقس مین لکہا ہے کہ "یوسیبوس اور اپیفانیوس اور جیروم نامی جو کلیسیا کے قدیم بزرگ ہین اونسے یہین دریافت
ہوتا ہے کہ وہ (مرقس) روم سے مصر کے اسکندریہ شہر کو آیا جہان اوسنے انجیل سنا کر ایک کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور نیرو
بادشاہ کے عہد ۶۴ع مین وفات پائی"۔ انتہی۔ اور کتاب طلوع آفتاب صداقت کے صفحہ ۱۴ مین لکہا ہے کہ "انجیل کے
مصنف مرقس نے اس شہر (اسکندریہ) مین انجیل کی منادی کی اور مسیحی دین کے علم الہی اور عقیدہ کی ترقی کیلئے ایک
بڑا مدرسہ ایجاد کیا بعد ازان یہہ مدرسہ نہایت مشہور رہا اور اوسکے مدرس تیز فہمی اور علم کے سبب اکثر ملکون مین ممتاز ہوئے
۱۸۰ع مین ایک شخص آرجن نامی اس مدرسہ کا مدرس تہا"۔ انتہی۔ ان تینون بیانات کے ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ انجیل
یوحنا کی تصنیف سے کم سے کم چالیس سال پہلے اسکندریہ کا مدرسہ قائم ہوا تہا اور قائم ہونے کے بعد ہی اوسکو رونق دن

ترقی ہو گئی تہی - پس اسٹاڈلن کا قول قریب الفہم اور صحیح معلوم ہوتا ہی اور آپکی جہالت و خلاف بیانی کی
خوب قلعی کہلتی ہی - اور پہر پادری موصوف نی جو یہہ لکہا ہی کہ "اسٹاڈلن کوئی فرضی یا مجہول نام ہی جسکو دنیا
مین نہ کوئی عالم جانتا ہی نہ کوئی جاہل" - اسکا جواب یہہ ہی کہ کسی جاہل کے نہ جاننی سی کوئی مشہور شخص مجہول نہین
ہوسکتا - سنئی اسٹاڈلن وہ عیسائی عالم ہی جسی ہارن صاحب مفسر نی اون عالمونمین شمار کیا ہی جو یوحنا کی انجیل مین
اوس عورت کی زنا کی قصہ کی صحت کی قائل ہین اور کتاب اسٹاڈلن جسکا نام ہارن صاحب نی لکہا ہی ۱۸۰۶ء مین بمقام
گٹن گاڈ واقعہ جرمن مین چہپی ہی - دیکہو تفسیر ہارن صاحب جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ - ذکر انجیل یوحنا
دفعہ ۴ صفحہ ۳۱۶ متن و حاشیہ - اگر کوئی کرسچین پادریونکو خوش کرنیکی لئی یہہ الزامی اعتراض پیش کردی کہ
قرآن شریف مین بہی تو بہت سی ایسی آیات ہین کہ جنمین خدا تعالی اپنی تئین صیغہ غائب سی بیان کرتا ہی سو
ایسا اعتراض قرآن شریف پر ہرگز وارد نہین ہوسکتا کیونکہ اوسمین صدہا جگہہ خدا تعالی نی اپنی تئین صیغہ متکلم
سی بہی بیان کیا ہی بخلاف متی اور یوحنا کی کہ اونہون نی اپنی اپنی انجیلونمین ایک جگہہ بہی صراحۃً کیا بلکہ کنایۃً
اپنی تئین صیغہ متکلم سی بیان نہین کیا اگر وہ تمام انجیل مین ایک جگہہ بہی ایسا کرتی تو مین کبہی یہہ اعتراض نہ کرتا +

(۲) - انجیل لوقا کی شروع باب مین لکہا ہی - نسخہ مطبوعہ ۱۸۳۱ء "جیسا کہ اونہون نی جو پہلی سی دیکہنی والی اور
کلام کی وعظ کرنیوالی تہی ہم سی بیان کیا ویسا ہی بہتیری اون باتونکو جو ہماری نزدیک یقینی ہین لکہنی مین مشغول
ہوئی - مجہی بہی مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سی ان سب باتونکو اچہی طرح دریافت کرکی تیری لئی ترتیب سی لکہون"
انتہی - دیکہو اس انجیل کی اس تمہید سی صاف ظاہر ہی کہ جیسی یہہ انجیل حواریون کی روائت سی لکہی گئی ہی اسیطرح
اور اناجیل بہی حواریون کی روایات سی لکہی گئی ہین اور خود حواریون نی کوئی انجیل نہین لکہی وہ صرف مسیح کی
حالات کی راوی تہی - اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کی دیباچہ لوقا مین زیر لفظ (بہتیری) لکہا ہی کہ "اس سی متی اور مرقس
مراد ہونگی کیونکہ دو کو بہت نہین کہتی" - بالکل ہنسی کی بات ہی اور کوئی وجہ اونکی مستثنی ہونیکی نہین ہی بلکہ جبکہ
وہ دونون انجیل لوقا سی یقیناً پیشتر تصنیف ہوچکی تہین تو پہر حق بات یہہ ہی کہ ان دونون کی مصنف اور نیز
دیگر راقمان حالات مسیح انہین شامل ہین اور ان سب کیطرف لوقا کا اشارہ ہے +

(۳) جسطرح اہل اسلام حدیث رسول خدا صلعم کی سند سلسلہ وار بشہادت ثقات آنحضرت تک پہونچاتی ہین جو ثبوت صحت
کے لئی ایک یقینی اور متفق علیہ قاعدہ ہی عیسائیون کی پاس کوئی سند متصل ان اناجیل کو اونکی مصنفین تک پہنچانی
کے لئی نہین ہی صرف گمان اور اٹکل ہی سی کہتی ہین کہ یہہ اونکی تصنیف ہین جنکی نام ہر ایک انجیل کے سر پر لکہی ہین

چنانچہ صاحب کتاب طلوع آفتاب صداقت نی کتاب مذکور کی باب دوم مین صفحہ ۱۳۳ سی ۱۴۶ تک اناجیل مروجہ کی ثبوت
اور اونکی معتبر ٹہرانی مین ادہر اودہر سی بہت کچہہ ہاتہہ پانوں مارا ہی اور زبانی جمع و خرچ پورا کرنی مین کوئی دقیقہ اپنی
طرف سی فروگذاشت نہین کیا مگر جب غور سی دیکہا جاوی تو ہمان آش در کاسہ کا معاملہ معلوم ہوتا ہی کیونکہ
مصنف مذکور نی اس ساری باب مین سنہ ۱ع سی لیکر جو حواریون کا زمانہ ہی سنہ ۴۵۰ع تک جبکہ دین مسیحی کثرت سی پہیل گیا
اناجیل مروجہ کی نسبت گواہیون کی چار زمانی قرار دئی ہین جنکا خلاصہ یہہ ہی۔ پہلا زمانہ سنہ ۱ع سی سنہ ۱۲۰ع تک جو رسولی
آباؤن کی زمانہ سی مشہور ہی۔ دوسرا زمانہ سنہ ۱۲۰ع سی سنہ ۱۷۰ع تک جو مسیحی دین کی ثبوت مین یونانی مصنفون کا زمانہ ہے
تیسرا زمانہ سنہ ۱۷۰ع سی سنہ ۳۰۳ع تک جو الگ الگ ملکون اور جماعتون کی گواہی کا زمانہ ہی۔ چوتہا زمانہ سنہ ۳۰۳ع سے
سنہ ۴۵۰ع تک سو پہلی زمانہ مین جو سنہ ۱ سی سنہ ۱۲۰ع تک ہی صرف اتنی گواہی ملسکتی ہی کہ اس زمانہ مین چار اشخاص یعنے
کلیمنز رومی۔ اگناتیوس برنباس پولیکارپ جو رسولون کی ہم عہد اور شاگرد تہی وی اپنی خطوط مین جو اب تک
موجود ہین بعض الفاظ و مضامین اقتباس کی راہ سی ایسی لائی ہین جنکا وہی مضمون ہی جو آجکل انجیل مین
دیکہہ پڑتا ہی۔ دوسری زمانہ مین جو سنہ ۱۲۰ع سی سنہ ۱۷۰ع تک کی درمیان ہی یہہ گواہی ہی کہ یوستینوس شہید جو سنہ ۱۰۰ع کی
قریب پیدا ہوا تہا اپنی کتاب مین اپنی زمانہ کی مسیحیون کی کتب دینی کی پڑہنی کا دستور اسطرح پر لکہتا ہی کہ دی کتابین جنکو
یسوع کی رسولون نی لکہا اور یہودی انبیاء کی کتابین بہی بلاناغہ مجلسون مین مقررہ وقت کی مطابق سنائی جاتی
ہین تیسری زمانہ مین جو سنہ ۱۷۰ع سی سنہ ۳۰۳ع تک کی درمیان ہی یہہ گواہی ملتی ہی کہ شہر سکندریہ کی دینی مدرسہ مین جو
مرقس کا قائم کیا ہوا تہا سنہ ۲۲۰ع مین ارجن نامی مدرس تہا اوسنی توریت و انجیل کی ایک بہتری شرح تصنیف کی تہی
اگرچہ اب وہ دنیا سی جاتی رہی ہی مگر اوسکی بعض باتین اقتباس کے طور پر دیگر مصنفین کی تصنیفون مین ملتی ہین چنانچہ
یوسیبیوس اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ توریت مین یریحا شہر کی ضبط ہونیکا یہہ احوال لکہا ہی کہ کاہنون کی ترہیون
کی آواز سی شہر پناہ گر گئی پس اس ماجری کی شرح کر کی ارجن یون لکہتا ہی کہ" الی آخرہ۔ یہان سی اظہر من الشمس ہو گیا
کہ عیسائیون کی پاس صرف یہی اٹکل پچو سلسلہ حواریون تک اپنی کتابون کی سند پہونچانیکا ہی جسکو وہ مصداق
ہے بر عکس نہند نام زنگی کافور۔ کی سلسلہ بلاناغہ و متصل سی تعبیر کرتی ہین حالانکہ یہہ سلسلہ ایسا بیوقعت و کمزور ہے
کہ رہا سہا اعتبار بہی اناجیل مروجہ کا کہوتا ہی اور اسبات کا خود عیسائیون کی ہی زبان سی اقرار کراتا ہی کہ انکی پاس
اپنی کتب کو اونکی مصنفین تک سند پہنچانیکا کوئی سامان موجود نہین ہی کیونکہ پہلی زمانہ متذکرہ بالا سی جو سنہ ۱ع
سی سنہ ۱۲۰ع تک ہی غائت درجہ صرف اتنا ثابت ہو سکتا ہی کہ اناجیل مروجہ کی بعض مضامین و روایات متقدمین عیسائیون

کی بعض تحریرات سے ملتے جلتے ہیں حالانکہ اس تطابق کی وجہ صرف یہی ہے کہ چونکہ حواریوں کے زمانہ میں اور اونکے
بعد مدت تک عیسوی تعلیم زبانی ہوا کرتی تھی اور اوسوقت زبانی روایتیں ایسی مشہور ہوا کرتی تھیں کہ بقول
پے پیاس مندرجہ تاریخ یوسیبیوس اونکو تحریر پر ترجیح دیجاتی تھی اسلیئے مذکورہ بالا اشخاص میں سے بعض نے اونکو
قلمبند کیا ہے میں جو بطور خود اونہون نے اپنے اپنے خطوط میں درج کیں اناجیل مروجہ کے بعض بیانات میں مطابق
ہوگئی۔ پس اس تطابق کو سلسلہ سند سے کیا تعلق ہے اور اسکے اس سوال کا کہ (آیا اناجیل مروجہ کے سرورق پر جن اشخاص
کے نام مرقوم ہیں واقع میں یا افواہاً ہی سہی انکے وہی مصنفین ہیں) کہاں سے جواب ملسکتا ہے۔ ہان اگر مذکورہ بالا
مسیحی مشائخ اپنے اپنے خطوط میں اسطرحپر لکھتے کہ یہہ روایت ہمنے فلان انجیل سے نقل کی ہے۔ یا متی نے مرقس
لوکا یوحنا کی انجیل میں اسطرحپر لکھا ہے تو اس صورت میں اسکو البتہ سلسلہ سند سے کچھہ علاقہ ہوسکتا تہا۔ لیکن ایسی
بات تو اون خطوط میں صراحۃً کیا بلکہ اشارۃً وکنایۃً بھی کہیں نہیں ہے۔ اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۵۰ میں
لکھا ہے کہ پولیکارپ اپنے رسالہ فلپیان سے اونیز میں دوبار متی کا نام لیکر حوالہ دیتا ہے پہلا یہہ کہ متی گواہی دیتا ہے کہ
ہمارے خداوند نے کہا کہ آدم کا یہہ قول موسیٰ نے لکھا تہا کہ یہہ میری ہڈی میں سے ہڈی اور میری گوشت میں سے
گوشت ہے اسلیئے مرد اپنی ماں اور باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو اس عبارت میں
لکھا ہے کہ متی گواہی دیتا ہے جسکے یہہ معنی ہیں کہ متی روایت کرتا یعنی زبانی شہادت دیتا ہے نہ اپنی انجیل میں لکھتا ہے
اور ظاہر ہے کہ اگر پالیکارپ کے نزدیک متی کی لکھی ہوئی یہہ گواہی مراد ہوتی تو وہ ضرور اسطرحپر تحریر کرتا کہ متی لکھتا ہے
جیسا کہ اسی عبارت میں اوسنے آدم کے قول نوشتۂ موسیٰ کی نسبت لفظ لکھا کا استعمال کیا ہے۔ پس سہو ہے انکا جو لوگ انجیل متی کو
متی کی روایات سے لکھا ہوا خیال کرتے ہیں اونکے لیئے پولیکارپ کا ایسا لکھنا کسیطرح حجت نہیں ہوسکتا۔ دوم اگر خواہ نخواہ
مان لیا جاوے کہ پولیکارپ کے قول مذکور سے متی کا انجیل میں لکھا ہوا مراد ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ انجیل متی میں بعینہٖ یہہ
عبارت موجود ہو حالانکہ اوسکے باب ۱۹ کی آیت ۵ میں بجز ایک چھوٹے سے فقرہ کے سب کی سب عبارت مفقود ہے۔ پس مطابقت
کہاں ہوئی۔ یا انجیل متی میں اس مقام پر تحریف کا قائل ہونا پڑیگا۔ علاوہ اسکے جن مشائخ کے کلام سے اناجیل مروجہ کے
بعض مضمون ملجاتے ہیں اسیطرح جعلی اناجیل کے بعض مضامین بھی اونکی تحریرات سے ملجاتے ہیں مثلاً جسٹن شہید کہ
جنکے کلام سے اناجیل مروجہ پر سند پکڑی جاتی ہے وہ ایک جگہہ اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ جب مسیح اصطباغ کیلئے یردن
میں آئے تہے تو ایک آگ روشن ہوگئی تہی۔ یہہ قصہ اناجیل مروجہ میں کہیں نہیں ہے لیکن ایپی فانیس کہتا ہے کہ عبرانیون
کی انجیل میں یہہ قصہ مذکور ہے۔ اب فرمایئے اگر مشائخ کی بعض کلام کی مطابقت سے اناجیل مروجہ کو مستند قرار دیا جاے

تو عبرانیون کی انجیل نے کیا قصور کیا ہی جو اوسکو جعلی قرار دیا جاتا ہی حالانکہ اناجیل مروجہ کیطرح اوسکی بعض مضامین بھی مشائخ مسیحی کی کلام سے ملجاتے ہین - دوسری زمانہ مین جو ۱۲۰ سنہ سے ۱۷۰ء تک ہی یوستینوس کی تحریر سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت عیسائیون کے پاس یسوع کے رسولون کی لکھی ہوئی کتابین موجود تہین لیکن چونکہ مسیح کے رسول جو مصنف اناجیل خیال کئے جاتے ہین علاوہ متی و یوحنا کے پطرس اندریاس یعقوب - برتہولما - تہوما وغیرہ بھی ہین اور اونکی اناجیل بھی اونکے زمانہ سے ابتک موجود ہین گو اب اونکو جعلی قرار دیا جاتا ہی اور پھر متی و یوحنا کی مروجہ اناجیل کے سوا اور اناجیل بھی اونکی تصنیف سے بیان کیجاتی ہین جیسے متی کی انجیل عبرانی اور انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم - اسلئے یوستینوس شہید کی مجمل تحریر سے یہہ کسطرح جزماً کہہ سکتے ہین کہ اوسنے اپنے قول (مسیح کے رسولون کی کتابون) سے صرف متی و یوحنا کی انجیل مروجہ ہی کی طرف اشارہ کیا ہی بلکہ اغلب ہی کہ اوسنے متی کی انجیل عبرانی و انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم اور دیگر حواریون کی اناجیل سے مراد رکہی ہوگی بصورتیکہ یوستینوس کی تحریر بالا کوئی کسیطرحکا فائدہ نہین دیسکتی - پس جبکہ ان دو زمانون مین عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کی اونکے مصنفین تک سلسلہ پہونچانیکے لئے کوئی سند متصل موجود نہین ہی تو تیسرے زمانہ مین ارینیوس اور اسکے مثل دیگر مشائخ کی شہادت بالکل سند منقطع اور غیر معتبر ہی جس سے کسیطرح یقین حاصل نہین ہو سکتا کہ اناجیل مروجہ کے مصنفین واقع مین وہی اشخاص ہین جنکے نام اونکے سرون پر رقوم ہین بلکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو اناجیل کی نسبت تذبذب ابتدا سے خود عیسائیون کے اقوال سے مترشح ہی چنانچہ تذکرہ عیسیٰ کے مقدمہ مطبوعہ ۱۸۶۵ء مین ایک فاضل عیسائی ارنسٹ رینان کا قول اسطرح پر منقول ہے - بہرحال یہہ یقینی ہی کہ ابتدا ہی مین عیسیٰ کے کلمات ارامائی زبان مین لکھے گئے تھے اور شروع ہی مین اونکے افعال بھی قلمبند ہوئے تھے یہہ ایسی تحریرین تہین کہ تشخیص کرکے یقیناً لکھی گئی ہون علاوہ اون انجیلون کے جو ہم تک آئی ہین اور بھی کئی ایک تہین جنمین مشاہدین کی روایتین تہین ایسی تحریرون کی قدر کم ہوتی تہی اور حفاظ مثل پیپیاس کے زبانی روایتون کو بڑی ترجیح دیتے تھے کیونکہ ہنوز لوگون کا یہہ اعتقاد تہا کہ دنیا قریب ختم ہونیکے ہی تو آیندہ کی کتابین تصنیف کرنیکی پروا کم کرتے تھے صرف اپنے دلونمین اوسکی زندہ تمثال رکہنا کافی جانتے تھے اسی سبب سے انجیل کی کتابون کا ایک سو پچاس سن تک کم اعتبار رہا اور اونمین اور تاریخ کرنے اور کئی طور پر تطبیق دینے اور بعض کو بعض سے تکمیل کرنے مین کچہہ باک نہ کرتے تھے مبتلا جس کے پاس ایک کتاب ہے وہ چاہتا ہی کہ جو کچہہ اسکے دل کو عزیز ہی وہ اوسمین سب ہو دی یہہ چھوٹے چھوٹے رسالے مستعار جاتے تھے تو ہر ایک

٥ بنظر عیسوی کے صفحہ ۱۵۰ مین
جو پائیان شاگرد حسن شہید
اور ارینیوس کی نسبت لکھا ہی کہ
اول الذکر نی حواریون اور انجیل
کتابین موعظت کی کتاب بنائی
اور ثانی نی انجیل متی کو متی
کیطرف منسوب کیا - اور ارینوس
سنہ ۱۷۸ع اپنی تصنیفات مین تذکرہ
متی کا نام لکہا ہی - سکا جواب
یہی کہ ان دونون بزرگون
کی شہادت تیسرے زمانہ کے
تعلق رکہتی ہی کیونکہ جسم
صورت مین جسٹن شہید
سنہ ۱۲۶ع مین پیدا ہی ہنا تو
اسکا شاگرد ارینیوس نا ممکن
سنہ ۱۲۶ع سے بعد کی ہی اور
ارینیوس کا زمانہ مین پیدا ہوا
گروہ کا کام اونکی اوسکی شہادت
سنہ ۲۰۰ع کی قرار
دیجاوے

شخص اپنے نسخہ کے حاشیہ پر جو الفاظ اور تمثیلین کہین پاتا اور اوسکو دل کو بہلی لگتین نقل کر لیتا کوئی مستقل لائق اعتبار کتاب نہ تہی - یوسیبیوس بہی اکثر اوس کتاب پر حوالہ کرتا ہے جیسے وہ حواریون کی تذکرے کہتا ہے اسکی علم مین انجیل کی تحریرین ایسی تہین جو ہمارے پاس کی انجیلون کی نسبت اور ہی طرح پر تہین ۔ اور وہ انکا کبہی متن مستند کے طور پر حوالہ نہین دیتا اور کلیمنز کی موضوعی تحریرونمین جو فرقہ ابیونی کی اصل مین انجیلون کے حوالون کی بہی صورت ہے مضمون سب کچہہ تہا مگر عبارت کچہہ نہ تہی دوسری صدی کے نصف ثانی مین جبکہ روایتین ضعیف ہوگئین تو وہ کتابین جنپر حواریون کا نام تہا قطعی الحکم ہوگئین اور شرع کے حکم مین ہوگئین - انتہی -

الغرض جبکہ دو سو برس تک حواریون اور اونکے شاگردون اور دیندارون و عالمون کی گواہیان برابر نہین پائی جاتین جنسے یہہ ثابت ہو کہ یہہ اناجیل مروجہ فلان فلان اشخاص نے لکہین اور اپنے اپنے فلان فلان رفیق و شاگردون کے حوالہ کین اور اونکے ذریعہ سے دست بدست رائج ہوتی چلی آئین بلکہ جو بزرگ ان دو سو برس کے عرصہ مین گذرے ہین مثلاً برنباس و کلیمنز رومی و اگناشس و پولیکارپ وغیرہ اونکے کلام مین ان اناجیل کی کوئی سند نہین پائی جاتی تو پہر اسکے بعد کی شہرت اور مقبولیت اگلی فقدان اسناد کے نقصان کو پورا نہین کر سکتی - علاوہ اسکے یہہ زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ باتفاق جملہ عیسائیان سب سے پہلے انجیل متی تصنیف ہوئی ہے - پہر انجیل مرقس و لوکا بہی سنہ ۶۳ع سے پہلے تصنیف ہو چکی تہین اور سب سے اخیر انجیل یوحنا بقول معتبر سنہ ۹۸ع مین تصنیف ہوئی جس سے ظاہر ہے کہ تینون اناجیل کم سے کم ۳۵ - ۴۰ سال پہلے انجیل یوحنا سے تصنیف ہو چکی تہین مگر یوحنا نے اپنی انجیل مین کہین صراحتہً یا کنایۃً اونکا ذکر نہین کیا حالانکہ اگر ان تینون اناجیل کا وجود یوحنا کی انجیل سے پہلے کا ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ وہ اپنی انجیل مین کہین اونکا ذکر نہ کرتا - پس اسسے اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ مین ان اناجیل کا تصنیف ہونا بیان کیا جاتا ہے اوس وقت مین انکا کوئی وجود نہ تہا چنانچہ اسی سبب سے انکی سنہ تالیف مین اسقدر اختلاف فاحش ہے جو یقیناً اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ اٹکل پچو انکو متی وغیرہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے - پادری عماد الدین نے اعتراض اختلاف سنہ تالیف کے اوٹہانے مین بڑے ہاتہہ پانو مارکر ہدایت المسلمین مین دو نظیرین الزامی پیش کی ہین - ایک یہہ کہ قرآن کے نزول مین بہی تو اختلاف ہے کوئی بیس کوئی ۲۳ کوئی ۲۵ برس بتلاتا ہے - دوم محمد صاحب باوجودیکہ بادشاہ تہے اور لوگ اونکے حالات سے بخوبی واقف تہے تب بہی کوئی نہین بتلا سکتا کہ اونکے پاس کتنی عورتین تہین کوئی ۹ کوئی ۱۴ کوئی ۱۰ بتلاتا ہے " انتہی - پہلی نظیر کا جواب یہہ ہے کہ اگر قرآن شریف ایک ہی وقت مین سب کا سب نازل ہو جاتا جیسے کہ اناجیل اربعہ اپنے اپنے وقت مین ایک ہی دفعہ

لکہی گئی ہین تب پادریصاحب کی قلم فرسائی کچہہ قابل لحاظ بہی ہوتی لیکن جسصورتمین قرآن شریف یک ایک دو دو یاکم وبیش آیات آسمان سے ایک مدت العمر مین نازل ہوا ہے توہسصورتمین اگر کسی عالم نے زمانہ نزول مین اختلاف کیا تو کونسی قباحت لازم آگئی حالانکہ متفق علیہ قول یہہ ہے کہ قرآن شریف ۲۳ سال مین نازل ہوا ہے بخلاف اناجیل کے کہ اونکی تالیف مین کسی عیسائی کو ایک سنہ کا یقین نہین سب اٹکلی گپین اڑاتے ہین جیساکہ پادریصاحب کی تفسیر سے مصرح ہے۔ دوسری نظیر کا مین کیا جواب دون یہہ تو ایک ہنسی کی بات ہے کیونکہ ہمارا دعوی ہے کہ تم اپنی دینی کتابین جنپر تمہارے دین عیسوی کی بنیاد ہے ثابت کرو کہ کس کس سنہ مین تالیف ہوئی ہین اور آپ ہم سے یہہ الزامی سوال کرتے ہین کہ تم محمدؐ صاحب کی عورتین تبلاؤ کہ کتنی تہین جو ایک بالکل فضول وغیر ضروری بات ہے سبحان اللہ اعتراضون کے مجیب ہون تو ایسے ہی ہون اہی تحقیق الایمان اور ہدایت المسلمین کی حقیقت بخوبی کہل گئی سچ ہے پہوٹی دیگچی کا عیب قلعی سے کب تک چہپا رہے ایک ایکدن ضرور ظاہر ہو جاتا ہے حالانکہ یہہ نظیر آپکو اوسوقت پیش کرنی مناسب ہو سکتی تہی کہ جب ہم انجیل لوکا کے باب ۸ آیت ۲ و ۳۔ اور انجیل یوحنا کے باب ۱۲۔ آیت ۵ پر یہہ اعتراض کرتے کہ کوئی عیسائی ٹہیک نہین کہہ سکتا کہ حضرت مسیح کے ساتہ کتنی عورتین پہرا کرتی تہین اور اونمین سے کتنی اپنے مال سے خدمت کیا کرتی تہین اور آپکو کتنیون سے محبت تہی خدا ایسے دہوکون سے ہر ایک کو بچائے ✦

(۴) - ان اناجیل مروجہ کے سوا چوہتر کتابین اور بہی ہین جو اناجیل ورسائل کے نام سے مشہور ہین اور جن لوگون سے ان اناجیل مروجہ کا تصنیف ہونا خیال کیا گیا ہے وہ اناجیل وغیرہ بہی اکثر انہین لوگون کیطرف منسوب ہین اور صدہا برستک عیسائیونمین مروج رہی تہین۔ عیسائیون نے اونکو غیر الہامی قرار دیکر متروک العمل کر دیا اور پہر طرفہ تر یہہ بات ہے کہ اون کتابون کو جس قاعدہ اور طریقہ سے غیر الہامی اور جعلی قرار دیکر متروک العمل قرار دیا گیا تہا وہ بہی بقول فاضل ہیشن کے ایک عجیب وغریب کرشمہ کا تہا چنانچہ فاضل مذکور اپنی کتاب سیانوڈیکن مین لکہتا ہے کہ جب بہت سی انجیلین مجتمع ہو گئین تو کونسل نائس نے اونکی الہامی وغیر الہامی کی تمیز کرنے کیلئے یہہ تصفیہ کیا کہ گرجا مین میز کے نیچے کل کتابین گڈ کر کے رکہہ دیجائین اور تمام بشپ اطور سے دعا کرین کہ ایخداوند جو کتابین الہامی ہین وہ میز پر چڑہ جائین اور جو غیر الہامی ہین وہ نیچے پڑی رہ جائین اور ایسے ہی کے موافق ہوا۔ انتہی۔ دیکہو آیٔمس انغ یلڈ صفحہ ۱۵ جلد ۲ مطبوعہ نیویارک ۱۸۷۰ء مولفہ ایچ پی بلاوٹسکی۔

اس حالتمین کسطرح یقین آسکتا ہے کہ جن اناجیل کو مروج کیا گیا ہے یہی الہامی ہین حالانکہ ممکن ہے کہ واقع مین

یہہ غیر الہامی ہون اور جنکو غیر الہامی قرار دیا گیا ہو وہ الہامی ہون چنانچہ اسی لئے ہماری رسول خدا نی فرمایا ہے لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما اوتی موسی وعیسی رواہ البخاری - اور وہ جو بعض عیسائی یہہ کہتے ہین کہ اناجیل مروجہ پر عیسائیون کا اجماع ہوا ہے کہ یہہ الہامی ہین اور اناجیل غیر مروجہ غیر الہامی ہین اور اجماع بڑی بہاری دلیل انکی حقیت کی ہے - اسکا جواب یہہ ہے کہ عیسائی عالمون کی کونسلین کمیٹین جنکو اجماع امت کہا جاتا ہے بالکل قابل اعتبار نہین اور دینی کتب کے الہامی اور غیر الہامی قرار دینے مین انکا اتفاق غیر معتبر ہے کیونکہ صورت واقعہ اس امر کی شہادت دی رہی ہے کہ کئی ایک کتابین متعدد عیسائی کمیٹیون کی ذریعہ سے کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تہین اور سینکڑون برس تمام کلیسا انہین بالاتفاق واجب التسلیم جانتی رہی تہین پہر غیر الہامی وجعلی قرار دیگئین چنانچہ سب سے پہلی کمیٹی جو قسطنطین کی حکم سے ۳۲۵ء مین شہر نائس مین منعقد ہوئی تہی اوسمین ایک کتاب جوڈتہہ بہی کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تہی پہر ۳۶۴ء مین ایک اور کمیٹی لوڈیسیا نام سے قائم ہوئی جسنی علاوہ کتاب جوڈتہہ کے توریت وانجیل مین اور سات کتابین حسب ذیل واجب التسلیم قرار دین - کتاب آستر - نامہ یعقوب نامہ ۲ پطرس نامہ دوم وسوم یوحنا - نامہ یہودا - نامہ پولوس عبرانیونکو - اور اس حکم کو جابجا مشتہر کرادیا - پہر ۳۹۷ء مین ایک اور کمیٹی قائم ہوئی جسکو کارتہیج کہتے ہین جسمین علاوہ اگستائن کے جو بڑا عالم تہا ایک سو چبین اور بڑے بڑے عالم تہے اس کمیٹی نے پہلی کمیٹیون کی حکم کو بحال رکہکر یہہ اور سات کتابین الہامی قرار دین - کتاب وزدم - کتاب ٹوبیاس کتاب باروق - کتاب ایکلیزیاسٹیکس کتاب مقابیین اول و دوم - مکاشفات یوحنا - اسکے بعد اور تین کمیٹین مقرر ہوئین کہ جنکو کمیٹی ترلوا ور کمیٹی فلورینس اور کمیٹی ترنٹ کہتے ہین - ان کمیٹیون نے کمیٹی کارتہیج کے حکم کو بحال رکہا - پس یہہ کتابین بارہ سو برس تک عیسائیون مین واجب التسلیم رہین یہانتک کہ فرقہ پروٹسٹنٹ نے جو ۱۵۳۰ء مین قائم ہوا ہے کتاب باروق - کتاب ٹوبیاس کتاب جوڈتہہ - کتاب وزدم - کتاب ایکلیزیاسٹیکس مقابیین کی دونون کتابونکو رد کردیا اور لغو سمجہا اور کتاب آستر کے چند بابون کو بہی الحاقی بتادیا اور اوسکے سولہ باب مین سے باب نو باب اور دسوین کی بعض آیات کو مانتے ہین اور باقی سب کو جعلی بتاتے ہین - اب نہایت غور کا مقام ہے کہ جب ایسی بڑی بڑی کمیٹیون کی رائے جسے تمام دنیا کی کلیسا نے صدہا برس تک واجب التسلیم جانا غلط نکلی تو پہر کس فرقہ اور کس کلیسا کی رائے کتابون کے الہامی غیر الہامی قرار دینے کی نسبت قابل اطمینان ہو سکتی ہے بلکہ یہہ بات یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کے الہامی قرار

ف: نہ تصدیق کرو اہل کتاب کی اور نہ تکذیب اور کہو ہم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اسکے جو اتارا گیا ہماری طرف اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا

دینے کے لئے کوئی کامل دلیل نہین ہے اور ہر ایک گروہ اپنے قیاس اور اٹکل سے ایک ایک کتاب کو مانتا ہے اور یہہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ کلیسا کا ماننا کچھہ بھی قابل سند نہین ہے ◆

دلیل دوم - اگر بالفرض والتقدیر مان بھی لیا جاوے کہ یہہ اناجیل مروجہ حواریون اور اونکے شاگردون کی تصنیفات سے ہین تو بھی اُنکا الہامی ہونا ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ سب عیسائی بالاتفاق یہہ عقیدہ رکھتے ہین کہ حواریون و پیغمبرون کی سب تحریر الہامی نہین ہوتی چنانچہ جامعین تفسیر ہنری و سکاٹ اپنی تفسیر مذکور کے جلد اخیر مین لکھتے ہین کہ ضرور نہین ہے کہ ہر لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکھین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھی الہامی ہو اور واضح رہے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کئے جاتے تھے - انتہی - اور پادری عماد الدین نے تو ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۶ مین اس عقیدہ کو صرف تسلیم ہی نہین کیا بلکہ اسکے سچے اور درست ہونے پر بڑا فخر کیا ہے - پس اب مین کہتا ہون کہ جب حواریون کی تحریر دو قسم کی ہوئی ایک الہامی دوسری غیر الہامی تو اب ہم کونسے قاعدہ سے معلوم کرین کہ یہی اناجیل الہامی ہین شاید یہہ غیر الہامی ہون اور الہامی وہ ہون جنکو جعلی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اونمین سے بھی بعض اناجیل انہی کے مولفین ہی کیطرف منسوب ہین اور اونہین کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین - اسصورت مین عیسائیون پر واجب ہے کہ اناجیل مروجہ مین سے کوئی ایسی آیت نکالدین کہ جسمین اونکے مصنفین نے صاف صاف لکھا ہو کہ ہمنے اپنی اپنی انجیل الہام سے لکھی ہے جیسا کہ قرآن شریف مین جا بجا مذکور ہے کہ یہہ منزل من اللہ اور الہامی ہے اور جبتک عیسائی اپنا دعوی اسطرح ثابت نہ کرلین تب تک اونکا کوئی عذر قابل لحاظ نہین ہے ◆

دلیل سوم - جب حواریون اور مصنفین اناجیل کے چال و چلن کیطرف جنکو مسیحی صرف اپنے اسلاف سے سنکر یقین کئے بیٹھے ہین خیال کیا جاتا ہے تو وہ ایسے نہین تھے کہ اونسے خطا و سہو کا واقع ہونا ممکن نہو بلکہ اونکے حالات سے جو انہین اناجیل مین مرقوم ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ وے ایماندار بھی نہین تھے اور حضرت مسیح عروج آسمان تک اونکی بے ایمانی و سخت دلی کے شکوہ گذار رہے - دیکھو متی ۱۷ - ۲۰ - اور ۱۶ - ۲۳ مرقس ۱۶ - ۱۴ - اور سمجھدار تو ایسے تھے کہ اکثر اوقات جناب مسیح کی بات کو بھی نہین سمجھہ سکتے تھے دیکھو متی باب ۱۶ - آیت ۶ سے ۱۲ تک مرقس باب ۷ - آیت ۱۴ سے ۱۸ تک لوقا باب ۹ - آیت ۴۴ - ۴۵ و باب ۱۸ - آیت ۳۱ سے ۳۴ تک یوحنا باب ۲ - آیت ۱۹ سے ۲۲ تک و باب ۱۱ - آیت ۱۱ سے ۱۳ تک - بعض عیسائی کہا کرتے ہین کہ حواری پہلے ضرور بے ایمان تھے مگر جب مسیح آسمان پر چڑھ گئے اور روح القدس اونکے پاس آیا تو وے ایماندار بلکہ صاحب الہام ہو گئے - لیکن یہہ عذر اونکا کئی دلیلون سے باطل اور محض بے بنیاد

بلکہ انجیل کے سراسر خلاف ہی۔ اوّلؔ یہہ کہ اناجیل مین کسی جگہہ نہ صراحۃً نہ کنایۃً یہہ مذکور ہوا ہی کہ بعد عروج
مسیح کی حواری ایماندار ہو گئی اور اگلی جہالت اونکی جاتی رہی حالانکہ یہہ بات بہی نہین اناجیل مین مذکور ہونی
چاہئی تہی۔ دوّمؔ جب وہ بروبرو حضرت مسیح کی دی ایماندار نہوئی تو اسقدر تین تعلیم سہ سالہ و صحبت جناب مسیح بالکل ناقص
ٹہری بلکہ وجود باجود آپکا مخل خیرات و حسنات ثابت ہوا حالانکہ یہہ عیسائیون کی نزدیک بہی مسلم نہین۔ سوّمؔ حواری
تو پہلے بہی ایکدفعہ روح القدس سی مستفیض ہو چکی تہی اور جو جو تاثیر اونکو دوسری روح القدس کی پیچہے حاصل
ہوئی تہی وہی پہلی دفعہ بہی مسیح نی اونکو عنائت کی تہی مثلاً دیوؤن کو نکالنا۔ بیمار ونکو اچہا کرنا۔ کوڑہیونکو
تندرست کرنا۔ مردونکو جلانا وغیرہ۔ دیکہو متی باب ۱۰۔ آیت ۱ سی ۲۰ تک۔ چہارمؔ بعد مستفیض ہونی روح القدس
دوسری دفعہ کی بہی وہی نافرمانی خدا اور جناب مسیح کی اونسی ظہور مین آئی ہی چنانچہ کتاب اعمال کے باب ۱۱ مین
آیت ۴ سی ۱۰ تک جناب اعظم الحوارین پطرس کا قول اسطرح پر مرقوم ہی۔ مین دعا مانگ رہا تہا اور حالت وجد مین آسمان
سی ایک چادر کی مثل چیز میجہہ تک آئی اوسمین زمین کی جانور جنگلی اور چارپائی اور ہوا کی پرندی دیکہی اوسوقت
مجہی آواز آئی کہ جسکو ہم حلال کہین تو حرام مت کہو غرضیکہ تین مرتبہ اسطرح آواز آئی مگر مینی نہ مانا۔ انتہی ملخصاً
پہر نامہ گلیتان باب ۲ مین آیت ۱۱ سی ۱۴ تک جناب پولوس اسطرح فرماتی ہین۔ جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینی
روبرو اوس سی مقابلہ کیا کیونکہ وہ ملامت کی لائق تہا اسلئی کہ وہ پیشتر اوس سی کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سی آئی غیر
قومونکی ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وی آئی تو مختونون سی ڈر کر پیچہی ہٹا اور الگ ہو گیا اور باقی یہودیون نی بہی
اسطرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بہی دیکہ اونکی ریا مین شریک ہوا جب مینی دیکہا کہ وی انجیل کی سچائی
پر سیدہی چال نہین چلتی تو مینی سبہون کی سامنی پطرس کو کہا انتہی۔ دیکہو اسجگہہ جناب پولوس مقدس حسب عقیدہ
عیسائیان الہام سی جناب اعظم الحوارین پطرس کو اور برنباس کو مکار اور ریاکار اور انجیل سی پہری ہوئی بیان
فرماتی ہین۔ جب اعظم الحوارین کا یہہ حال ہی تو دوسری حواریون کی تو کچہہ بات ہی نہین۔ پنجمؔ۔ خود عیسائیون
کے پیشوا اور بڑی بڑی عالم دفی ضل اسبات کی قائل ہین کہ حواریون نی بعد نزول روح القدس کی بہی غلطی کی ہی
چنانچہ وارڈ صاحب نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکہا ہی کہ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم سی ہوا
تہا لکہتے ہین کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہی اور بیزنشس کہتا ہی کہ پطرس سردار حواریون
نے اور برنباہ نی بہی بعد نزول روح القدس کی معہ کلیسیا یروشالم کی غلطی کہائی ہی انتہی۔ ایسی ہی اور بہی بہت
سی قول ہین مگر چونکہ پادری عماد الدین نی ہدائت المسلمین کی صفحہ ۱۲۷ مین مان لیا ہی کہ ضرور حواریون سی غلطی

ہوئی ہی بلکہ صفحہ ۱۲۹ مین لکھا ہی کہ روح القدس سی مستفیض ہونا اور صدور کرامات دلیل نبوت بلکہ ایمان کی نہین ہی۔ پس جب یہہ حال ہی تو ہم کونسی دلیل سی یقین کرین کہ جو کچھہ اونہون نی مسیح کا حال یا اوسکی تعلیم کو قلمبند کیا ہی وہ سب صحیح اور الہام سی لکھا ہی بلکہ برخلاف اسکی انکی مصنفین نی بہت سی روایتین اور کئی ایک حوالی جناب مسیح اور اپنی طرف سی ان اناجیل مین ایسی لکھے ہین جو صریحاً غلط ہین جس سی صاف پایا جاتا ہی کہ اونہون نی اونکو الہام سی نہین لکھا اور نہ مسیح ہی نی ایسا فرمایا ہوگا ورنہ اگر یہہ الہام سی لکھتے یا مسیح نی فرمایا ہوتا تو ہرگز غلط نہ نکلتا چنانچہ اسجگہہ بطور نمونہ چند مثالین ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

(۱)۔ انجیل متی باب ۲۔ آیت ۲۳ مین مسیح کی نسبت لکھا ہی کہ۔ وہ جو نبیون نی کہا تھا پورا ہوا کہ وہ ناصری کہلاویگا انتہی۔ یہہ حوالہ بالکل جھوٹا ہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین مسیح کی حق مین یہہ کہین نہین لکھا کہ وہ ناصری کہلاویگا۔ اس انجیل کی مصنف نی محض اسلئی معتقد کرنی لوگون کی ایسا لکھدیا ہے +

(۲)۔ مسیح کا قول یہودیون کی جواب اوس طعن کی کہ وہ مسیح کی شاگرد دن پر بسبب عدم حرمت یوم سبت کی جو اونسی ظاہر ہوا تھا کرتی تھی انجیل متی باب ۱۲۔ آیت ۵ مین اسطرح پر منقول ہی۔ کیا تمنی توریت مین نہین پڑہا کہ کاہن سبت کی دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہین کرتی تو بہی بیگناہ ہین انتہی۔ توریت مین اس روایت کا نشان تک کہین نہین بلکہ اسکی عوض بہت سی جگہہ تعظیم یوم سبت کی تاکید اور ابدیت بنی اسرائیل کے حق مین خواہ کاہن ہون یا غیر کاہن لکھی ہی یہانتک کہ حرمت کا تارک واجب القتل ہے جیسا کہ خروج کی باب ۳۱۔ آیت ۱۴ اور گنتی کی باب ۱۵۔ آیت ۳۵ مین مصرح ہی۔

(۳)۔ انجیل متی باب ۱۶ مین حضرت مسیح کا قول اسطرح پر منقول ہی۔ ۲۷ کیونکہ ابن آدم اپنی باپ کی جلال مین اپنے فرشتون کی ساتھہ آویگا تب ہر ایک کو اوسکی اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ ۲۸ مین تم سی کہتا ہون کہ اونمین سی جو یہان کہڑی ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتی دیکھہ لین موت کا مزا نہ چکھینگے۔ پہر انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۳ سی ۳۴ تک اور انجیل مرقس باب ۱۳۔ آیت ۴ سی ۳۰ تک اور انجیل لوکا باب ۲۱۔ آیت ۷ سی ۳۲ تک مین لکھا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ مسیح نی فرمایا کہ جب مین بادلونمین بڑی قوت اور جاہ وجلال سی ظاہر ہوکر آونگا اور وقت آفتاب سیاہ ہوجاویگا اور چاند اپنی نور کو نلیگا اور ستاری گر پڑینگی اور قوت آسمان کی ٹوٹ جاویگی تبتک اس زمانہ اور پشت کی لوگ نہ گذرینگی انتہی۔ پہر انجیل متی باب ۲۶۔ آیت ۶۴ و ۶۵ مین لکھا ہی۔ کہ حضرت مسیح نی صلیب پر چڑہنی سی پہلے سردار کاہن کو فرمایا تہا کہ تم مجہی بادلون مین آسمان سی اوترتی دیکھوگی۔ انتہی یہہ تینون روایتین بالکل خلاف واقع برآمد ہوئی ہین کیونکہ اٹھارہ سو سال سی زیادہ عرصہ گذر گیا ہی کہ جناب مسیح حسب بیان آیات مندرجہ

بالا کی ابہی تک تشریف نہین لائی اور مخاطبین بلکہ اونکی ذریات مین سی کسی کی خاک تک بہی باقی نہین رہی پس اگر جناب مسیح نی ایسا فرمایا ہوتا یا یہہ اناجیل الہام سی لکہی جاتین تو ہرگز ایسی غلطی فاحش انمین واقع نہوتی۔ ہدایت المسلمین اور اظہار عیسوی کی مصنفون نی ان آیات کو سچا ثابت کرنی اور اپنی اوپر سی ندامت رفع کرنیکی لئی بہت کچہہ ہاتہہ پانو مارے ہین مگر کچہہ نہو سکا اور ہو تا بہی کیون اناجیل کے خود مفسر اس مقام پر حیران و لاچار ہین چنانچہ اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کے صفحہ ۱۹۱ مین بعد اٹکلی تاویلات دور دراز اور تباہی یروشلم پر ان آیات کو محمول کرنی کے لاچار ہوکر اسطرحپر لکہتے ہین کہ " تو بہی یہہ باتین پوری پوری تکمیل قیامت کی دن پاوینگی " پس جب یہہ باتین قیامت کو پوری ہونگی تو ضرور یہہ آیتین غلط ٹہرین کیونکہ یہان لکہا ہی کہ جبتک یہہ باتین واقع نہولینگی تب تک اس زمانہ کی لوگ نہ مرینگی حالانکہ اون لوگون کا نام و نشان تک باقی نہین رہا ہے +

(۴)۔ متی باب ۱۹۔ آیت ۲۸ مین حضرت مسیح کا قول حواریون کی حق مین اسطرحپر منقول ہی۔ یسوع نی کہا کہ مین تم سی سچ کہتا ہون کہ تم جو میری پیچہی ہو لئی جب نئی خلقت مین ابن آدم اپنی جلال کے تخت پر بیٹہیگا تم بہی بارہ تختون پر بیٹہکر اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کروگی۔ انتہی دیکہو یہہ خبر بہی صریحاً خلاف واقع برآمد ہوئی ہے کیونکہ یہودا حواری جو انہین بارہ مین سی تہا جنکی لئی یہہ وعدہ ہی بوجہ گرفتار کرانی مسیح کی قطعاً جہنمی ہوگیا ہے +

(۵) متی باب ۱۹۔ آیت ۲۹۔ اور جسنی گہر یا بہائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچون یا زمین کو میری نام پر چہوڑا سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ مرقس باب ۱۰۔ ۲۸ تب پطرس نے اوسکو کہا دیکہ ہمنی سب کچہہ چہوڑا اور تیری پیچہی ہو لئی۔ ۲۹ یسوع نی جواب دیا کہ مین تم سی سچ کہتا ہون کہ ایسا کوئی نہین جسنی گہر یا بہائیون یا بہنون یا باپ یا ماں یا جورو یا لڑکی بالون یا کہیتونکو میری اور انجیل کے لئے چہوڑ دیا ہی ۳۰ جو بالفعل اس جہان مین سو گنا نہ پاوی۔ گہر اور بہائی اور بہن اور ماں اور لڑکی اور کہیت تصدیعون کی ساتہہ اور آنیوالی جہان مین ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ انتہی۔ یہہ آیات بالکل غلط ہین کیونکہ انکی بموجب لازم آتا ہی کہ جس شخص نے مسیح کی لئی اپنی ماں باپ یا عورت یا بہائی بہن کو چہوڑا ہو اوسکو ضرور دنیا مین ہی سو باپ یا سو مان یا سو عورتین یا سو بہائی بہن ملین حالانکہ یہہ ناممکن ہی اور نہ کبہی ایسا ہوا ہی ہی۔ اور اگر کسی کو دنیا مین ایسا انعام ملا ہو تو اوسکا پتہ دین۔ علاوہ ہکی جو عیسائی قرآن کی بعض آیات وعدہ و وعید پر اعتراض کیا کرتی ہین اونکو غور کرنا چاہئی کہ یہان مسیح اپنی پیروی کی لئی لوگونکو کیسا دنیاوی طمع دیتی ہین +

(۶)- متی باب ۲۷- ۵۰- اور یسوع نی پہر بڑی شور سی چلا کر جان دی ۵۱- اور دیکہو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پہٹ گیا اور زمین کانپی اور پتہر تڑک گئی ۵۲- اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی جو آرام مین تہی اُٹہین ۵۳- اور اوسکی اُٹہنے کے بعد قبرون سی نکلکر اور مقدس شہر مین جاکر بہتونکو نظر آئین- دیکہو اگر یہہ باتین صحیح ہوتین تو ہسقدر واقعات عظیمہ سوائی انجیل کے اور تواریخ مین بہی درج ہوتی کہ مسیح کی جان دینی کے وقت یہہ یہہ باتین ظہور مین آئین حالانکہ سوائی انجیل متی کی قبرون سی پاک لوگون کی لاشین نکلکر مقدس شہر مین آنے کے بیانات دیگر اناجیل مین بہی مفقود ہین دیگر تواریخ کا تو کیا ذکر ہی+

(۷)- انجیل مرقس باب ۱۶- آیت ۱۷ و ۱۸- اور وی جو ایمان لائینگی اونکی ساتہہ یہہ علامتین ہونگی کہ وی میری نام سی دیوؤنکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اوٹہالینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئینگی اونہین کچہہ نقصان نہوگا وی بیمارون پر ہاتہہ رکہینگے تو چنگی ہوجاوینگی- پہر انجیل یوحنا باب ۱۴- آیت ۱۲- مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ جو مجہپر ایمان لاویگا یہہ کام جو مین کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اسنی بہی زیادہ- انتہی دیکہو یہہ آیتین بہی بالکل غلط ہین کیونکہ اگر مسیح نی ایسا فرمایا ہوتا تو ضرور مومنین مسیح کی ساتہہ علامات مذکورہ بالا ہوتین حالانکہ صرف مومنین تو بجائی خود بڑی بڑی پادریصاحبان جو بباعث تقوی اور دیانت کے بعینہٖ مسیح مجسم بنی ہوئی ہین اوصاف مذکورہ بالاسی بالکل عاری ہین- پس معلوم ہوا کہ ضرور یہہ آیتین بغیر الہام کی لکہی گئی ہین یا یہہ کہ حسب فرمودہ جناب مسیح کی کوئی سچا عیسائی نہین- بعض کرسچین کہا کرتی ہین کہ یہہ حواریون کی نسبت حضرت مسیح نی فرمایا تہا لیکن وہ یہہ نہین سمجہتی کہ یہہ بطور موجبہ کلیہ کے ہی یعنی ہر ایک شخص جو مسیح پر ایمان لاویگا اوسکی ساتہہ یہہ معجزات ہونگی- دوم حواری تو اس ارشاد سی پہلے ہی جناب مسیح پر ایمان لاچکی تہی بلکہ روح القدس بہی اونکی پاس تہا دیکہو متی ۱۰- ۲۰- پہر اونکی حق مین ایسا فرمانا کہ جو مجہپر ایمان لاویگا محض بے معنی اور بالکل خلاف محاورہ ہی+

(۸)- مرقس باب ۸- آیت ۱۲ قول مسیح بجواب طالبان معجزہ یون مرقوم ہی- اوسنی (مسیح نی) اپنی دل سی آہ کہینچکر کہا کہ اس زمانہ کی لوگ کیون نشان چاہتی ہین مین تم سی سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کی لوگونکو کوئی نشان نہ دیا جائیگا انتہی- اور متی باب ۱۲- آیت ۳۹ کی اخیر مین اسطرح پر لکہا ہی- "پر یونس نبی کی نشان کی سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا"- اگر یہہ آیات سچی اور الہامی ہین تو بموجب انکی چاہئی کہ سب معجزات مسیح کی جو تقریباً پندرہ سولہ اناجیل مین مرقوم ہین جہوٹی اور بناوٹی ہین کیونکہ آیات مذکورہ بالا مین مسیح نی صاف فرمایا ہی کہ مین

اس زمانہ کے لوگونکو کوئی معجزہ نہ دکھاؤنگا۔ پس ضرور یا تو آیات مذکورہ بغیر الہام لکھی گئی ہین یا معجزات بناوٹی ہین ورنہ معاذاللہ مسیح دروغگو ٹھہرتے ہین +

(۹) - لوقا باب ۲۳ مین آیت ۳۹ سے ۴۳ تک مسیح اور اون دو بدکارون کی گفتگو جو اُسکے ساتھ پھانسی دئے گئے ہے اسطرحپر منقول ہے۔ اور ایک اون بدکارونمین سے جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے اوسے طعنہ دیکر کہتا تھا کہ اگر تو مسیح ہے تو آپکو اور ہمکو بچا۔ دوسرے نے اوسے ملامت کرکے جواب دیا کیا تو بھی خدا سے نہین ڈرتا۔ اور اوسنے یسوع سے کہا اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت مین آوے مجھے یاد کیجیو۔ یسوع نے اوسے کہا مین تجھسے سچ کہتا ہون کہ آج تو میرے ساتھ بہشت مین ہوگا انتہی ملخصاً۔ مسیح کا یہہ وعدہ غلط ثابت ہوا کیونکہ مسیح تو مصلوب ہوکر تین دن رات قبر مین رہے جسکی بابت ڈاکٹر فانڈر حل الاشکال کے صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین لکھتا ہے کہ مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا اور وہان کی روحونکو تعلیم دی اسکے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا دیکھو مرقس ۱۶-۱۹- پس جبکہ مسیح تین روز تک بہشت مین نہ گئے تو وہ بدکار اوسی روز مسیح مصلوب کے ساتھ کسطرح بہشت مین داخل ہوا ہوگا۔ اگر قول فانڈر صاحب صحیح سمجھا جاوے تو بجائے بہشت کے مسیح کے ہمراہ دوزخ مین البتہ اُسی روز داخل ہوسکتا ہے +

(۱۰) - انجیل یوحنا کی اخیر آیت ۲۵ مین لکھا ہے۔ پر اَور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین۔ دیکھو یہہ محض شاعرانہ مبالغہ اور غیر الہامی آیت بلکہ صریح کذب ہے کیونکہ اگر فرض کیا جاوے کہ مسیح نے اپنی ۳۳ سال کی زندگی مین ہزار ہا کام کئے تاہم اونکی قلمبند شدہ حالات کی کتب ایک مکان کے کونے مین سما سکتی ہین کجا یہہ کہنا کہ تمام جہان مین نہ سما سکین گیا اس سے بھی زیادہ کوئی جھوٹا مبالغہ ہوگا +

(۱۱) - اعمال باب ۷ - ۱۵ - اور یعقوب مصر مین گیا وہان وہ اور ہمارے باپ دادے مر گئے - ۱۶ - اور وے اونکو سکم مین لیگئے اور اوس مقبرہ مین جسکو ابرہام نے بنی حمور سکم کے باپ سے روپئے دیکے مول لیا تھا گاڑا۔ انتہی۔ یہان لوقا نے تین غلطیان کی ہین۔ ایک یہہ کہ سکم کی اوس زمین مین جو بنی حمور سکم کے باپ سے خریدی گئی تھی اوسمین یعقوب کو گاڑا نہین گیا تھا بلکہ یوسف کو گاڑا تھا۔ دوم وہ زمین ابرہام نے نہین بلکہ یعقوب نے سو قسیتہ دیکر مول لی تھی چنانچہ یہہ دونون باتین پیدایش ۳۳ - ۱۸ - اور یشوع ۲۴ - ۳۲ - سے ظاہر ہین۔ سوم یعقوب کو مکفیلہ کے مغارہ مین جسے ابرہام نے گورستان کی ملکیت کے لئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تھا گاڑا تھا جیسا کہ پیدایش ۵۰ - ۱۳ مین ہے۔ اور ان غلطیونکو مفسرین اناجیل نے بھی تسلیم کرلیا ہے +

دلیل چہارم - قطع نظر اسکی کہ اناجیل اربعہ مسیح کی حالات کم و بیش یا پس و پیش بیان کرنے مین آسمان و زمین کا فرق رکہتی ہین خود نفس معاملہ و مطلب مین جابجا انمین اختلاف فاحش واقع ہوا ہی حالانکہ ان اناجیل کے یکی بعد دیگری تالیف ہونیکی سبب سی انجیل متی کی بعد ہر سہ اناجیل کے مؤلفین کو انجیل سابق کی دیکہہ لینی اور بغیر الہام تطابق دینی کا بخوبی موقع حاصل تہا کجا یہہ کہ الہام سی انکی لکہے جانیکا دعوی کیا جائی چنانچہ بطور نمونہ چند اختلاف بیان کئی جاتے ہین -

(۱) - انجیل متی باب ۸ مین لکہا ہی - ۲۸ جب اوس پار گرگسینون کی ملک مین پہنچا دو شخص جنپر دیو چڑہی تہی قبرون سی نکلکر اوسی آ ملی - انتہی - اسی قصہ کو مرقس باب ۵ - آیت ۱ و ۲ - اور لوکا باب ۸ - آیت ۲۶ و ۲۷ مین اسطرحپر لکہا ہی اور وی دریا کی پار گدرینون کی ملک مین پہنچے اور جیون وہ کشتی سی اوترا وونہین ایک آدمی جسمین ایک ناپاک روح تہی قبرون سی نکلتے ہوئی اوسی ملا انتہی بعبارت مرقس - دیکہو متی بیان کرتا ہی کہ دو آدمی مسیح کو ملی تہی اور مرقس و لوکا ایک آدمی کا ملنا بیان کرتی ہین اور لفظ گرگسینون اور گدرینون کا اختلاف جو علیحدہ علیحدہ دو شہر ہین اسکی علاوہ ہے -

(۲) - متی باب ۱۸ - آیت ۱ - اوسوقت شاگردون نی یسوع پاس آکر اوس سی پوچہا کہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا کون ہی - ۲ یسوع نی ایک چہوٹا لڑکا بلا کی اوسی اونکی بیچمین کہڑا کیا - انتہی - یہی قصہ مرقس باب ۹ - آیت ۳۳ و ۳۴ - اور لوکا باب ۹ - آیت ۴۶ و ۴۷ مین اسطرحپر لکہا ہی - پہر اونکی درمیان یہہ بحث اوٹہی کہ ہم مین سب سے بڑا کون ہی یسوع نی اونکی دلونکا خیال جانکر ایک لڑکی کو لیا اور اپنی پاس کہڑا کیا - انتہی بعبارت لوکا - دیکہو انجیل متی سی تو ظاہر ہی کہ مسیح کی شاگردون نی مسیح سی سوال کیا کہ ہم مین بڑا کون ہی اور دوسری انجیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ اونہون نی مسیح سی خود نہین پوچہا تہا بلکہ مسیح نی اونکی دلونکا خیال دریافت کرکی اوسکا جواب دیا تہا +

(۳) - انجیل متی کی باب ۲۰ کی آیات ۲۱ و ۲۲ سی ثابت ہوتا ہی کہ یسوع کی پاس یعقوب اور یوحنا حواری کی ماں نے آکر درخواست کی کہ میری بیٹونکو یہہ مرتبہ بخش کہ تیری بادشاہت مین وی دونون تیری داہنی اور بائین بیٹہین - اور انجیل مرقس کی باب ۱۰ - آیت ۳۵ سی ظاہر ہی کہ خود یعقوب و یوحنا نی آکر مسیح کو کہا کہ ہمکو یہہ مرتبہ دی کہ بادشاہت مین تیری داہنی اور بائین بیٹہین +

(۴) - انجیل متی مین باب ۲۷ کی آیت ۳۱ سی ۳۵ تک اور مرقس مین باب ۱۵ کی آیت ۲۰ سی ۲۴ تک اور لوکا مین باب ۲۳ کی آیت ۲۶ سی ۳۳ تک لکہا ہی کہ جب مسیح کو صلیب دینے کے واسطی لئی جاتے تہی تو شمعون نام قرینی کو جو شہر کی باہر سی آتا تہا بیگار پکڑ کر صلیب اوسپر رکہدی کہ یسوع کے پیچہے پیچہے لی چلے اور جب وی اوس جگہہ پر جسی کہو

نام کہتی تہے پہنچے تو وہان اوسے صلیب دی۔ لیکن انجیل یوحنا باب ۱۹ مین آیت ۱۶ سے ۱۸ تک یون لکہا ہی۔ اور
وے یسوع کو پکڑکے لی گئے سو وہ اپنی صلیب اوٹہائی ہوئی اوس جگہہ کو جو کہوپری کا مقام کہلاتا ہی نکلگیا وہان
اونہون نی اوسے اور اوسکی ساتہہ دو اور کو صلیب پر کہینچا۔ انتہی دیکہو پہلی تینون اناجیل سے ظاہر ہی کہ تا
مکان کہوپری شمعون صلیب کو لیگیا اور انجیل یوحنا سے ثابت ہی کہ اوس مقام تک خود جناب مسیح صلیب اوٹہاکر
لے گئے تہے۔ معلوم نہین دونون بیانون سے کونسا صحیح ہے +

(۵) - انجیل متی باب ۲۶ - آیت ۳۴ - اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۳۴ - اور یوحنا باب ۱۳ - آیت ۳۸ مین لکہا ہی کہ
یسوع نی پطرس سے کہا مین تجہہ سے سچ کہتا ہون کہ تو اسی رات کو مرغ کی بانگ دینے کے پہلے تین بار میرا انکار کریگا
انتہی بعبارت متی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب پطرس مسیح کا تین دفعہ انکار کر چکا تو جہٹ مرغ نی بانگ دیدی جیسا کہ
متی باب ۲۶ - آیت ۷۴، ۷۵ - اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۶۰ و ۶۱ مین مصرح ہی۔ لیکن انجیل مرقس کے باب ۱۴ - آیت
۳۰ مین لکہا ہی کہ یسوع نی اوسے کہا مین تجہہ سے سچ کہتا ہون کہ آج ہی کی رات مرغ کی دو بار بانگ دینے کے آگے تو
تین بار میرا انکار کریگا۔ انتہی چنانچہ اسکے بعد مرقس نے باب مذکور کی آیت ۶۶ سے ۷۲ تک مسیح کی قول کو اپنے بیان سے
اسطرحپر تطبیق دی ہی کہ پطرس کی پہلی دفعہ انکار کرنی پر مرغ نی ایک بانگ دی پہر جب دو دفعہ اور انکار کر دیکا تو
مرغ نے دوسری بانگ دی۔ علاوہ اسکی متی ۲۶ - ۷۴ - اور مرقس ۱۴ - ۷۱ مین پطرس کی مسیح سے تیسری دفعہ کی انکار
مین لکہا ہی کہ تب اوسنی (پطرس) لعنت بہیجکر اور قسم کہاکر کہا کہ مین اس شخص (مسیح) کو نہین جانتا۔ انتہی بعبارت
متی۔ اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۶۰ مین پطرس کی تیسری دفعہ کی انکار پر یہہ الفاظ لکہی ہین۔ پطرس نے کہا اے شخص مین
نہین سمجہتا کہ تو کیا کہتا ہی۔ انتہی۔ دیکہو کجا قسم کہاکر اور لعنت بہیجکر انکار کرنا اور کجا یہہ کہنا کہ مین نہین سمجہتا
کہ تو کیا کہتا ہی۔ نہین معلوم ان بیانات سے کس انجیل کا بیان صحیح ہے +

(۶) - انجیل متی باب ۲۸ - آیت ۱ مین بعد مدفون ہونی مسیح کی اسطرحپر لکہا ہی کہ جب ہفتہ کی پہلے دن پو پہٹنی لگی تو
مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکہنی آئین۔ اور انجیل یوحنا باب ۲۰ - آیت ۱ مین لکہا ہی۔ ہفتہ کی پہلے دن
مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی۔ لیکن انجیل مرقس باب ۱۶ - آیت ۲ مین اسطرحپر لکہا ہی کہ ہفتہ
کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین۔ دیکہو کجا پو پہٹنے اور اندہیرے کے وقت قبر پر آنا اور
کجا یہہ بیان کہ سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین +

(۷) - انجیل مرقس باب ۱۶ - آیت ۵ - اور انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۲ سے ۵ تک مریم مگدلینی وغیرہ کی نسبت لکہا ہی کہ

قبر مین جاکر انہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹہے ہوئے دیکہا۔ انتہی بعبارتہٖ مرقس لیکن لوکا باب ۲۴ کی آیت ۳ و ۴ مین اسطرح پر لکہا ہے۔ اور اندر جاکے یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وے اسبات سے حیران تہین دیکہو دو شخص جہمجہاتی پوشاک پہنے اونکے پاس کہڑے تہے۔ اور انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۱ و ۱۲ مین اسی قصہ کو اسطرح پر لکہا ہے۔ لیکن مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی جبکہ قبر مین جہک کے نظر کی تو دو فرشتے سفید پوشاک مین ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پایتانے جہان یسوع کی لاش رکہی تہی بیٹہے دیکہے دیکہو یہان ایک ہی قصہ مین تینون اناجیل کے بیانات مختلف ہین +

(۸)۔ انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۱ سے ۸ تک مریم مگدلینی اور دوسری مریم کا مسیح کی قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہے اور مرقس باب ۱۶ مین آیت ۱ سے ۸ تک مریم مگدلینی اور یعقوب کی ما مریم اور سلومی کا قبر پر آنا وغیرہ لکہا ہے اور یوحنا باب ۲۰ مین آیت ۱ سے ۱۸ تک صرف مریم مگدلینی کا قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہے۔ دیکہو پہلی انجیل والا دو عورتون کا دوسرا تین عورتون کا تیسرا صرف ایک عورت کا قبر پر آنا لکہتا ہے۔ کیا خوب الہام ہوا بچون کا کہیل ٹہرا +

(۹)۔ انجیل متی باب ۶ آیت ۱۳ مین لکہا ہے۔ اور ہمین آزمائش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا۔ پہر اسی انجیل کے باب ۲۶ آیت ۴۱ مین لکہا ہے۔ جاگو اور دعا مانگو تا کہ امتحان مین نہ پڑو۔ پہر لوکا باب ۲۲ آیت ۴۰ مین ہے۔ اونہنے (مسیح) اونسے کہا دعا مانگو تا کہ آزمائش مین نہ پڑو۔ مگر برخلاف اسکے نامہ یعقوب باب ۱ آیت ۱۳ مین اسطرح پر لکہا ہے کہ جب کوئی امتحان مین پہنسے تو وہ نہ کہے کہ مین خدا کی طرف سے امتحان مین پہنسا کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا۔ دیکہو متی کے بیان سے خدا آزمانیوالا ثابت ہوتا ہے اور یعقوب اسکی تردید کرتا ہے +

(۱۰)۔ نامہ اقرنتیان باب ۱۲ آیت ۳ مین ہے۔ پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے۔ پہر خود ہی نامہ گلیتیان باب ۳ آیت ۱۳ مین لکہتے ہین۔ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہے جو کوئی کاٹہہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہوا۔ انتہی دیکہو آپ ہی فرمایا کہ کوئی صاحب الہام شخص مسیح کو ملعون نہین کہہ سکتا ہے۔ پہر آپ ہی باوجود ادعائے الہام کے مسیح کو معاذ اللہ با دلیل لعنتی و ملعون ثابت کیا +

(۱۱)۔ انجیل متی باب ۲۰ مین ہے۔ ۲۹ جب وے اریحا سے روانہ ہونے لگے بڑی بہیڑ اوسکے پیچہے ہو لی ۳۰ اور دیکہو دو اندہے جو راہ کے کنارے بیٹہے تہے جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لیکن انجیل لوکا باب ۱۸ مین آیت ۳۵ سے ۳۸ تک اور نیز مرقس باب ۱۰ آیت ۴۶ و ۴۷ مین اسطرح پر لکہا ہے کہ پہر ایسا ہوا کہ جب وہ اریحا کے

نزدیک آیا ایک اندھا راہ پر بیٹھا بھیکھ مانگتا تھا اوسنے پکار کے کہا اے یسوع ابن داؤد مجھپر رحم کر۔ انتہی بعبارتہ لوکا۔ دیکھو متی لکھتا ہے کہ دو اندھے راہ پر بیٹھے تھے۔ لوکا و مرقس لکھتے ہین کہ ایک اندھا بیٹھا تھا۔ دوم متی و مرقس کے بیان مین ہے کہ جب مسیح اور اوسکے شاگرد اریحا سے روانہ ہوئے تو دو اندھے راہ پر بیٹھے ہوئے پائے اور لوکا لکھتا ہے کہ جب مسیح معہ شاگردان اریحا کے نزدیک آیا تو یہہ ماجرا گذرا۔ اور وہ جو اظہار عیسوی مین پہلے اختلاف کے جواب مین بہ تقلید تفسیر اسکاٹ یہہ تاویل کی گئی ہے کہ دراصل دو ہی اندھے تھے مگر مرقس و لوکا نے اونمین سے صرف مشہور اندھے کا ذکر کر دیا اور دوسرے گمنام کو چھوڑ دیا۔ لیکن اس سے حقیقی اختلاف رفع نہین ہو سکتا بلکہ وہ جیون کا تیون قائم ہے کیونکہ رفع اختلاف تو جب ہوتا کہ جب ایسی تاویل مناسب سمجھی جاتی کہ اوس سے متی کیطرح مرقس و لوکا کے بیان مین بھی دو اندھون کا وہان موجود ہونا ظاہر ہوتا۔ سو اسکو تطبیق نہین کہا کرتے بلکہ سبب اختلاف کہتے ہین۔ اکثر اختلافات کی تطبیق مین مفسرین اناجیل کی ایسی ہی تاویل دیکھی جاتی ہین کہ بجائے تطبیق کے اونسے صرف سبب اختلاف ثابت ہوتا ہے جسسے خواہ نخواہ اونکی فہم و ذکا پر ہنسی آتی ہے +

کُتب قسم دوم

اول ۱۔ کتاب اعمال یہہ کتاب بزعم عیسائیان لوکا کی تصنیف کی ہے جسمین حواریون کے اعمال بطور تاریخ مرقوم ہین۔ دوم ۲۔ نامہ پولوس کا رومیونکو۔ سوم ۳ نامہ پولوس کا قرنتیونکو۔ چہارم ۴ نامہ دوم پولوس قرنتیونکو۔ پنجم ۵ نامہ پولوس کا گلیتونکو۔ ششم ۶ نامہ پولوس افسیونکو۔ ہفتم ۷ نامہ پولوس فلپیونکو۔ ہشتم ۸ نامہ پولوس قلسیونکو۔ نہم ۹ نامہ اول پولوس تسلونیقیون کو۔ دہم ۱۰ نامہ دوم تسلونیقیون کو۔ یازدہم ۱۱ نامہ اول پولوس تمطاؤس کو۔ دوازدہم ۱۲ نامہ دوم پولوس تمطاؤس کو۔ سیزدہم ۱۳ نامہ پولوس طیطس کو۔ چہاردہم ۱۴ نامہ پولوس فلیمون کو۔ پانزدہم ۱۵ نامہ پولوس عبرانیونکو

واضح ہو کہ یہہ پولوس اول یہودی تھا عیسائی ہونے سے پہلے عیسائیونکو بہت تکلیفین دیا کرتا تھا چنانچہ اسکا ذکر کتاب اعمال حواریون مین بخوبی مصرح ہے بلکہ یہہ خود اپنے نامہ گلیتون کے باب ۱ آیت ۱۳ و ۱۴ مین اسبات کا مقر ہے۔ عروج مسیح کے دو سال بعد تائب ہو کر عیسائی ہوا ہے اسنے مسیح کو آسمان پر چڑھنے سے پہلے نہین دیکھا مگر یہہ کہتا ہے کہ اوسنے مسیح کے عروج کے بعد اوس وقت کہ جب مین دمشق کیطرف جاتا تھا تو راستہ مین اور دوسری دفعہ یروشلم مین جناب مسیح کو دیکھا ہے اور اپنے تئین مسیح کے رسولون مین قرار دیتا ہے چنانچہ جابجا اپنے نامون مین لکھتا ہے کہ مین اپنے تئین سب سے بڑے رسولون سے کچھہ کم نہین سمجھتا ہون دیکھو نامہ دوم قرنتیان باب ۱۱ آیت ۵ و باب ۱۲ آیت ۱۱۔ اہلے عیسائی اسکو بمنزلہ حواریون اور پیغمبرون مثل موسی وغیرہ کے سمجھتے ہین۔ لیکن ہماری نزدیک اسکا قول ہرگز مستند نہین ہے کیونکہ عیسائیون اور

اہل اسلام کی کتب سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شخص بڑے انکار تہا - انہو توریت کی نسبت بہت سخت وسست کہا ہی کہ جسکا بیان
موجب طوالت ہی اور کچھ آئندہ بیان کیا جائیگا - آخر کو دوسری بار روم مین آکر لوگون کے ہاتہ سے مقتول ہوا -
[16] شانزدہم نامہ یعقوب حواری - [17] ہفتدہم نامہ اول پطرس حواری - [18] ہژدہم نامہ دوم پطرس - [19] نوزدہم نامہ اول یوحنا - [20] بستم
نامہ ۲ یوحنا - [21] بست یکم نامہ ۳ یوحنا - [22] بست و دوم نامہ یہودا حواری - [23] بست و سوم مکاشفات یوحنا -

یہہ سب نامجات و کتب اناجیل کے ساتہ شامل کیے گئے ہین اور اس ساری مجموعہ پر انجیل کا اطلاق کیا گیا ہی لیکن ان سب نامجات وغیرہ کو ساری عیسائی نہین مانتے - چونکہ پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۶ مین قسم دوم کی بعض کتب کی تسلیم و عدم تسلیم کے اختلاف کو مان لیا ہی اسلئے سب عیسائیون کے اقوال کو یہان بیان کرنا کچہ ضرور نہین صرف اونکے ایک عذر خام کا جو اونہون نے اس اختلاف کے جواب مین لکہا ہی جواب الجواب لکہا جاتا ہی - پادری صاحب لکہتے ہین کہ "بیشک ان نامجات کی قبولیت اور عدم قبولیت مین اختلاف پڑا تہا اور لازم بہی یہی تہا کہ اختلاف پڑتا کیونکہ متفرق نامجات متفرق ملکون مین بعض سولون کیطرف سے بہیجے گئے پہر جسوقت تمام خطوط ہر ہر جگہہ سے جہان جہان بہیجے گئے جمع کیے گئے تو ضرور ہوا اور مقتضائے ایمان بہی تہا کہ اونکی تسلیم مین اختلاف پڑتا اسکی مثال یون ہی کہ اگر کوئی شخص ایک خط لاہور سے آگرہ کو بہیجدے اور ایک پشاور کو پہر دہلی مین جاکر ایک خط لاہور کو بہیجدے پہر آگرہ مین جاکر ایک خط دہلی کو روانہ کردے اور ایک ملتان کو اب اون سب خطوط پر جہان جہان گئے ہین وہان کے لوگ عملدرآمد کرنے لگین اور بعد مرجانے اوس خط لکہنے والے کے عرصہ دراز کو کوئی اوسکے سب خطونکو ہر ہر ملک سے لاکر ایک کتاب مین جمع کرے تو اب بتلاؤ کہ آگرہ والون کا خط لاہور والے بدون جہگڑے کے کیونکر مانینگے اور دہلی والے پشاور والون کا خط بدون دلائل کب تسلیم کرینگے" انتہی - مین کہتا ہون کہ یہہ عذر محض خام اور بالکل غیر واقع ہی کیونکہ اگر اوس شخص کے تمام خطوط کی ایک ہی تعلیم ہو اور باہم مختلف نہو اور یہہ تعلیم اوس تعلیم سے جو آگے الہامی مانی گئی ہو کسیطرح نقیض اور برخلاف بہی نہو تو پہر اون خطوط کے عدم قبولیت کی کیا وجہ - بلکہ اصل حقیقت تو یہہ ہی کہ جب پولوس وغیرہ نے اپنے اپنے خطوط متفرق ملکون مین بہیجے اور وہان کے لوگون نے اون خطوط کی تعلیم توریت و انجیل کے برخلاف پائی تو اونکا انکار کیا چنانچہ یہہ بات اوسوقت کے عیسائیون کے اقوال سے جو ان نامجات کی قبولیت مین مختلف تہے بخوبی مصرح ہی جیسا کہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہی کہ پومرن جو شاگرد رشید لوتہر کا اور علمائے کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہی لکہتا ہی کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہی اور کتابون کا حوالہ ایسا مخالف دیتا ہی کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اسلئے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے - اور یوسیبوس اپنی تاریخ کی ساتوین جلد کے باب ۲۵

مین لکہا ہی کہ دیونیسیس کہتا ہی کہ بعضون نے ہم سے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور اوسکی رد مین کوشش کی ہی کہ یہہ سب بے معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہی۔ انتہی۔ لارڈنر اپنی تفسیر کی چہٹی جلد کی صفحہ ۳۸۲ مین قول اُرجن کا یون نقل کرتا ہی کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہ کی لوگون نے پولوس کی نامجات کو رد کیا تہا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتی تہی۔ پہر اُسی صفحہ مین قول یوسیبیوس کا نقل کرتا ہی کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور اوسکو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا۔ اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مین لکہتا ہی کہ زونیگلس اور اور پروٹسٹنٹ کہتی ہین کہ نامجات پولوس مین سب کلام پاک نہین اور چند چیزین اونمین غلطی کی ہے۔ انتہی۔ پس دیکہو ان علماء کی اقوال کے بموجب نامجات پولوس وغیرہ کی سب کلام نہ تو موافق توریت اور مطابق الہام اور نہ غلطی سے خالی ہی۔ اب مین ان نامجات کی اون مقامونکو جو توریت و انجیل سے برخلاف ہین بطور نمونہ کی بیان کرتا ہون تاکہ عوام کو بہی معلوم ہو جاوی کہ ان علماء نے کچہہ تحکم اور مکابرہ کی راہ سے ہی انکار نہین کیا بلکہ اونکا انکار محض بسبب برخلاف ہونے اس تعلیم کی اگلی تعلیم سے ہے۔

(۱)۔ کتاب احبار کی باب ۱۱۔ اور کتاب استثنا کی باب ۱۴ مین بہت سی جانورونکو جو خنزیر بہی اونمین داخل ہی حرام لکہا ہی اور اسیطرح باب ۲۰۔ آیت ۲۵ کتاب احبار مین پاک اور ناپاک جانورونمین تمیز کرنیکی تاکید ہوئی ہی لیکن پولوس مقدس برخلاف اسکی نامہ رومیون کی باب ۱۴۔ آیت ۱۴ مین لکہتی ہین کہ کوئی چیز آپ ناپاک نہین لیکن جو اوسکو ناپاک جانتا ہی اوسکی لئی ناپاک ہی۔ پہر نامہ طیطس کی باب ۱۔ آیت ۱۵ مین لکہتی ہین کہ پاک لوگون کی واسطی سب کچہہ پاک ہی پر ناپاک اور بے ایمانون کی واسطی کچہہ پاک نہین۔ انتہی۔

(۲)۔ کتاب پیدائش کی باب ۱۷ مین ابراہیم اور بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالی کا حکم اسطرح پر لکہا ہی۔ ۱۰۔ اور عہد جو میری اور تمہاری درمیان اور تیری بعد تیری نسل کے درمیان جسی تم یاد رکہو گی یہہ ہی کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوی۔ ۱۱۔ اور اپنی بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میری اور تیری درمیان ہی ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکی کا جب وہ آٹہہ دن کا ہو ختنہ کیا جاویگا کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ تیری خانہ زاد کو تیری زر خرید کا ختنہ کیا جاوی اور میرا عہد تمہاری جسمونمین عہد ابدی ہوگا ۱۴۔ اور وہ شخص جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنی لوگونمین سے کٹ جاوی کہ اوسنے میرا عہد توڑا۔ انتہی اسطرح توریت کی اور کتابونمین بہی اسکی ابدی ہونیکی تاکید لکہی ہی یہانتک کہ حضرت مسیح کا بہی آٹہوین دن ختنہ ہوا جیساکہ انجیل لوکا کی باب ۲۔ آیت ۲۱ مین مصرح ہی بلکہ پولوس کے زمانہ تک بہی اوسپر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتہیم ا

شاگرد کا ختنہ کرایا جو اعمال کے باب ۱۶ سے ظاہر ہے۔ لیکن اخیر کو جناب پولوس نامہ گلیتیان کے باب ۵ مین لکھتے ہین۔
۲۔ اگر تم ختنہ کراؤ تو مسیح سے تمہین کچہہ فائدہ نہوگا۔ ۴۔ تم جو شریعت کے رو سے راستباز بنا چاہتے ہو تو مسیح سے جدا ہوئے +

(۳)۔ کتاب خروج کے باب ۲۔ آیت ۱۰۔ اور کتاب استثنا کے باب ۵۔ آیت ۱۵۔ اور قوانین کے باب ۲۳۔ آیت ۳ مین کسقدر روز شنبہ کی عزت کی تاکید ابدالآباد کے لئے لکہی ہے یہانتک کہ جو کوئی اوسدن کام کرے واجب القتل ہے۔ اسیطرح کتاب خروج باب ۳۱۔ آیت ۱۴۔ اور کتاب قوانین کے باب ۲۳ مین حکم عیدون کا بنی اسرائیل کے لئے واجب الرعایت تہا۔ علی ہذا کتاب قوانین کے باب ۶ و ۱۰۔ اور کتاب گنتی کے باب ۱۸ مین حکم قربانیون کا ابدالآباد کے لئے بیان ہوا ہے لیکن پولوس ان سب کی نسبت سبکدوشی بیان کرکے نامہ قلسیون کے باب ۲۔ آیت ۱۴ مین فرماتے ہین۔ اور حکمون کا دستاویز جو ہمارا مخالف تہا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اوسکو بیچمین سے اوٹہا کے صلیب پر کیلین جڑین انتہی اور حواریون نے بعد مشورہ اور اجتہاد کے انطاکیہ اور شام کے رہنے والون کی طرف خط لکہا تہا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ سواے چند احکام معدودہ توریت کے ملت عیسوی مین بالکل فراغت ہے جیسا کہ اعمال باب ۱۵۔ آیت ۲۸ و ۲۹ مین مصرح ہے +

(۴) انجیل متی باب ۱۹ مین شرعی احکام کی نسبت حضرت مسیح کا ارشاد اسطرح پر منقول ہے۔ ۱۶۔ ایک نے آکے اوس سے کہا اے نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷۔ اوسنے اوس سے کہا کہ تو کیون مجہے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر۔ پہر متی باب ۷ مین ہے۔ ۲۴ پس جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونہین عمل مین لاتا ہے مین اوسے اوس عقلمند آدمی کی مانند ٹہراتا ہون جسنے چٹان پر اپنا گہر بنایا ۲۶ پر جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونپر عمل نہین کرتا وہ اوس بیوقوف کی مانند ٹہریگا جسنے اپنا گہر ریتے پر بنایا۔ پہر باب ۱۲۔ آیت ۳۷ مین ہے۔ کیونکہ تو اپنی باتون ہی سے راستگار گنا جائیگا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹہریگا۔ انتہی۔ اور اسی کے مطابق نامہ یعقوب باب ۲ مین ہے۔ ۱۴۔ اے میرے بہائیو اگر کوئی کہے کہ مین ایماندار ہون اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اوسے بچا سکتا ہے۔ ۲۴ پس تم دیکہتے ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹہرا جاتا ہے اور صرف ایمان سے نہین۔ انتہی۔ دیکہو حضرت مسیح شریعت کے احکام پر عمل کرنیکی کسقدر تاکید کرتے ہین اور اونکو باعث زندگی یعنی نجات بتاتے ہین اور یہہ کہکر کہ "نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" کس صفائی و صراحت سے اپنی عبودیت کا اظہار کرتے اور اپنی الوہیت و تثلیث کا رد فرماتے ہین۔ مگر برعکس اسکے پولوس شریعت کے احکام کی تعمیل کو ایک بیفائدہ کام بلکہ اونپر عمل کرنیوالون کو لعنتی بتاکر صرف مسیح پر ایمان لانے کو باعث نجات و راستبازی ٹہراتے ہین چنانچہ نامہ رومیون کے باب ۳۔ آیت ۲۸ مین فرماتے ہین۔ کیونکہ ہمنے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ آدمی ایمان ہی سے بے اعمال شریعت کے راستباز

ٹہرتا ہی- پہر نامہ گلیتیون باب ۲- آیت ۱۶ مین ہی- آدمی نہ شریعت کی کامون سی بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانی سی راستباز گنا جاتا ہی- پہر باب ۳- آیت ۱۰ مین فرماتی ہین- کیونکہ وی سب جو شریعت ہی کی اعمال پر تکیہ کرتی ہین سو لعنت کی تحت مین ہین کہ لکہا ہی جو کوئی اون سب باتونکو کرنی پر کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہی*

(۵) - انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ مین حضرت مسیح کا ارشاد توریت وغیرہ کی نسبت اسطرحپر منقول ہی- "یہہ گمان مت کرو کہ مین توریت اور نبیونکی کتابونکو منسوخ کرنے آیا ہون مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون" - اور اسکے بموجب اوائل مین پولوس مقدس کا بہی توریت کی نسبت یہی خیال ہ جیسا کہ نامہ رومیون باب ۳- آیت ۳۱ مین فرماتی ہین "پس کیا ہم شریعت کو ایمان سی باطل کرتی ہین ایسا نہووی بلکہ ہم تو شریعت کو قائم کرتی ہین" اسکی بعد کچہہ خیال مین تبدیلی ہوئی تو نامہ گلیتیون کی باب ۳- آیت ۲۴ مین اسطرحپر فرمایا "پس شریعت مسیح تک پہنچانی کو ہمارا اوستاد ٹہری تاکہ ہم ایمان سی راستباز گنی جاوین" - یعنی شریعت سے جو مراد توریت سی ہی ہمین صرف یہہ فائدہ ہوا کہ اوسنی مسیح تک ہمین پہنچایا- مگر آخرکار اس فائدہ کو بہی نظرانداز کرکی نامہ عبرانیون کی باب ۷ مین اسطرحپر ارشاد فرمادیا- ۱۸ پس اگلا قانون (توریت) اسلئی کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہ گیا ۱۹ کیونکہ شریعت نی کچہہ کامل نہ کیا- پہر اسی کی باب ۸ آیت ۷ مین فرمایا- کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بیعیب ہوتا تو دوسری کی لئی جگہہ کی تلاش نہوتی انتہی

ہارنس صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کی صفحہ ۴۷ مین زیر آیت ۱۸ باب ۵- انجیل متی لکہتی ہین کہ توریت کی احکام تین قسم کی ہین ایک اخلاقی دوم رسمی سوم ملکی- سو ان مین سی اول قسم کی حکم تو کبہی بدل نہین سکتی مگر باقی دونون قسم کی احکام منسوخ ہوسکتی ہین- پہر جلد ۲ کی صفحہ ۱۲۳ مین بدفعہ ۵ و ۶ لکہتے ہین کہ جسقدر دین عیسوی بڑہتا اور پہیلتا گیا اوسیقدر آئین موسوی منسوخ ہوتی گئے اور اب وہ وقت قریب آگیا تہا کہ تعلیم موسوی آیندہ کو منسوخ کیجائی اور اوسکا کچہہ لحاظ نہ کیا جائی- پہر لکہتی ہین کہ اکثر یہود جو دور دور سی یروشلم کو آتی تہی وہ پولوس مقدس کو دشمن موسوی کہا کرتی تہی- پہر جلد ۴ کی صفحہ ۱۳۰ مین زیر آیت ۱۴ باب ۱۴ نامہ رومیان لکہتی ہین کہ پولوس کی کلام سی صاف ثابت ہوتا ہی کہ آئین انتظام موسوی منسوخ ہو گیا اور ان احکام منسوخ شدہ مین احکام حلت وحرمت حیوانات بہی شامل ہین- پہر جلد ۵ مین زیر آیت ۱۵ باب ۱ نامہ طیطس لکہا ہی کہ یہہ جو یہود بعض حیوانات کو پاک اور بعض کو ناپاک جانتی تہی پولوس مقدس فرماتی ہین کہ مسیحی دین سی یہہ قید جاتی رہی اور سب پاک وحلال شمار کئی گئی- پہر اسی جلد مین زیر آیت ۱۱ و ۱۲ باب ۷ نامہ عبرانیان لکہتی ہین کہ آئین موسوی ہمیشہ کی لئی نہ دیا گیا تہا اور اوسمین بہت نقص تہے یعنے گناہ کو معافی نہ دلاتا تہا حتی کہ جو لوگ اوسپر چلتی تہے اونکو بہی نجات نہین دلاتا تہا اور یہہ انسان کو دوزخ سی نہین بچا سکتا تہا اور کوئی

سامان نجات کی واسطی تیار نہ کر سکتا تہا اور یہہ ایک نمونہ کی طور پر تہا اور جب اصل آگیا تو اب نمونہ کی کچہہ حاجت نہین اسی لئی اوسکی عوض ایک عمدہ قانون دیا گیا - پہر اسی جلد کی صفحہ ۱۸۲ مین لکہتی ہین کہ آئین موسوی مین ذکر دنیا کی باتون کا تہا اور ہمین آسمانی باتون کا - اور توریت مین صرف حال کی زندگی کی طریقی بیان ہوئی تہی اور عزت و حشمت دنیوی کا ذکر تہا اور کوئی تسلی بخش چیز قیامت کی لئی نہ تہی حالانکہ نئی عہدنامہ مین روحانی ذکر اذکار ہین اسلئی یہہ قابل منسوخی تہا پہر اسی جلد کی صفحہ ۱۸۳ مین زیر آیت ۷ باب ۸ نامہ عبرانیان لکہتی ہین کہ خدا نی پہلے ہی سی پرانی عہدنامہ کو عیبدار اور نا قابل نجات سمجہکر کچہہ مدت کی لئی یہود کو دیا تہا اور چونکہ یہہ کامل اور بی عیب نہ تہا اسلئی ایک بی عیب اور کامل عہدنامہ دیا گیا چنانچہ یہی عقیدہ ہی گروشس سٹوورٹ - روز نملر - ارسی ہس وغیرہ عالمون کا - پہر اسی صفحہ مین لکہتی ہین کہ بیشک پرانی عہدنامہ مین کچہہ نقص ہوگا جو خدا نی دوسری کا وعدہ کیا اور وہ جو اب دیا جائیگا وہ پہلے سی مخالف ہوگا اور اسکی اوسکی نقص چہپ جائینگی - انتہی - دیکہو مسیح تو توریت کی وہ عزت کرین اور پولوس اوسکو صرف منسوخ اور متروک العمل ہی قرار نہ دین بلکہ کمزور و بیفائدہ اور عیبدار بتائین حالانکہ اسمین صرف توریت اور اوسکی احکام کی ہی اہانت نہین ہی بلکہ خود خدا تعالی کی ہی جسنی صدہا سال تک اپنی بندگان کو بیفائدہ اور عیبدار احکام کی تعمیل پر مجبور رکہا - طرفہ یہہ کہ پولوس مقدس نی تو صرف اسیقدر کہنی پر اکتفا کیا ہی مگر اونکی پیرو بقول مشہور بڑی میان تو بڑی میان چہوٹی میان سبحان اللہ اوسی بہی زیادہ کلمات تعظیم نسبت توریت اور صاحب توریت کی فرماتی ہین چنانچہ داؤد صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کی صفحہ ۲۷ مین لکہتی ہین کہ جناب لوتہر صاحب (جو مصلح دین عیسوی اور پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ ہین) اپنی ایک کتاب کی جلد ۳ کی صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین لکہتی ہین کہ ہم نہ سنینگی اور دیکہینگی موسی کو کیونکہ وہ صرف یہودیون کی لئی تہا اور ہمکو اوسی کچہہ علاقہ نہین - پہر اپنی ایک دوسری کتاب مین لکہتی ہین کہ ہم قبول کرینگی موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن عیسی ہی - پہر لکہتی ہین کہ موسی تو جلاد ونکا اوستاد ہی - پہر لکہتی ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سی کچہہ علاقہ نہین - پہر لکہتی ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہئی کہ تمامی بدعت ابہی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب بدعتون کی ہین - انتہی - اور اسی سبب شاگرد رشید جناب لوتہر یوری بپر دو تقلید اپنی اوستاد کی کرکی یون فرماتی تہی کہ "یہہ دس احکام کلیسیا مین نہ سکہائی جاوین" - دیکہو کتاب اغلاطنامہ صفحہ مذکور تعجب ہی کہ جب ان دس احکام کو (جنمین شرک نکرنا - ماباپ کی تعظیم کرنا - خون نکرنا - زنا نکرنا - ہمسایہ کو پیار کرنا - جہوٹی گواہی نہ دینا - بہی ہی) عیسائیون سی کچہہ تعلق نہوا اور یہہ احکام سرچشمہ بدعت ٹہرائی گئی تو عیاذاً باللہ ہمین صرف توریت کو ہی باطل و رد نہ کیا گیا بلکہ خود مسیح کو جہٹلایا گیا جو احکام مذکورہ بالا کی پابندی کی تاکید فرماتی تہی جیساکہ انجیل

متی کے باب ۱۹ - آیت ۱۸ و ۱۹ مین ہے - اور خیال کرنا چاہیے کہ جب ان احکام کی پابندی عیسائیون پر نہوی تو شرک کرنا اور ماباپ کی تعظیم نہ کرنا - ہمسایہ کو ستانا - چوری و زنا کرنا - جہوٹہ بولنا - خون کرنا معاذ اللہ جائز ٹہرا - سو یہہ مسیح کی تعلیم کو اُلٹ پلٹ دینا نہین تو اَور کیا ہے +

(۶) - کتاب یسعیاہ باب ۶۴ - آیت ۴ مین ہے - کیونکہ قدیم سے انسان نے نہ سنا نہ کسی کے کانون تک پہنچا کسی کے آنکھون نے تیرے سوائے کوئی خدا نہ دیکھا جو اپنے انتظار کھینچنے والے کے ساتہہ ایسا کچہہ کرے - انتہی - اور پولوس نے اس عبارت کو نامہ اول قرنتیون کے باب ۲ - آیت ۹ مین اسطرح پر نقل کیا ہے - بلکہ جیسا لکھا ہے کہ خدا نے اپنے پیار کرنیوالون کے لئے وے چیزین تیار کین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین اور نہ آدمی کے دلمین آئین - دیکھو یسعیا کا مطلب کیا ہے اور پولوس نے الہام سے اوسکو کیا سمجہہ لیا ہے - سچ ہے صاحب الہام ہون تو ایسے ہی ہون +

(۷) - کتاب خروج باب ۲۴ مین ہے - ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب و ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰ - اور اونہون نے اسرائیلیون کے خدا کو دیکھا اور اوسکے پانو کے تلے جیسے نیلم کے پتہر کی گچکاری اور اوسکی شفاف جرم آسمان کی مانند تہی ۱۱ - اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے اپنا ہاتہہ نہ رکہا اونہون نے خدا کو دیکھا اور کہایا اور پیا - دیکھو اسجگہہ سے صاف ظاہر ہے کہ موسی وغیرہ اکابر بنی اسرائیل نے خدا تعالی کو دیکھا بلکہ اوسکے ساتہہ کہایا پیا بہی ہے - لیکن یوحنا اور پولوس اسکے بالکل انکاری ہین دیکھو نامہ اول یوحنا ۴ - ۱۲ کسی نے خدا کو کبہی نہین دیکھا - اور نامہ اول تمطاؤس ۶ - ۱۶ - اوراوسے کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکھہ سکتا ہے -

پس ان دلیلون سے ثابت ہوا کہ پولوس وغیرہ کی تعلیم قطع نظر توریت کے خود حضرت مسیح کی تعلیم سے بالکل برخلاف اور برعکس ہے اوسیلئے اکثر متقدمین محقق مسیحیون نے کئی صدیون تک بعض نامجات کو الہامی نہین مانا +

امر دوم - اناجیل غیر مروجہ کے بیان مین

اسمین کچہہ شک نہین کہ جن ایام مین اناجیل مروجہ تالیف ہوئین اونہین دنون بلکہ اوسنے پیشتر بہت لوگون نے مسیح کے حالات کو اناجیل کے نام سے قلمبند کردینا شروع کردیا تہا چنانچہ بشپ مارش و الکہارن وغیرہ کہتے ہین کہ مسیح کے حالات مین ابتداءً ایک تحریر تہی جسکی نقلین متبدلہ مولفین اناجیل کے پاس تہین اور اونہین نقول سے ان لوگون نے اناجیل ترتیب دین اور کچہہ اپنی طرف سے اضافہ کیا چنانچہ فاضل نورٹن اپنی کتاب کی جلد اول کے دیباچہ مین لکہتا ہے کہ الکہارن نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ ابتداءً مسیح کے حالات مین ایک چہوٹا سا رسالہ تہا ممکن ہے کہ اوسی کو اصل انجیل کہا جاوے اور غالباً یہہ رسالہ اون مریدون کے لئے بنایا گیا تہا جنہون نے مسیح کی

باتین اپنی کانون سے نہین سنی تہین اور نہ اوسکی حالات اپنی آنکھون سے دیکھے تہے - اور یہہ رسالہ بمنزلہ قالب کے تہا اور اوسمین مسیح کے حالات ترتیب وار نہین لکہے تہے (اب فاضل نورٹن لکھتا ہے) اکہارن کے قول کے بموجب یہہ رسالہ اناجیل مروجہ کے بہت مخالف تہا اور یہہ رسالہ تمام اون انجیلون کا ماخذ تہا جو پہلی اور دوسری صدی مین رائج تہین اور انجیل متی اور لوقا اور مرقس کے لئے بہی ماخذ تہین الخ چیمبرس نے اکہارن کے قول کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے اوسسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو اصلی تحریر تہی اور اسکی پہلی نقل سنٹ متی کے استعمال مین تہی اور دوسری نقل متغیرہ سنٹ لوقا کے استعمال مین تہی اور تیسری وہ نقل جو دونون نقول مذکورہ سے لی گئی تہی اور سنٹ مرقس کے استعمال مین تہی - اور چوتہی وہ نقل جو سنٹ متی اور لوقا دونون کے استعمال مین تہی - انتہی دیکھو چیمبرس انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ مطبوعہ ۱۸۶۰ء لندن بیان گاسپل - اور تفسیر اسکاٹ مین انجیل لوقا باب ا کی آیت ا تا ۴ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ رسولون اور اورون نے بہی جنہون نے مسیح کو اپنی آنکھہ سے دیکھا اور اوسکی ثنا رہے اور اپنی کانون سے اوسکی نصیحت سنی ہر جگہہ جاکر مسیح کی انجیل سنائی اور ایسا کرتی ہوئی اوسکی زندگی اور موت اور جی اوٹھنی کا سب حال اور اوسکی نصیحت کا بیان کیا سننے والونمین سے بہت ایمان لائے اور یہہ ارادہ کرکے کہ ان باتون کی یاد بنی رہے بہتون نے کچھہ کچھہ صحیفون مین لکھا بعضون نے کم بعضون نے زیادہ کتنون نے کچھہ صفائی سے اور کتنون نے بے ترتیبی اور بے لیاقتی سے - یہہ حال دیکھکر مین جو بہت دنون سے رسولون کا رفیق اور خاصکر پولوس کا ہم سفر رہا تمام احوال کو خوب تحقیق کرکے اور اوسمین بہت محنت اوٹھاکر سب شروع سے آخر تک جو کچھہ چاہیے ترتیب کے ساتھہ تجھے لکھتا ہون تاکہ تو اونہین بخوبی سمجھے - انتہی - پس اسکے مطابق تہوڑی ہی عرصہ مین اونکی تعداد اناجیل مروجہ سے دو چند سہ چند تک پہونچگئی تہی جنہین سے بعض اناجیل تو خود حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ ہی کیطرف منسوب اور انہی کی مصنفہ سمجہی جاتی ہین اور بعض مریدان حواریون کی - سو یہہ اناجیل و نامجات غیر مروجہ اگرچہ چوہتر کتابون کی قریب ہین جنکی فہرست اعجاز عیسوی مین صفحہ ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک مندرج ہے مگر اونمین سے مندرجہ ذیل ایسے صحیفے ہین جو اناجیل کے نام سے مشہور اور حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ کیطرف منسوب ہین -

۱ متی کی انجیل طفولیت مسیح - ۲ یوحنا کی دوسری انجیل - ۳ یعقوب کی انجیل - ۴ پطرس کی انجیل - ۵ برنباس کی انجیل - ۶ اندریا کی انجیل - ۷ مرقس والی مصریون کی انجیل - ۸ عبرانیون کی انجیل - ۹ فیلپ کی انجیل - ۱۰ برتولما کی انجیل - ۱۱ توما کی انجیل - ۱۲ متیاس کی انجیل - ۱۳ پولوس کی انجیل - ۱۴ نیقودیما کی انجیل - ۱۵ بارہ رسولون کی انجیل - ۱۶ انجیل ولادت مریم - علاوہ انکے موشیم مورخ اپنی تاریخ کی جلد اول مین ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کی لکھتا ہے کہ ان دونون فرقون کے

پاس ایک اور انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کے حق مین ہماری علما مین اختلاف ہے - انتہی
بہرحال یہہ اناجیل پہلی صدیون مین عیسائیون کی درمیان اکثر مروج رہین مگر جب چوتہی صدی سے کونسلین قائم
ہوئین تو رفتہ رفتہ اونکا رواج کم ہوکر بعض کو تو غیر الہامی اور بعض کو جعلی قرار دیکر متروک العمل ٹہرایا گیا -
اور بڑی وجہ اونکی غیر الہامی و ترک کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بعض مین حالات مسیح گو درستی و صفائی سے لکہی گئی ہین
مگر غیر مکمل ہین جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کی تصریح سے جو ابہی پیچہے گذری مترشح ہے لیکن یہہ وجہ بالکل مخدوش ہے کیونکہ اول
تو جب اونکی درستی تحریر کو تسلیم کرلیا گیا تو پہر بلا وجہ موجہ صرف عدم تکمیل کا عذر اونکو کسطرح غیر معتبر قرار نہین
دی سکتا - دوم اگر مان بہی لیا جاوی تو اوس سے لازم آتا ہے کہ چارون اناجیل مروجہ بہی غیر معتبر قرار دیجاوین کیونکہ
وہ بہی بہ نسبت ایکدوسری کے ناقص و ادہوری ہین اور بغیر چارون کی اکٹہا کرنی کے مسیح کی ضروری تعلیم اور لابدی حالات
پوری اور کامل طور پر معلوم نہین ہوسکتی - چنانچہ متی اپنی انجیل کے باب اول مین یوسف کا اپنی عورت مریم کو حاملہ
پائی جانی سے طلاق دینی کا ارادہ کرنا - اور پہر خواب مین فرشتہ کی سمجہانی پر اوس ارادہ سے باز رہنا اور ولادت مسیح تک
اوس سے نزدیکی نہ کرنا - اور باب ۲ مین چند مجوس کا پورب سے آنا اور ستارہ کا اوس جگہہ تک جہان مسیح پیدا ہوئی تہی مجوس
کے ساتہہ ساتہہ چلنا - اور مجوسیون کا مسیح کو سجدہ کرنا - اور یوسف کا معہ حضرت مریم و مسیح ہیرود بادشاہ کی خوف سے
مصر کو جانا - اور ہیرود بادشاہ کا غصہ ہوکر بیت لحم اور اوسکی نواح کی لڑکونکو جو دو سال اور اوس سے کم عمر کے تہے قتل
کرنا - اور ہیرود بادشاہ کی مرنی کی خبر پاکر یوسف کا معہ مریم و مسیح ملک اسرائیل مین واپس آنا - مگر جب سنا کہ ارخلاؤس
اپنی باپ ہیرود کی جگہہ حکمران ہوا ہے تو خوف سے جلیل کیطرف مراجعت کرنا اور شہر ناصرہ مین مقیم ہونا - اور باب ۳ مین
یوحنا کا مسیح کو اپنی سے بزرگ سمجہکر بپتسمہ لینی سے منع کرنا - اور باب ۵ و ۶ مین مسیح کا پہاڑ پر بیٹہکر لوگونکو نصائح
فرمانا - اور باب ۱۳ مین مسیح کا آسمان کی بادشاہت کو اچہی بیج بونی اور اوس سوداگر کی مانند جو قیمتی موتیونکی
تلاش مین ہے اور مچہلیون کی جال کی مانند تمثیلات مین بیان کرنا - اور باب ۲۰ مین مسیح کا آسمانی بادشاہت کو
اوس صاحب خانہ کی تمثیل مین بیان کرنا جو تڑکی باہر نکلکر اپنی انگورستان مین مزدور لگاوی - اور باب ۲۷ مین یہودا
اسکریوطی کا اپنی فعل سے پشیمان ہوکر جو تیس روپیہ مسیح کی پکڑانی کی معاوضہ مین لئی تہی واپس کرکی اپنی آپکو قتل کر ڈالنا
اور سردار کاہنون کا اون روپیون سے کمہار کا کہیت پردیسیون کی دفن کرنی کی لئی خرید کرنا - اور پیلاطوس کا یہود
کی روبرو (جنہون نی مسیح کی صلیب دینی کی اوس سے درخواست کی تہی) ہاتہہ دہونا اور یہہ کہنا کہ مین اس راستباز آدمی
کے خون سے بری ہون" - لکہتا ہے اور دوسری تینون انجیلونمین ان قصون و واقعون کا نام و نشان تک درج نہین ہے

اسیطرح لوکا اپنی انجیل کے باب ۱ مین قصہ ذکریا کا اور کیفیت ولادت حضرت یوحنا اور آنا فرشتہ کا حضرت مریم کی پاس اور حاملہ ہونیکی خوشخبری دینا اور گفتگو اوس معصومہ کی اوس فرشتہ کی ساتہہ اور پہر حاملہ ہونا اوسکا اور بعد حمل کے حضرت ذکریا کی عورت کی پاس اوسکا تشریف لیجانا اور تقریباً تین ماہ وہان رہنا اور پہر اپنے گہر مین واپس آنا۔ اور باب ۲ مین یوسف کا مع مریم بیت لحم کیطرف واسطی اسم نویسی کی جو بحکم قیصر تمام شہرونمین ہوئی تہی جانا اور ولادت مسیح کا وقوع مین آنا اور ولادت مسیح کی خوشخبری بذریعہ فرشتہ کی اون گڈریونکو ملنی جو اوس ملک مین اپنے گلہ کی نگہبانی کرتی تہی اور اُسوقت دیگر ملائک کا نازل ہونا۔ اور آٹہوین روز مسیح کا ختنہ کرنا اور بعد انقضائی ایام نفاس کے اونکو یروشلم مین حسب شریعت موسوی واسطی قربانی گذارنی کی لیجانا اور شمعون کا روح القدس کے الہام سی واسطی دیکہنی مسیح کی آنا اور اسیطرح ایک نبیہ عورت کا حاضر ہونا جو چوراسی سال سی بیت المقدس کے اندر عبادت الہی مین مشغول تہی اور حاضرین سے مسیح کی بارہ مین گفتگو کرنا۔ اور بارہ برس کی عمر مین مسیح کا بعد اتمام ایام عید کی مراجعت وطن کی وقت بلا اطلاع والدین کے اوروشلیم مین ٹہر جانا اور ایک منزل آکر اونکی والدین کا اونکو جستجو کرنا اور اسی جہت سی اوروشلیم مین پہر آکر مسیح کو ہیکل مین معلمون کی پاس پانا۔ اور باب ۴ مین مسیح کا شنبہ کی روز مسجد مین کتاب یسعیا کو کہولنا اور وہ مقام پانا جہان یہہ لکہا تہا کہ خداوند کی روح مجہپر ہی اوسنی اسلئے مجہی مسیح کیا کہ غریبونکو خوشخبری دون مجکو بہیجا کہ ٹوٹی دلونکو درست کردن۔ قیدیونکو چہوٹنی اور اندہونکو دیکہنی کی خبر سناؤن اور جو بیڑیون سی گہائل ہین اونہین چہڑاؤن اور خداوند کی سال مقبول کی منادی کرون انتہی۔ اور پہر کتاب بند کو بند کر کی اور خادم کو واپس دیکر جماعت کو فرمانا کہ آج اس نوشتہ نے تکمیل پائی۔ اور باب ۷ مین مسیح کا ایک مردہ شخص کو جو ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا تہا زندہ کرنا اور جس فاسقہ عورت نے فریسی کی گہر مین مسیح کی پانو پر عطر ملا اور پیار کیا تہا مسیح کا اوسکی تمام گناہ کو بخشدینا۔ اور باب ۱۰ مین مسیح کا ستر آدمیونکو مقرر کر کی واسطی تعلیم خلائق کی شہرونکو روانہ کرنا۔ اور باب ۱۳ مین مسیح کو چند آدمیون کا اسبات کی خبر دینا کہ پیلاطوس نے جلیل کے چند آدمیون کا خون اونکی قربانیون کی ساتہہ ملایا ہی اور مسیح کا اس خبر کو سنکر لوگونکو نصیحت کرنا۔ اور باب ۱۴ مین مسیح کا واسطی کہانا کہانے کی ایک فریسی کی گہر سبت کی دن تشریف لیجانا اور وہان ایک مستقی کو شفا بخشنا اور صاحب خانہ کو نصائح فرمانا۔ اور باب ۱۵ مین ایک شخص کے دو بیٹون کی تمثیل اور باب ۱۶ مین ایک دولتمند اور اوسکی خانساماں کی تمثیل۔ اور ایک دولتمند جلال اور مہین کپڑی پہنتا تہا اور لعاذر نام ایک غریب آدمی کی تمثیل۔ اور باب ۱۸ مین تمثیل قاضی اور تمثیل دو آدمیون کی جنمین سی ایک فریسی اور دوسرا خراج گیر تہا مسیح نے بیان کرنا۔ اور باب ۱۹ کی شروع مین ایک محصول لینی والے کا قصہ جو مسیح کی ساتہہ واقع ہوا۔ اور باب ۲۱ مین

پیلاطوس کا بعد گرفتاری کی مسیح کو اپنی حکم سی ہیرودیس کے پاس بہیجنا اور اوسکا بعد تمسخر و استہزا کی اوسکو پہر پیلاطوس کے پاس بہیجدینا" لکہتا ہی اور ان ہو رسی باقی تینون انجیلین ساکت ہین-

علی ہذا یوحنا اپنی انجیل کی باب اول مین علمائی یہود کا یوحنا سی سوال کرنا کہ تو کون نبی ہی اور اوسکا جواب دینا اور دیگر گفتگو جو درمیان مین واقع ہوئی- اور خبر دینا پطرس کا مسیح کی حال سے نتہنائیل کو اور اوسکا پہلی دفعہ انکار کرنا- پہر مسیح پر ایمان لانا- اور باب ۲ مین مسیح کا پانی کو شراب بنانے کا معجزہ جو پہلا معجزہ ہی اور اسطرح کی یہود سی گفتگو کرنا کہ اس ہیکل کو گرا دو تو مین اوسکو تین روز مین کہڑا کر دونگا اور وہ جواب جو منکرون نے دیا- اور باب ۳ مین مسیح کی پاس نقودیما کا آنا اور جو گفتگو دونون کی درمیان واقع ہوئی- اور باب ۴ مین قصہ عورت سمری کا جو متصل کنوئین شہر سوکار کی مسیح سی ہمکلام ہوئی تہی اور اوسکی خبر سی شہر کی لوگون کا مسیح کی خدمت مین حاضر ہونا اور اونمین سی بہتون کا ایمان لانا- اور ایک ملازم بادشاہ کی لڑکے کو شفا بخشنے کا قصہ اور اوسکا مع تمام خاندان کے مسیح پر ایمان لانا- اور باب ۵ مین ایک مریض کو شفا بخشنے کا قصہ جو ۳۸ سال سی بیمار تہا اور جو گفتگو مریض اور یہود اور مسیح کی درمیان واقع ہوئی- اور باب ۶ مین مسیح کا ایک بڑی گروہ کی ساتہ اسطرحپر گفتگو کرنا کہ جسم میرا اصل کہانا اور خون میرا قابل پینے کے ہی اور پہر اوس گروہ کی قیل و قال کرنا- اور باب ۸ مین قصہ ایک زانیہ عورت کا جو زنا کی حالت مین پکڑی گئی تہی اور یہود ہیکل مین اوسی مسیح کی پاس لائی تہے- اور تمام معجزات و حالات مندرجہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱- اور باب ۱۲ مین مسیح کا رومال لیکر اپنی کمر باندہنے اور اپنی مریدون کی پانو دہونی کا قصہ اور باب ۱۴ و ۱۶ مین قصہ بشارت فارقلیط بشرح تمام لکہا ہی اور تینون انجیلیون مین سی کوئی ان قصون کی لکہنے مین مشغول نہین ہوا-

خصوصاً انجیل مرقس تو بہت ہی مختصر و مجمل ہی بلکہ اسکی بی ترتیبی کی تو خود متقدمین مسیحی شہادت دیرہی ہین جیسا کہ اظہار عیسوی کی صفحہ ۳۸۲ مین لکہا ہی کہ پے پیس کہتا ہی کہ مرقس نے جو پطرس کا مترجم تہا جو کچہہ اوسی یاد تہا ٹہیک لکہا مگر جسطرح لربنا مسیح نے کہا اور کیا ترتیب وار بلحاظ زمانہ کی نہین لکہا کیونکہ اوسنے نہ مسیح سی سنا اور نہ اوسکی پیروی کی تہی لیکن پطرس کا ساتہی تہا- انتہی- جسسی اسکو کوئی استحقاق الہامی کتب مین داخل ہونیکا حاصل نہین ہی- علاوہ اسکی انجیل لوکا کی تصنیف کا منشاء جو ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی منعقدہ ۱۷۹۹ء نے اپنی مختصر تفسیر مطبوعہ لنڈن کی دیباچہ انجیل لوکا مین اسطرحپر بیان کیا ہی کہ اس انجیل کی تصنیف کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بجائی اون ناقص اور غیر مصدقہ بیانات کی جو لوگون مین مشہور ہو رہی تہے لوکا صحیح اور الہامی حالات مسیح کی تعلیم و معجزات اور زندگی کی نسبت بیان کری- انتہی- اسسی صاف ثابت ہوتا ہی کہ انجیل ہتی اور مرقس مع انجیل لوکا کے

پہلے تصنیف ہو چکی تہین مسیح کے سچے حالات لوگونکو پہونچانے کے لئے مکتفی نہ تہین جسکی تلافی و تدارک کے لئے لوکا
کو یہہ ضرورت داعی ہوئی - پس اسّے ٹہرا کہ انجیل متی و مرقس کے غیر مکمل ہونیکا اور کیا اقرار چاہیے - اگر یہہ کہو کہ
گو مسیح کا حال اناجیل ربعہ مین سے کسی مین پورا درج نہین ہوا مگر ہر ایک مین بقدر ضرورت و ہدایت ضرور درج
ہوا ہے تو یہہ عذر بہی بالکل کمزور و بیہودہ ہے کیونکہ منجملہ ضروری تعلیم و ہدایت دین مسیحی کے ایک اصول مسیح کی الوہیت
ہے جسکی تصریح تینون اناجیل مین حسب بیان مفسرین انجیل یوحنا کے بالکل مفقود ہے اور صرف یوحنا ہی اسکا متکفل
ہوا ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ چونکہ یہہ صحیفہ متی و مرقس و لوکا کے صحیفون سے پیچہے
لکہا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نے نہین لکہا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتونکی
شروع اور اوسکی نصیحتون و یہودیون سے مباحثون اور شاگردون کے ساتہہ گفتگو خاصکر وہ جو عشاے ربانی
کے مقرر کرنے کے وقت ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہے انتہی - پہر تہوڑی دور آگے چلکر لکہتا ہے کہ اور انجیل لکہنے والے
مسیح کی تمثیلون اور معجزون اور فقیہون و فریسیون کے ساتہہ مباحثون کا بیان کرتے ہین مگر یوحنا اوسکی گفتگو
اوسی کی بابت زیادہ بیان کرتا ہے - اگر کوئی مسیح خدا کے بیٹے کا حقیقی حال اور خدا کی ذات و صفات اور اوسکے پاس
پہونچنے کی راہ اور عیسائی دینداری اور تسلی کی حقیقت دریافت کیا چاہے اور سب سے پاکترین نصیحتونپر غور کرنیکا
ارادہ رکہے تو اسی کتاب کو دعا کے ساتہہ پڑہنا اور اوسکے مضمون پر دل لگانا چاہیے انتہی - اور مختصر تفسیر ریلیجس ٹرکٹ
سوسائٹی منعقدہ ۱۷۹۹ء کے دیباچہ انجیل یوحنا مین اسطرح پر لکہا ہے کہ اس انجیل کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی
اصلی حقیقت و کام اور چلن کی نسبت صحیح مسیحی رائے دنیا کے واسطے مہیا کرے - لہذا یوحنا کو ہدایت ہوئی کہ وہ اپنے
بیان کے لئے مسیح کی زندگی کے اون حالات کو منتخب کرے جو نہایت صفائی سے مسیح کی الوہیت کو ظاہر کرتے ہین اور مسیح
کے کلام کے اون حصونکو بیان کرے کہ جنمین مسیح نے اپنی موت کی اصلیت کہ وہ دنیا کے لئے کفارہ ہوئی اور اپنی حقیقت کی
نسبت صفائی سے بیان کیا - یوحنا کا اون واقعات و حالات کو چہوڑ دینا جو دیگر اناجیل مین لکہے ہین یا اونکو مختصر
طور پر بیان کرنا اسپر دال ہے کہ وہ بیانات درست ہین انتہی اون حالات کے لئے جو دیگر اناجیل مین لکہنے سے رہ گئے تہے اور
نہایت ہی ضروری تہے لکہنے کو جگہہ نکل آئی - انتہی بلکہ یوحنا اپنی انجیل کو مسیح کی الوہیت کے ہی اشارون سے شروع کرتا
ہے جیسا اظہر من الشمس ہے کہ اوسکی اصل و اہم غرض اپنی انجیل کی تصنیف سے صرف مسیح کی الوہیت کا اصول قائم کرنیکی ہے
پس اسکے مطابق پہلی تینون اناجیل بوجہ عدم بیان ضروری تعلیم کے ناقص اور قابل ترک کرنے کے ہین
دوسری وجہ جو اونکے متروک العمل اور غیر الہامی و جعلی ٹہرائے جانے کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ وہ اپنے بیانات مین اناجیل اربعہ کے

بیانات سی مطابق نہین ہین۔ لیکن اول تو اسوجہ کی پیش کرنیسی پہلے عیسائیون پر لازم ہی کہ وہ اناجیل اربعہ کا الہامی ہونا ایسی دلائل قطعیہ سی ثابت کردکہائین کہ اوسمین کسی شک و شبہہ کی گنجائش نرہی مگر جبتک وہ اون دلائل و وجوہات سی جو اس کتاب کی امر اول مین مفصل بیان کئی گئی ہین اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا ثابت نہین کرسکتی تو اونکی اس عذر غام پر کچہہ التفات نہین کیجا سکتی۔ دوم۔ چونکہ بعض اناجیل مروجہ بقول عیسائیان اپنی بیانات و مضامین مین قرآن سی مطابقت اور اناجیل مروجہ سی مخالفت رکہتی ہین جیساکہ انسائکلوپیڈیا جلد ۱ کی صفحہ ۴۹۱ مین لکہا ہی کہ برنباس کی انجیل مین مسیح کی حالات دوسری انجیلون کی برخلاف بیان ہوئی اور اوسکی اکثر مضامین قرآن سی ملتی ہین۔ انتہی۔ اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کی مقدمہ مین باب ۴ کی صفحہ ۵۳ مین لکہتی ہین کہ برنباس کی انجیل مین مسیح کا حال الہامی انجیلون کی برخلاف لکہا ہی اور بعض بعض مقام پر قرآن کی مضامین سی مطابقت رکہتی ہی انتہی اور میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی ضمیمہ مین لکہتی ہین کہ اونمین اکثر جہوٹی افسانی قرآن کی مطابق مندرج ہین انتہی۔ اسلئی ہم کہہ سکتی ہین کہ اصل مین الہامی اناجیل وہی ہین جو قرآن کی مطابق ہین اور ہمارا اونکو غیر الہامی قرار دینا محض اسی لئی ہی کہ وہ ہماری اصول موضوعہ کی برخلاف ہین جو ایک مدت کی بعد یوحنا خصوصًا پولوس کی تعلیم سی استنباط کئی گئی ہین جنہون نی مسیح کی اصلی تعلیم کو بگاڑ کر کچہہ کا کچہہ بنا دیا ہی چنانچہ قرآن شریف کی تفسیر معالم التنزیل مین جو اخیر پانچوین صدی ہجری کی تصنیف ہی زیر آیت وقالت النصاری المسیح ابن اللہ لکہا ہی کہ عروج مسیح سی ۸۱ سنہ عیسوی تک عیسائی لوگ ٹہیک اسلام کی طریقہ پر رہی۔ قبلہ کیطرف نمازین پڑہتی اور ماہ رمضان کی روزے رکہتی تہی۔ یہانتک کہ اونمین اور یہود مین لڑائیان ہوئین اور یہود مین ایک بہادر شخص پولوس نام تہا جسنی حضرت عیسیٰؑ کی اصحاب کو قتل کرنا شروع کیا پہر یہود کو کہا کہ اگر عیسیٰؑ حق پر تہی تو ہمنی کفر کیا اور ہم دوزخی ٹہری اسصورتمین اگر عیسائی جنت مین داخل ہوئی اور ہم دوزخ مین تو ہم خسارہ مین رہی۔ آؤ مین ایک ایسا حیلہ کرتا ہون کہ اونکو گمراہ کرکی دوزخ کا سزاوار کردون پس وہ یہہ ارادہ کرکی اور اپنی گہوڑی عقاب نام کی جسپر وہ سوار ہوکر لڑائی کو جایا کرتا تہا پانو کاٹ کر اور پشیمانی سی اپنی سر پر خاک ڈالکر عیسائیون کی پاس چلا گیا اور کہا کہ مجکو آسمان سی آواز آئی ہی کہ جبتک تو عیسائی نہو گا تیری توبہ قبول نہوسکیگی۔ پہر اونکی سامنی توبہ کی اور عیسائیون نے اوسکو اپنی کلیسیا مین داخل کیا جسپر وہ ایک سال تک دنرات کلیسیا مین رہکر انجیل سیکہتا رہا بعدہ کہا کہ مجکو آسمان سی آواز آئی ہی کہ تیری توبہ قبول ہوگئی عیسائیون نی اوسکو سچ جانا اور اوسسی محبت کرنی لگے۔ اسکی بعد وہ بیت المقدس کیطرف گیا اور عیسائیون پر نسطور کو خلیفہ بنا کر اوسکو تثلیث کا مسئلہ سکہایا۔ پہر

روم کیطرف متوجہ ہوا اور وہانکی عیسائیونکو لاہوت وناسوت کا بیان پڑہکر یعقوب نام ایک عیسائی کو کہا کہ عیسی
نہ آدمی نہ جسم تہا بلکہ خدا کا بیٹا تہا۔ پہر ایک شخص ملکا نام کو کہا کہ اللہ قدیم ہی اور عیسی بہی قدیم ہی۔ پس جب یہہ
اصول اونمین متمکن ہوگئی تو تینون گروہ کو علیحدہ علیحدہ بلاکر ہر ایک سی کہا کہ تو ہی میرا خالص دوست ہی اور
مینی مسیح کو خواب مین دیکہا ہی اور وہ مجہسی بڑا راضی ہوا ہی۔ پہر اونمین سی ہر ایک کو کہا کہ مین کل کے دن واسطے
خوشنودی مسیح کی اپنی آپکو قتل کرڈالونگا تم اپنی مذہب کو لوگونمین پہیلاؤ۔ پہر اوسنی مذبح مین جاکر اپنی آپکو قتل
کردیا اور اسکی تیسری روز ہر ایک نی اپنی اپنی مذہب کیطرف لوگونکو بلانا شروع کیا اور اونکا آپسمین ایسا اختلاف پڑا
کہ ایکدوسری کو قتل کرنا شروع کردیا۔ انتہی۔ اگرچہ عیسائی لوگ اس قصہ کی ساری بیان پر اعتبار نکرینگی اور اسکو
اپنی عقیدہ کی برخلاف سمجہینگے لیکن جب پہلی تینون اناجیل کو جو ۶۴؁ء سی پہلے کی تصنیف شدہ خیال کیجاتی ہین
غور سی پڑہکر انجیل یوحنا کو جو ۹۸؁ء مین محض الوہیت مسیح کا مدعا قائم کرنیکی غرض سی تصنیف ہوئی ہی مطالعہ کیا
جاوی اور اسکے ساتہہ ہی کتاب اعمال مین پولوس مقدس کے حالات کی سیر کرکی اوسکی نامہ ا قرنتیون کی باب ۹ مین آیت
۲۰ و ۲۱ کو پڑہا جاوی جسمین پولوس مقدس اپنی تعریف خود ہی اسطرحپر کرتی ہین کہ۔ مین یہودیون کی درمیان
یہودی سا تہا تاکہ مین یہودیونکو نفع مین پاؤن۔ شریعت والونمین شریعت والا بنا تاکہ شریعت والونکو نفع مین
پاؤن اور بیشریعت لوگونمین بیشریعت سا تاکہ بیشریعت لوگونکو نفع مین پاؤن۔ پہر نامہ ۲ قرنتیون کی باب ۱۲
کی آیت ۱۶۔ پر اگر مان لیوین کہ مینی تم پر بوجہ نہین ڈالا لیکن شاید مینی ہوشیاری سی تمہین فریب کرکی پہنسایا۔
انتہی۔ تو سمجہدار آدمی کو معالم التنزیل کے قصہ کی اکثر حصہ کی تصدیق کی لیئی بہت کچہہ دلسکتی ہی۔ پہر جب ساتہہ
اسکی کتاب ہذا کی امر اول مین کتب قسم دوم کی اندر چوتہی سند کی ذیل مین جو کچہہ بیان ہوا ہی اوسکو غور سی پڑہکر پولوس
مقدس کے حالات کی نسبت مفسرین[1] اناجیل وغیرہ کی توضیحات اور دین عیسوی کی پہیلنے کا ذکر معلوم کرنیکی واسطے

---

[1] تفسیر بارنس جلد ۴ کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳ مین زیر آیت ۲۰ و ۲۱ باب ۹ نامہ ا قرنتیان اسطرحپر لکہا ہی کہ شریعت والون سی
مراد یہودی لوگ ہین اور بیشریعت بت پرست جسکی یہہ معنی ہوئی کہ پولوس یہودیون مین یہود کی قوانین کا تابع ہوگیا
اور بت پرستون مین بت پرستی کرنی لگا اور اونکی رسومات کا تابع ہوا۔ انتہی۔ اور مختصر تفسیر ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی کی
صفحہ ۱۲۹ مین ان آیات کی نیچے لکہا ہی کہ اگرچہ پولوس شریعت کو ایک طوق سمجہتا تہا جسکو مسیح نی اوتار پہینکا تہا۔ تسپر بہی
اوسنی اس طوق کو پہن لیا تاکہ یہودیون کو خوش کرکے مسیح کیطرف لاوی اور اونکی وحشت اور بدظنی دور ہو اور اسطرح
سی انجیل کو سن لین۔ اگرچہ پولوس یہہ نہین چاہتا تہا کہ کوئی قانون مسیح کا توڑکر کسی شخص کو خوش کری تاہم اوسنی
دوسرون تک انجیل پہونچانی کی یہہ سبیل نکالی کہ مسیح کیطرف کچہہ آدمیون کو لی آوی۔ نیکی پہیلانا اصلی مقصد زندگی تہا

اعجاز عیسوی کی خاتمہ کو صفحہ ۵۰۸ سی صفحہ ۵۹۶ تک بخوبی پڑھ جاوی تو پھر بہت ہی تھوڑا حصہ قصہ مذکور کا بلا
تصدیق رہکر خود بخود اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ اخیر مین مسیح کی الوہیت اور تثلیث وغیرہ کی اصول قائم ہونسی دین
عیسوی مین ایک ایسی تبدیلی ہوگئی ہی کہ حضرت مسیح کی اصلی تعلیم پر بالکل ایک نیا چولا پہنایا گیا ہی اور اسی سبب سی
دوسری صدی مین عیسائیون سی مندرجہ ذیل علامات اور صدور کرامات کی نعمت عظمیٰ چھین لی گئی جو مسیح نی
ایمان لانیوالون کی حق مین بطور موجبہ کلیہ یہہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جو لوگ مجھپر ایمان لاوینگی اونکی ساتھہ یہہ علامتین
ہونگی کہ وی میری نام سی دیوونکو نکالینگی اور نئی زبانین بولینگی سانپونکو اوٹھا لینگی اور ہلاک کرنیوالی چیز کی
کہا پی لینی سی اونکا کچھہ نقصان نہوگا بیمارون پر ہاتھہ رکھینگی تو وہ چنگی ہو جاوینگی۔ دیکھو مرقس ۱۶ آیت ۱۷، ۱۸
یوحنا ۱۴ آیت ۱۲۔ پس جبکہ کوئی وجہ نہین ہی کہ ان کل اناجیل غیر مروجہ کو بی اعتبار اور غیر الہامی ٹھہرایا جاوی
خصوصاً جبکہ بعض اونمین سی اونہین ایام مین تصنیف ہوئین جب اناجیل مروجہ لکھی گئین اور اونکا لکھا جانا بھی اونہین حواریون
کیطرف منسوب ہی جنمین سی بعض کی یہہ اناجیل اربعہ خیال کیجاتی ہین اور پھر اونمین سی بعض کا درستی و صفائی سی
لکھا جانا بھی مسلم ہی اور مدت تک عیسائیونمین مروج بھی ہین گو اخیر مین پولوسی عقائد اور اصلی تعلیم کی تبدلات سی
اونکا رواج رفتہ رفتہ متروک ہو گیا۔ اسلئی ہم کہتی ہین کہ اناجیل مروجہ و غیر مروجہ مین سی وہی الہامی ہو سکتی ہین جو
قرآن کی مطابق ہین اور قرآن بھی صرف اونہین کی تصدیق کرتا ہی خصوصاً برنباس کی انجیل جو علاوہ قرآن
کی مضامین سی اکثر مطابق ہونی کی بالکل کھلی و صاف طور پر بتصریح نام آنحضرت صلعم کی مبعوث ہونیکی خبر دیکر آیہ
کریمہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی مصداق ٹھہرتی ہی چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کی
صفحہ ۳۹ مین زیر آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ کی لکھتی ہین کہ انجیل برنباس مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ نی اپنی مصلوب ہونی
کی واقعہ کی ذکر مین برنباس سی یون فرمایا تھا کہ ای برنباس یقین جان کہ کیسا ہی چھوٹا گناہ کیون نہو خدا اوسکی سزا
دیتا ہی میری ما اور میری شاگردون نی جو دنیوی غرض سی میری ساتھہ محبت کی خدا اوس سی ناراض ہوا اور مقتضائی عدالت

لہذا وہ کسی قانون پر نہین ٹھیرا۔ انتہی۔ وقائع پولوس مصنفہ بولینجر صاحب مین جو بزبان فرانسیسی ہی اوسکی باب ۲ مین لکھا ہی
کہ کرسی ساسٹن نی اپنی تفسیر اعمال حوارین مین جو چوتھی صدی مین لکھی ہی بیان کیا ہی کہ بہت لوگ ایسی بھی تھی جو نہ پولوس
اور نہ اوسکی نامجات کو مانتی تھی۔ اور فرقہ نظارینی جو کہ شروع ہی مذہب عیسوی مین عیسائی ہوا تھا پولوس کو نہ مانکر بسبب
اوسکی مکاری کی یہہ کہتی تھی کہ وہ اصل مین بت پرست تھا جو یروشلم مین آیا اور وہان اس امید سی ٹھہرا کہ ایک کاہن
کی لڑکی سی جسپر کہ وہ عاشق تھا شادی کری چنانچہ اسی سبب سی اوسنی اپنا ختنہ کرایا لیکن جبکہ اپنی دلی مراد کو نہ پہنچا تو اوسنی
یہودیون سی جھگڑا برپا کیا اور ختنہ۔ یوم سبت کی تعظیم اور اور مذہبی معاملات مین برخلاف یہود کی لکھنا شروع کیا۔ انتہی +

یہہ چاہا کہ اونکو اس نامناسب عقیدہ کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوے تاکہ دوزخ کی عذاب سے بچین اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر چونکہ بعض آدمیون نی مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خدا کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اُسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کو شیاطین مجہپر نہ ہنسین سو اوسنی اپنی مہربانی سی ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کی سبب میری ہنسائی ہوجاوی اور ہر شخص یہہ گمان کری کہ مین صلیب پر کہینچا گیا لیکن یہہ ساری ہتک اور ہنسائی محمد رسول اللہ کی آنی ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آجائیگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سی آگاہ کریگا۔ انتہی

دیکہو یہہ انجیل اپنی الہامی اور خدا کی کلام ہونیکے ثبوت مین کسی خارجی دلیل کی محتاج نہین ہی بلکہ سمجہدار اور منصف آدمی کی لئی اسکے الہامی ہونیکی ثبوت مین سو دلیلونکی صرف ایکہی دلیل ناطق ہی کہ حضرت رسول خدا کے آنی کی پیشخبری جس صراحت سی اسمین پانسو برس پہلی سی درج ہوئی تہی وہ اسیطور سی ظہور مین آئی کہ مخالف کو بہی اسمین کچہہ جای انکار نہین ہی بخلاف اناجیل مروجہ کی کہ وہ کوئی خارجی دلیل بہی اپنی الہامی ہونیکی نسبت نہین رکہتین چہ جاکہ اس انجیل کیطرح اپنی ثبوت مین اندرونی شہادت رکہتی ہون۔ اب یہان پر پادری ٹہاکرداس صاحب کے ان پانچ شبہات کو رد کیا جاتا ہی جو اونہون نی اظہار عیسوی کی اخیر مین انجیل برنباس پر حسب ذیل وارد کئی ہین

پہلا شبہ یہہ کہ انجیل برنباس کی نسبت پہلی چار صدیون کی کسی عالم نی ذکر نہین کیا صرف پوپ گلیسی اس کی مشہور فتوی مین اوسکی جعل کا ذکر ہی اور اسکا کوئی حصہ موجود نہین جواب معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنی مذہبی کتابون سے بہی ابتک بالکل ناواقف ہین ورنہ ایسا غلط دعوی نہ کرتی۔ دیکہو انسائکلوپیڈیا آف ریلجس نالج کی صفحہ ۱۹۴ مین برنباس کی انجیل کا سنہ۴۰۰ء کی قریب تصنیف ہونا لکہا ہی۔ اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کی مقدمہ مین باب ۴ کے صفحہ ۳۵ مین لکہتے ہین کہ ریلنڈ صاحب نی لکہا ہی کہ انجیل برنباس کا ایک ترجمہ ملک افریقہ مین بہی موجود ہے اور شہزادہ یوجین آف سیوائی کی کتب خانہ مین بہی ایک قلمی جلد بہت پرانی زمانہ کی اس انجیل کی اٹلی زبان مین موجود ہے۔ انتہی۔ اور رسالہ ارشاد الناس مین ہر صاحب کے انٹروڈکشن سے اس انجیل کی نسبت یون منقول ہے کہ وہ اوائل سنین مسیحی مین مروج تہی یہہ کتاب بطور احادیث کی ہی اور اصل نسخہ کتب خانہ اٹلی اور لندن مین موجود ہی اور انگریزی مین ترجمہ ہوکر چہپ گیا ہی۔ متاخرین عیسائیون نی اسکو نامہ برنباس کا لقب دیا ہی اسوجہ سی ڈاکٹر اسمتہہ اور ڈاکٹر پیلی اوسی خط کہتی ہین۔ انتہی۔ اور سائکلوپیڈیا پینی مطبوعہ لندن سنہ۱۸۳۵ء کی جلد ۳ مین سینٹ برنباس کے بیان مین لکہا ہی کہ جو نامہ برنباس کیطرف منسوب ہی وہ اسوقت تک موجود ہی اور دو حصون مین منقسم ہی پہلے حصہ مین عیسائی مذہب کی تعلیمات اور اعتقادات خصوصاً اوسکی سادگی بلاآمیزش شریعت یہود کی

مدلل بیان کی گئی ہے دوسری حصہ مین اخلاقی تعلیمات کا ذکر ہی - یہہ نامہ یونانی زبان مین لکہا گیا تہا مگر لارڈ نر کا
بیان ہی کہ اول کے چار باب اور پانچوین کا کچہہ حصہ یونانی نسخہ مین کم ہی لیکن قدیم لاطینی زبان مین مکمل ہے
آرچ بشپ ویک نی اسکا ترجمہ کرایا ہے اس نامہ مین کوئی صریح ذکر عہد جدید کی کسی کتاب کا نہین ہی ہمین ایک
فقرہ عہد جدید کی ہین جسپر انتخاب کا نشان لگا ہی اور اکثر الفاظ دوسری انجیلون کے بہی استعمال کئی گئے ہین ایک
فقرہ سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ بیت المقدس اوسکی لکہنی کی وقت تباہ کیا گیا - لارڈ نر کا خیال ہی کہ یہہ نامہ غالباً
برنباس کا لکہا ہوا ہی اور اوسکی قدیم ہونی مین کوئی شک نہین ہی اور قریب ۷۱ء سنہ ۲۰۰ء کی لکہا گیا ہی - انتہی -
بلکہ خود آپکا صرف گلیسی اس کی فتوی سی اس انجیل کو جعلی قرار دینا اوسکی قدامت ثابت کرتا ہی کیونکہ جب گلیسی اسِ
کے فتوی مذکور کا ذکر یوسیبوس نی کیا ہی جو سنہ ۳۱۵ء مین ہوا ہی جیسا کہ اظہار عیسوی کی صفحہ ۳۲۶ مین آپکی عبارت
(تذکرہ چوتہی صدی کی کتابون کا جنکا ذکر یوسیبوس نی کیا ہے) سی ظاہر ہی تو اس سی ثابت ہوا کہ گلیسی اس یوسیبوس
سی پہلے کا اور غالباً اوائل تیسری صدی کا مسیحی عالم ہی اور پہر اس سی لازم آیا کہ یہہ انجیل گلیسی اس سی پہلے کی تصنیف شدہ
ہی اور اوسکی زمانہ تک وہ برابر مروج اور الہامی مانی جاتی تہی ورنہ اگر وہ پہلے ہی سی عیسائیون نی جعلی وغیر الہامی
سمجہہ رکہی ہوتی تو گلیسی اس کی فتوی کی کیا حاجت تہی - علاوہ اسکی آپکا یہہ کہنا کہ پہلی چار صدیون کی دفاتر
کتب مقدسہ مین نہین پائی جاتی - خود آپکی ہی قول سی غلط ثابت ہوا کیونکہ یوسیبوس نی اسکا ذکر کیا ہی اور یوسیبوس
کی کتاب کو آپنی اظہار عیسوی کے صفحہ ۹۶ مین فہرست دفاتر کتب مقدسہ مین شمار کیا ہے +

دوسرا یہہ کہ قدما اسکی حوالہ نہین دیتی اگر اونکی زمانہ مین موجود ہوتی اور الہامی مانی جاتی تو محمد صاحب کا آنا اور
ایماندارونکو غلطی سی آگاہ کرنا اونکی مطالعہ سی پوشیدہ نہ رہتا اور اونکی کتابونمین ایسی شخص کا عام تذکرہ پایا جاتا
مگر اونکی سکوت کتاب ہذا کی عدم موجودگی پر دلالت کرتی ہی - **جواب** - چونکہ یہہ خبر ایک ایسی ڈہنگ سی اس
انجیل مین بیان ہوئی ہی کہ اوسکا پہلا حصہ مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو جو اصل الاصول دین عیسوی قرار دئے گئی ہین
بالکل باطل کرکی اخیر مین آنحضرتؐ کی آنے کی بشارت دیتا ہی اسلئے مسیحی قدما جو پولوس کی اعتقادات کی معتقد تہی اس
انجیل سی آنحضرتؐ کی خبر کو اپنی کتابون مین کسطرح سی نقل کر سکتی تہے اگر ایسا کرتی تو اونکو اس خبر کا پہلا حصہ بہی جو
مبطل الوہیت و کفارہ مسیح ہی خواہ نخواہ ماننا پڑتا اور فرقہ ابیونی و گنوسٹک اور ایرین وغیرہ کی نزدیک جو منکر الوہیت مسیح
ہین یومنون ببعض و یکفرون ببعض کی ملزم ٹہر سکتی تہے - پس اس الزام سی بچنے کی لئی اونہون نی اس خبر سی بالکل ہی
سکوت مناسب سمجہا ورنہ در اصل آنکی قدما آنحضرتؐ کی آمد کی حالات سی اسطرح سی واقف تہی کہ جیسی کوئی اپنی اولاد کے

حال سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ سورہ بقر مین ہے الذین آتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم یعنی اہل الکتاب آنحضرتؐ کو اسطرحسے پہچانتے ہین جیسے وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہین ۔ اسصورت مین اونکا سکوت اس انجیل کی عدم موجودگی پر کسی طرح دلیل نہین ہوسکتا +

تیسرا یہہ کہ اگر یہہ خبر مسیح نے دی ہوتی اور اپنے حواریون کی نسبت ایسے کلمے کہے ہوتے تو اناجیل اربعہ بھی ایسی سکوت اختیار نہ کرتین اور نہ اسمین مسیح کے مرنے اور زندہ ہونے پر اسقدر زور دیا جاتا مگر کل انجیل مقدس اور قدما کی گواہی ہے کہ مسیح مرکر زندہ ہوا اور اپنے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے سے کبھی پشیمان نہوا الخ **جواب** ۔ اول تو حسب تصریح انجیل یوحنا باب ۲۱ ۔ آیت ۲۵ کسی نے مسیح کے پوری حالات نہین لکھے ۔ اسصورت مین اناجیل مروجہ کا اس خبر سے ساکت رہنا کسی طرح اس انجیل کی عدم موجودگی یا غیر معتبری کی دلیل نہین ہوسکتا ۔ دوم ۔ جبکہ بہت سے بیانات وحالات مسیح کے ایسے ہین جو صرف ایک ہی انجیل نے لکھے ہین اور باقی تینون اناجیل اوسسے ساکت ہین تو اسصورت مین ہم پوچھتے ہین کہ کیا اسسے وہ انجیل جسمین وہ حالات درج ہوئے ہین اسبات کی دلیل ہوسکتی ہین کہ وہ غیر واقعی اور غلط ہین ۔ اگر ایسی بات ہے تو چارون اناجیل غیر معتبر ہین کیونکہ ہر ایک مین بعض ایسے ایسے بیانات پائے جاتے ہین جو تینون مین درج نہین ہین جنکی مفصل فہرست پیچھے درج کردیگئی ہے خصوصاً انجیل یوحنا کہ اوسمین کسقدر زور شور سے بشارت فارقلیط دیگر اناجیل سے چالیس پچاس سال بعد درج ہوئی ہے اور دیگر اناجیل بالکل اوسسے ساکت ہین ۔ اور اگر یہہ بات مسلم نہین تو بیچاری انجیل برنباس نے کیا قصور کیا ہے جو اس خبر کے سبب سے غیر معتبر خیال کیجاتی ہے حالانکہ اسکی تصنیف بھی اوسی زمانہ کی ہے ۔ سوم ۔ جبکہ مولفین اناجیل مروجہ کی تحریرات سہو وخطا سے معصوم نہین ہین جسکا نمونہ کتاب ہذا کے امر اول کی دلیل سوم وچہارم مین بخوبی بیان ہوا ہے تو پس ہم کہتے ہین کہ جسطرح مولفین اناجیل نے دیگر بیانات مین غلطی کی ہے اسیطرح ممکن ہے کہ مسیح کی موت کی نسبت بھی اونکو دہوکہ ہوگیا ہوگا اور یہہ دہوکہ ہونا بھی بہت آسان تہا کیونکہ بجائے مسیح کے یہودا العینہ اونکی شکل کا ہوگیا تہا جسکو سچ مچ حضرت مسیحؑ ہی سمجھکر سولی دیدیا گیا تہا ۔ چہارم ۔ مسیحؑ کے درحقیقت مصلوب ہونے پر صرف برنباس کی انجیل اور قرآن شریف ہی انکاری نہین بلکہ بہت سے متقدمین عیسائیون کا بھی عقیدہ تہا کہ حضرت مسیحؑ مصلوب نہین ہوئے چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۹ مین زیر آیت فلما احس عیسی منہم الکفر کے لکھتے ہین کہ عیسائیون کا فرقہ ایرینی شروع ہی مذہب عیسوی مین مسیح کے صلیب پر کہنچے جانیکا انکار کرکے کہتا تہا کہ سُمن ذی گرینین اوسکی جگہہ صلیب پر کہینچا گیا ہے ۔ اور فرقہ کیرنتہین اور فرقہ کارپوکریشنز جو مسیح کو صرف ایک آدمی زاد جانتے تہے اونکا بھی یہی یقین ہے کہ مسیح خود نہین بلکہ اوسکے شاگردون مین سے ایک شخص جو بالکل اوسی کی شکل کا

ہو گیا تہا سولی دیا گیا تہا اور فوشیس صاحب کا بیان ہے کہ اونہون نے ایک کتاب مسمی بہ جرنیز آف اپاسلز یعنے
سفر حواریین پڑہی جسمین کہ اعمال پطرس یوحنا - اندریاس - تہامس اور پولوس مقدس کا بیان تہا اوسمین
بعد بیان طول طویل حالات کے یہہ بہی درج تہا کہ مسیح سولی نہین دیا گیا بلکہ بجائے اوسکے ایک اور شخص سولی دیا
گیا تہا - انتہی - اور جسطرح آپکے اور بیان غلط ثابت ہوئے ہین اسیطرح آپکا یہہ کہنا بہی غلط ہے کہ مسیح کبہی اپنے آپکو
خدا کہنے سے پشیمان نہوا جناب مین پشیمان تو جب ہوتی کہ جب اونہون نے اپنے آپکو خدا کہلایا ہوتا بلکہ وہ تو بڑے زور
سے اپنی الوہیت سے انکار کرکے اپنے آپکو ایک آدمی قرار دیتے ہین دیکہو انجیل متی ۱۹-۱۷-مرقس ۱۰-۱۷-لوکا ۱۸-
۱۸- تو مجہے کیون نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا +

چوتہا یہہ ہے کہ کسی دلیل سے ثابت نہین کہ برنباس جو حواریون کا ساتہی تہا اس کتاب کا مصنف ہے بلکہ کسی عیسائی نے
زمانہ حضرت محمد صاحب سے پہلے لکہکر برنباس کے نام سے مشتہر کی اور زمانہ محمد صاحب مین ترمیم ہوئی - **جواب**
آپنے ابتک کوئی ایسی دلیل پیش نہین کی جو اس انجیل کے برنباس کی تصنیفات سے ہونیکے منافی ہو بلکہ صرف زبانی انکار سے
انکار کرکے اپنے دل کو خوش کر رہے ہین اور جو شبہات آپنے اس انجیل کی قدامت پر اپنے خام خیالی سے وارد کئے تہے اونکے
ایسے دندان شکن جوابات سن لئے کہ اگر شرم و حیا سے ذرا بہی مس ہوئی تو پہر آپ کبہی اونکا نام نہ لینگے - آپنے بتقلید
سیل صاحب و ویٹ صاحب یہہ کہنا کہ زمانہ محمد صاحب مین اسمین ترمیم یعنے تحریف ہوئی - اسکا جواب خود آپکے ہی ہم
مذہب محقق مسیحی گاڈفری ہیگنس نے اپنی کتاب اپالوجی کی دفعہ ۱۹۶ و ۱۹۷ مین نہایت معقول اور مدلل طور پر اسطرح دے
دیا ہے کہ باوجود ڈاکٹر ویٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے مین یہہ کہتا ہون کہ صرف اونکے بیان سے مجکو یقین نہین کہ برنباس
کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے اور جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرحکی اور قوی
دلیلین پیش نکرین مین اونکی رائے سے مطابقت نہین کر سکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اونکے پاس نہین ہے اسلئے
کہ اونہون نے اوسکو بیان نہین کیا اور گو درحقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کے الہام ربانی ہونیکا قائل نہین تاہم
مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشینگوئی اوسکی اصل مین نہوا ور یہہ بہی مجکو کسیطرح سے یقین نہین کہ وہ خود اپنے الفاظ کے
لئے معادن نہوئی ہو جیسا کچہہ اسکے سوا بہت سی پیشینگوئیون کی کیفیت ہوئی ہے جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی ہین تیسری
صدی کے بعد انجیلی تواریخون مین تحریف کی مشکلات کو مکیلس اور پادری مارش صاحب نے باصرار بیان کیا ہے تیسری
یا چوتہی صدی مین ہماری انجیلی تواریخون کی تحریف کے خلاف جو دلائل ہین وہ اوسی زور کے ساتہہ بلکہ اوس سے کسیقدر
زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف کے خلاف بہی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کے بعد یعنے ساتوین صدی مین ہوئی

تہی کیونکہ جسقدر وہ بعد کو ہوئین اوسیقدر ظاہراً زیادہ دقت ہوئی ہوگی - اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے محمد کے زمانہ کے بہت قبل تسلیم کیا تہا - یہہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ پڑہے لکہے مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری صدی مین بکثرت تہے ان تحریفونکو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی کہ بیان کی گئی ہین معلوم نکیا ہو اسکی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے اون بعض پرانی تحریرات دستی کو زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کاپٹک مین جنمین عبارتین مذکور موجود نہ تہین نہ دریافت کرلیا ہو ولیکن مسکٹ پر لحاظ کرنے سے جوان تحریرات دستی کی وجہ سے عیسائیون کو مسلمانون کے ساتہہ مناظرہ کرنے مین ہاتہہ آتی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ یونان اور سیریا اور مصر وغیرہ بیشمار عیسائی خانقاہون سے ایک بہی پیش نہو سکی یہ مسلمانون کی طرف سے مدعی ہوکر مین سب عیسائی پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک ہی تحریری جلد ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتین یہہ جلدین مسلمانون کے ملکونمین بہت رائج ہین جہانکہ عیسائی خانقاہین کثرت سے ہین اور اونمین وہ جلدین اب بہی ضرور ہونگی اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون" - انتہی - پس اگر آپ سچے ہین تو حسب صراحت محقق متذکرہ صدر جبتک اسبات کا ثبوت نہ دین کہ کس شخص نے کسوقت مین یہہ ترمیم کی ہے اور برناباس کی انجیل کا کوئی قدیمی نسخہ ایسا نہ دکہائین جو آنحضرت سے پہلے کا لکہا ہوا ہو اور اوسمین یہہ پیشخبری درج نہو تبتک آپکا یہہ بلا دلیل دعوی جو عقلاً و نقلاً بالکل باطل ہے کچہہ بہی قابل لحاظ نہو سکیگا +

۵

پانچوان حضرت محمد صاحب نے عموماً اس خبر کا حوالہ دیا اور کسی مصنف کا نام نہین بتایا جنہون نے مسیح کے اقوال و افعال قلمبند کئے اور یہہ اسلئے کیا تاکہ فریب چہپا رہے اگر الہامی کتابون کیطرف اشارہ کرتے تو فوراً قلعی کہلجاتی کیونکہ اونمین ایسی خبرین ہرگز نہتین - اور اگر کسی جعلی کتاب کا حوالہ دیتے تو آپکی وحی کی مٹی خراب ہوتی اسلئے اس دوراندیش نبی نے ایسی احتیاط سے اس خبر کو قرآن مین بیان کیا ہے کہ فریب ظاہر نہووے - **جواب** گو حضرت نے اسلئے کسی خاص انجیل کا نام لیکر اپنی پیشخبری کا حوالہ نہین دیا کہ صرف یہہ ایک ہی خبر آپکی نسبت انجیل برناباس مین موجود نہین بلکہ اناجیل مروجہ کے متعدد مقامات مین صراحتاً و کنایۃً آپکی نسبت خبرین درج ہین چنانچہ ازالۃ الاوہام و بشارات محمدیہ وغیرہ مین اونکو ایسی مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بجز آنحضرتؐ کے اور کوئی اونکا مصداق نہین ہو سکتا - مگر تاہم حسب شدّ و مدّ سے آپنے اپنی پیشخبری کتب سابقہ کی نسبت بحکم ربانی قرآن شریف کے مختلف مقامات مین مبشراً یاتی من بعدی اسمہ احمد - اور یجدونہ مکتوباً عندہم فی التوراۃ والانجیل - اور یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم فرمایا ہے وہ عام طور پر نہین بلکہ خاص طور پر حوالہ سے بہی بڑہکر ہے کیونکہ یہہ آیات برملا عیسائیون و یہود عرب کے سامنے پڑہی جاتی تہین اور

وہ روزمرہ اونکو سنتے ہے۔ پس اگر خدانخواستہ انجیل اور توریت مین حضرت کی نسبت کوئی خبر اونکی دانست مین مندرج ہنولی تو کیا وہ آپ پر یہہ اعتراض نہ کرتے کہ آپکی آمد کی کوئی خبر کتب سابقہ مین نہین ہے یون ہی آپ دعوی کرتے ہین کہ ہماری خبر توریت و انجیل مین ہے اسصورت مین آپکی دعوی رسالت پر بہت سخت صدمہ پہونچ سکتا تہا بلکہ جو لوگ اسلام لائے تہے وہ بہی آپکی نسبت بدظن ہو جاتے چہ جاکہ آیندہ دن دگنی رات چوگنی ترقی ظہور مین آتی۔ پس اونکا اس معاملہ مین سکوت یا چندان متعرض ہنونا بالکل تسلیم دعوی کی دلیل ہے چنانچہ جن یہود و نصاری کو سعادت ازلی یار ومددگار ہوئی وہ توریت و انجیل مین حضرت کی خبرین دیکہکر فوراً آپ پر ایمان لائے +

الحاصل عیسائیون کے پاس اناجیل غیر مروجہ کو متروک کرنیکی کوئی وجہ معقول موجود نہین ہے اور صرف اٹکل پچو اونہون نے اونکو جعلی قرار دیکر اپنے مطلب کی اناجیل کو الہامی مان رکہا ہے +

امر سوم ۔ نبی آخر الزمان اور قرآن کی ضرورت کے بیان مین

اگرچہ پادری فنڈر صاحب کے دعوی مذکور سے یہان قرآن کی ضرورت کے بیان کرنیکی چندان ضرورت نہ تہی مگر چونکہ بعض نو عیسائی مثل پادری ٹہاکرداس صاحب وغیرہ اپنے خام خیالی سے اسبات پر جمے ہوئے ہین کہ پیغمبر آخر زمان اور قرآن کی کوئی ضرورت نہین تہی اور جو باتین قرآن مین بیان کی گئی ہین اونکی بائبل سے پہلے بخوبی خبر مل چکی ہے اسلیے مختصر طور پر گذارش ہے کہ انبیاء کے سلسلہ یکے بعد دیگرے سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے خدا تعالی بنی آدم کی ہدایت کیلیے جب وہ راہ راست سے بہٹک کر گمراہی مین جا پڑے ہین پیغمبر بہیجتا رہا ہے اسصورت مین جن لوگونکو تواریخ سے ذرا بہی مس ہے وہ بخوبی جانتے ہین کہ آنحضرت ؐ کے مبعوث ہونے اور قرآن کے نزول سے پہلے کل دنیا پر جہالت سے ایک ایسی تاریکی و ظلمت چہائی ہوئی اور بیدینی پہیلی ہوئی تہی کہ اگر اسلام اپنے نورانی شعاعون سے جہان کو روشن نہ کرتا تو ممکن نہ تہا کہ وہ ظلمت دور ہو سکتی بلکہ یقین تہا کہ وہ روز بروز متزائد ہو کر باعث ہلاکت ابدی ہوتی چنانچہ یہود تو بسبب انکار کے عداوت مسیح کی نسبت ایسے ایسے خیال فاسد رکہتے اور ناشائستہ اقوال لکہتے تہے کہ اونکے بیان سے قلم لرزتی ہے اور نصاری بسبب محبت مسیح کے اس افراط کو بڑہ گئے تہے کہ حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجہکر شرک کا کوئی دقیقہ اونہون نے اوٹہا نرکہا تہا اور بزرگون کی تصاویر بناکر اونکی پرستش کو دین عیسوی کا رکن اعظم سمجہتے تہے۔ اور کل اہل عرب ہاتہون کے تراشے ہوئے بت پوجتے اور خیالی جنات کی پرستش کرتے تہے۔ اور اہل فارس دو خدا اہرمن و یزدان کو مانتے اور اپنی ماہنون کو بہی اپنی عورت بنالینا جائز سمجہتے تہے۔ اور اہل ہند درختون و پتہرونکو سجدہ کرتے تہے۔ پس ایسے وقت مین نہایت ضروری تہا کہ خدا کیطرف سے کوئی ایسا ہادی آوے کہ اونکے مادہ عقلی کو حجابات سفلی سے پاک و صاف کرکے اونکو ملکی صفات بنادے تاکہ

اونکا خدا کے سامنے یہہ عذر باقی نرہے کہ ہمین عبادت کے سچے طریقہ کی واقفیت نہ تھی اور اسلئے ہم معذور تھے پس اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین مبعوث ہوئے اور اونکی وساطت سے قرآن شریف نے نازل ہوکر بنی آدم کے دلون سے اونکے سب بیہودہ اور باطل خیالات دور کیے۔ اور اس حالتمین آنحضرت اور قرآن شریف سے جو ضروری اور لابدی کام ظہور مین آئے اونکی مختصر اور بطور نمونہ فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱)۔ جسطرح باوجود بارہ حواریون کی موجودگی اور اونکی مسیحی تعلیم کے پہیلانے کی سرگرمی کے جن لوگونکو پولوس مقدس کے ذریعہ اور وساطت سے ازل مین عیسائی ہونا لکہا تہا اونکے لئے پولوس کا آنا ضروری تہا۔ اسیطرح انبیاء کے اخیر سلسلہ پر باوجود کتب سابقہ کے جن لوگون کو صرف آنحضرت اور قرآن شریف کے ذریعہ ایماندار ہونا اور خدا کی بادشاہت مین داخل ہونا ازل مین مرقوم تہا اونکے لئے آنحضرت کا ہادی ہونا اور قرآن کا آنا ضرور تہا +

(۲)۔ چونکہ یہود و نصاریٰ نے اپنی اپنی کتب الہامیہ مین خدا کے کلام کے ساتہہ کلام بشری کو ملاکر ایسا خلط ملط کردیا تہا کہ الہامی و غیر الہامی کلام مین کسیطرح تمیز نہین ہوسکتی تہی اسلئے نہایت ضرورت ہوئی کہ بنی آدم کو بذریعہ آنحضرت ایک ایسا خالص کلام الہی یعنی قرآن دیا جاوے جسکو کلام بشری سے مس تک بہی نہین ہوئی +

(۳)۔ خدا کی وحدانیت جسکے پہیلانے کے لئے ہزارون انبیاء آئے تہے اور اخیر مین عیسائیون کے عقیدہ تثلیث نے جو عقلاً و نقلاً بالکل باطل ہے اوسکو خلط ملط کرکے بالکل شرک بنادیا تہا قرآن نے وحدانیت الہی کو عیسائیون کے بیہودہ اور باطل خیالات کی کدورت سے ایسا متمیز کردیا کہ من کل الوجوہ شرک و بت پرستی کی جڑہی اکہیڑ ڈالی +

(۴)۔ مسیح کی بن باپ ولادت کا عجیب غریب معاملہ جو خلاف عادت تخلیق انسانی ہونے کے باعث کسی کی سمجھہ مین نہ آسکتا تہا اور انجیل مین جو اسکے متعلق بیان تہا وہ ایسا غیر مکتفی اور ناکارہ تہا کہ اوس سے کسیطرح کی آدمی کو تشفی نہوسکتی تہی بلکہ حضرت مریم کے ساتہہ یوسف نجار کی شادی ہونیکے بیان نے جو اناجیل مروجہ مین درج ہے مسیح کے بن باپ پیدا ہونے مین ایسا شک و شبہہ ڈالدیا تہا کہ یہود کو بہ نسبت حضرت مریم و مسیح کے طرحطرح کی بدگمانیان کرنے اور کفر بکنے کا موقع ملگیا تہا۔ اسلئے قرآن شریف نے نازل ہوکر ایسی صفائی و عمدگی سے مسیح کی بن باپ ولادت کو بدلائل ثابت کیا کہ مخالفین کے سب تہمات باطل کردئے اور مسیح کی اعلیٰ شان اور اونکا حقیقی احترام جو اونکے شایان تہا بنی آدم کے دلون پر کمانبغی بڑی وضاحت سے منقش کیا +

(۵)۔ چونکہ کفارہ کے مہمل و بیمعنی عقیدہ سے جو صرف سراسر خلاف عدالت ہی نہین بلکہ اوس سے انبیائے سابق کی ہزارہا سال کی تعلیم و تاکید اعمال حسنہ محض رائگان و برباد جانے کے علاوہ اوسکی لغو امید نے لوگون کی یہہ حالت کردی تہی

اونکے دلون سے گناہ کا ڈر اوٹھہ گیا تہا کیونکہ جب مسیح پر ایمان لانیوالون کے بدلے مین خود سزا پا چکے تو ایسے مومن مسیح کو گناہ کا ڈر ہی کیا رہا۔ اسلئے بنی آدم کو ان توہمات باطلہ اور خیالات فاسدہ سے نکالنے اور مسیح کو مصلوبیت کی ہتک سے بری کرنے اور اونکی حقیقی شان ثابت کرنے کے لئے آنحضرتؐ و قرآن کا آنا ضروری تہا+

(۶)- چونکہ یہودیون نے حضرت مسیح جیسے نبی اور ہادی کا انکار کرکے بڑے درجہ کی بیدینی سے اونکی بے ادبی کی بلکہ اپنی نادانی سے سچے مسیح کو چہوڑ کر ایک وہمی مسیح کے منتظر ہوگئے۔ اسلئے یہود کو اس سخت غلطی سے نکالنے اور اونپر حجت قائم کرنے کے لئے آنحضرتؐ اور قرآن کا آنا ضروری تہا۔ جنہون نے آکر دنیا کو ثابت کردیا کہ مسیح آچکے اور ہزارون یہودیونکو منوا دیا اور منکرون پر الزام کامل کردیا+

(۷)- توراۃ و انجیل مین جو بعض مضامین خدا کی علمیت- قدرت- حکمت اور قدوسیت کے برخلاف پائے جاتے ہین اون سے لوگون کے خیالات ہٹانے اور خدائے عزوجل کی اعلیٰ قدرت و عظمت اور جلالت جو اوسکے لائق ہے ظاہر کرنے کے لئے قرآن شریف کا نازل ہونا نہایت ضروری تہا+

(۸)- انبیائے سابق مثل نوح- داؤد- یہودا- لوط- ہوسیع- ہارون- سلیمانؑ وغیرہ وغیرہ کی نسبت زناکاری و بیحیائی اور بت پرستی اور کل انبیاء کو چور و ڈاکو ثابت کرنے کے مضامین جو توریت و انجیل میں درج تہے اونکی عصمت و پاکیزگی اور عزت قائم کرنیکے لئے جو اونکے شان کے شایان تہی۔ قرآن کے آنے کی ازبس ضرورت تہی+

(۹)- یہود و نصاریٰ نے چونکہ توریت و انجیل کو اپنی اپنی تائید مذہبی کے باعث اونہین تغیر و تبدل کرکے اونکو بالکل بے اعتبار بنا دیا تہا اور نیز اونپر برسون تک اونکی قتل و الہامی کتب کے جلانے کے متواتر حوادث و آفات کے نازل ہونے سے توریت و انجیل مین بہت کچہہ نقص واقع ہوکر بائبل غلطیون کا ایک مجموعہ بنگیا تہا اسلئے ضرور ہوا کہ قرآن شریف کے ذریعہ اونکے قصص و احکام وغیرہ کی غلطیونکو درست کیا جاوے+

(۱۰)- انبیائے سابق نے جو بالہام ربانی مختلف اوقات مین آنحضرتؐ کے آنے کی بڑے شد و مد کے ساتہہ خبر دی تہی اونکی پیشگوئیون کی تصدیق کے لئے آنحضرتؐ کا آنا ازبس ضروری تہا+

(۱۱)- ابتدائے عالم سے مختلف اوقات مین کتنے انبیاء اور اوتار و برگزیدہ لوگ دنیا پر ظاہر ہوئے اور قطع نظر اسکے کہ وہ سب کے سب حق پر تہے یا نہین اونہون نے بنی آدم کی ہدایت کا بیڑا اوٹہا کر اپنی اپنی شریعتین قائم کین اور الہام کا دعویٰ کرکے اپنی اپنی کتابون کو کلام الٰہی بتایا جیسے توریت- انجیل- وید- کتب بودہ وغیرہ وغیرہ- اور گو اونمین کتب الہامی صرف توریت و انجیل ہی تہین مگر چونکہ یہہ باب ایسا وسیع تہا کہ ہر

کوئی اپنے آپکو سچا ہادی اور اپنی کتاب کو کلام الٰہی کہکر عہدہ برآ ہو سکتا تہا اور سچے جہوٹے کی تمیز اور کہوٹے کہری کی علیحدگی نہائت مشکل بلکہ غیر ممکن تہی اسلئے اس ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے ایک ایسی شہادت و معیار کی نہائت ضرورت تہی جو بذات خود ایسی کامل و مکمل ہو کہ کوئی مخالف اوسکا ابدالآباد تک معارضہ نہ کرسکے۔ پس قرآن نے نازل ہوکر اس ضرورت کو جیسا کہ چاہئے تہا اس خوبی و خوش اسلوبی سے پورا کیا جو اپنے کلام مین ایک ایسا دائمی معجزہ ہے کہ اوسکی مثل ایک ادنےٰ سی سورۃ کے لانے سے بہی تیرہ ۱۳ سو سال سے مخالفین و معاندین بالکل عاجز و خاسر ہین اور قیامت تک ایسے ہی رہینگے۔

علاوہ انکے اور بہت سے امور ایسے تہے کہ جنکے پورا کرنے کے لئے قرآن کی اشد ضرورت تہی لیکن متذکرہ بالا ضرورتین جو بطور نمونہ بیان کر دیگئی ہین منصف مزاج اور اوس شخص کے لئے جسکو ہدائت ازلی اور عقل سلیم شامل حال ہو کافی و وافی ہین +

امر چہارم۔ تعلیم محمدی کی عمدگی پر محققین مسیحیون کی شہادت

محمدی تعلیم کی عمدگی کے ثبوت مین اگرچہ اس کتاب کے ہوتے کسی دوسری شہادت کی کچہہ بہی ضرورت نہین ہے کیونکہ اسمین دونون تعلیم عیسوی و محمدی کا مقابلہ کرکے ہر ایک قسم کے مضمون کو عیسوی تعلیم پر ایسی طرح سے ترجیح دیگئی ہے کہ ہتہ کنگن کو آرسی کیا۔ لیکن تاہم بعض متعصب عیسائیون کو شرمندہ کرنیکی غرض سے ذیل میں چند منصف مزاج مسیحی محققین کے ایسے اقوال بطور نمونہ درج کئے جاتے ہین جو بلا کسی طرحکی غرض نفسانی کے محض انصاف سے محمدی تعلیم کی عمدگی پر شہادت دیتے اور اوسکو تہہ دل سے پسند کرتے ہین۔

(۱)۔ چمبرس انسائکلوپیڈیا کی جلد ۶ مین لکہا ہے۔ اسلام کا وہ حصہ بہی جسنے اوسکے بانی کی رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہائت کامل اور غائت درجہ مین موثر ہے یعنے قرآن کے نصائح کسی ایک دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط اور ممزوج ہین۔ ناانصافی جہوٹ۔ غرور۔ کینہ کشی۔ تہمت۔ تمسخر۔ عداوت۔ فضول خرچی۔ طمع۔ حرامکاری۔ خیانت اور نفاق کی سخت مذمت کی گئی ہے اور انکو قبیح اور بدی بتلایا ہے۔ اور بمقابلہ انکے خیراندیشی۔ فیض رسانی۔ عفت۔ بردباری۔ صبر و تحمل کفائت شعاری۔ راستبازی۔ عالی ہمتی۔ حیا۔ صلح پسندی۔ حق دوستی۔ اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امر الٰہی کو عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کی اصلی نشانی قرار دی ہے۔ انتہی +

(۲)۔ اڈوارڈ گبن تاریخ رومۃ الکبریٰ کی جلد ۶ باب ۵۰ مین لکہتے ہین۔ ہر ایک مذہب مین بانی مذہب کی سیرت سے

اوسکی تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہی چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سی امر حق کی نصیحتین اور اونکی افعال بہت سی نیکی کی نمونی ہین اور اونکی ازواج و صحاب نی اونکی بہت سی خلوت و جلوت کی آثار جمیلہ محفوظ کر رکہی ہین انتہی

(۳) - ڈاکٹر اے اسپرنگر اپنی کتاب سیرت محمدی کی صفحہ ۸۹ مین لکہتی ہین - محمدؐ تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر تہی - صاحب رائی صائب اور عالی مذاق تہی - گو وہ شاعر کی نام کو ناپسند کرتی تہی مگر بہت کرکی تو شاعر تہی - اور قرآن کی عبارت باہم متشابہ او مضامین عالی اسکی عمدہ فضائل ہین اونکی خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تہا - اونکو نکلتے ہوئی آفتاب - برستی ہوئی پانی - اور اگتی ہوئی روئیدگی مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تہا اور بجلی کی کڑک اور آواز آب اور پرندون کی نغمہ حمد الہی مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تہی اور سنسان جنگلون اور پرانی شہرون کی خرابات مین خدا ہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتے تہے - انتہی +

(۴) - لنڈن کی کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۶۹ع مین ایک آرٹیکل جسکا عنوان اسلام ہی اور جسمین لکہا ہی کہ ادہر گیٹا اور کارلیل اور اوسطرف جماعت محققین جدید مثل اسپرنگر اور آماری اور نولڈیک اور میور اور ڈوزی نی تمام جہان پر یہہ بات ثابت کی ہی کہ اسلام ایک زندگی بخشنے والی چیز ہی ہزارون فائدہ مند جو ہرون سی بہرا ہوا ہی اور یہہ کہ محمدؐ (کی سیرت کی نسبت جو کچہہ رائی ہو مگر اونہون نی) مروت کی سنہری کتاب مین اپنی لئی جگہہ حاصل کی ہی - جلد ۱۲۷ صفحہ ۲۹۷ +

(۵) - گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی مین لکہتی ہین - دفعہ ۴۶ - جب بہت سی طول طویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہی تو شائد ایک حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونی اور بی تکلفی پر آہ کرکی پچتا وی کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا - انتہی - اور دفعہ ۵۴ مین لکہا ہی کہ عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی مسئلہ ایسا نہین ہی کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو - دفعہ ۲۲۶ - مجکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت ہیچ سی خواہ دونون سی پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سی جنکا بیان مینی پڑہا ہی محمدؐ کا مذہب نہایت سادہ اور حکیمانہ ہی اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سی زیادہ سادہ اور کیا ہو سکتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی اور محمدؐ اوسکی رسول اور اوسکی راہ کی بتلانے والے ہین - انتہی - حمایۃ الاسلام ترجمہ اپالوجی صفحہ ۳۲ و ۱۱۳ +

(۶) - آنریبل سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ مین لکہتی ہین - ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتی ہین کہ اسلام نی ہمیشہ کی لئی اکثر توہمات باطلہ کو کالعدم کردیا اسلام کی صدائی جنگ کی روبرو بت پرستی موقوف ہوگئی

(یہہ ہی کہنا چاہیے کہ بت پرستی کی برائی بیان کرکے ایسی عمدہ تعلیم کی کہ خود بخود لوگ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرست ہو گئے) اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمدؐ کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے جیسے خاص حضرت محمدؐ کے دل مین تہا (یہہ عمدگی تعلیم کا اثر ہے) مذہب اسلام کی پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی مین ہے یہہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیے۔ بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام مین کچھہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپسمین برادرانہ محبت رکہین۔ یتیمون کے ساتھہ سلوک کرین۔ غلامون کے ساتھہ نہایت شفقت سے پیش آئین۔ نشہ کی چیزون کی ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اسبات پر فخر کر سکتا ہے کہ اسمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو اور کسی مذہب مین پایا نہین جاتا۔ انتہی

(۷) مسٹر جان ڈیونپورٹ اپنی کتاب اپالوجی مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۹ء کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتے ہین کہ آنحضرتؐ کو فقط اخلاق حمیدہ کی تعلیم اور تاکید ہی نہین کرنی پڑی بلکہ عبادت خدائے یکتا بہی قائم کرنی پڑی کیونکہ تقدیرات الہی سے جن لوگونمین آپ مبعوث ہوئے تہے وہ ان دونون باتون یعنی عبادت خدائے یکتا اور اخلاق حمیدہ مین گمراہ تہے۔ پہر لکہتے ہین کہ آیا ممکن ہے کہ جس شخص نے اپنے ملک کے لوگون کے عقائد و رسوم ابدالآباد کے لئے درست و شائستہ کئے ہون اور بعوض طریقہ باطلہ بت پرستی جسمین سالہا سال سے اوسکے ملک کے لوگ غرق تہے عبادت خدائے یکتا و برحق رواج دی ہو اور جس شخص نے قتل اطفال موقوف کر دیا ہو اور استعمال مسکرات اور وہ لہو و لعب ممنوع کر دئے ہون جنمین بازی ہوتی ہی اور جو منشاء تخریب اخلاق ہین اور جس شخص نے رسم تعدد ازدواج کو جو اوس زمانہ مین غیر محدود تہی محدود کر دیا ہو اوسکی نسبت ہم گمان کرین کہ ایسا مصلح اور مہذب جلیل الشان جسنے ترویج احکام حقہ مین ایسی سرگرمی اور جانفشانی کی صرف ایک جعلساز اور مکار تہا آیا ہم یہہ وہم کر سکتے ہین کہ اوسکی رسالت منجانب اللہ نہ تہی بلکہ اوسکا ایجاد تہا۔ استغفر اللہ یہہ گمان آپکی نسبت نہین ہو سکتا اور یہہ کیون نہ یقین کرین کہ اونہون نے اپنے زمانہ مین اپنی قوم کو صدق و راستی تعلیم کی تہی اور اونکو خدا نے اسلئے مبعوث کیا تہا کہ اپنی امت کو اوسکی توحید اور صداقت سکہائین اور اونہین ایسے احکام انتظام ملک اور اخلاق حمیدہ تعلیم کرین جو اونکے مناسب حال ہون۔ انتہی ملخصاً +

(۸) سیل صاحب اپنے مقدمہ قرآن کے باب ۲ صفحہ ۵۴ مین لکہتے ہین کہ "قرآن کا بڑا بہاری اصول خدا کی وحدانیت ہے جسپر کہ محمدؐ صاحب کے وعظ کا بڑا زور تہا اور یہہ ایک بڑی بہاری بنیاد والی راستبازی ہے کہ کبہی نہ تہا اور نہ ہو سکتا ہے ایک سے زیادہ خدا"۔ پہر اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ "قرآن مین ضروری قوانین اور ہدایت کے بیانات اور خدائے واحد کی پرستش کرنا اور اوسکی مرضی کے مطابق چلنا ایک قدرتی و الہامی راستبازی کے طریقہ مین بیان ہوئے ہین" انتہی ملخصاً

(۹) - گبن صاحب مستند و مشہور مورخ انگلینڈ اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ محمدؐ کا مذہب شکوک اور شبہات سی پاک ہی
مکہ کی پیغمبر نی بتون - انسانون - ستارون و سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سی رد کیا کہ جو شی طلوع
ہوتی ہی غروب ہو جاتی ہی اور جو حادث ہی وہ فانی ہوتی ہی اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہی اوسنے
اپنی سرگرمی سی کائنات کی بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہی جسکی نہ ابتدا ہی نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ
کسی مکان مین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہی جس سی اوسکو تشبیہ دی سکین وہ ہماری نہایت خفیہ ارادون سے آگاہ
رہتا ہی بغیر کسی اسباب کی موجود ہی اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل ہی وہ اوسکو اپنی ذات سی حاصل ہی
ان بڑی بڑی حقائق کو پیغمبر نی مشہور کیا اور اوسکی پیرون نی انکو نہایت مستحکم طور سی قبول کیا اور قرآن
کے مفسرون نی معقولات کی ذریعہ سی بہت درستی کی ساتھ انکی تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خداتعالی کی وجود اور
اوسکی صفات پر اعتقاد رکھتا ہو مسلمانون کی عقیدۂ مذکورہ بالا کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہی کہ وہ ایسا عقیدہ ہی جو ہمارے
موجودہ ادراک اور قوائی عقلی سی بہت بڑھکر ہی کیونکہ جب ہمنی اوس نامعلوم چیز کو زمان اور حرکت اور مادہ اور
حس اور تفکر کی اوصاف سی مبرا کر دیا تو ہماری خیال کرنی اور سمجھنی کے لئے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول جسکی بنا
عقل اور وحی پر ہی محمدؐ کی شہادت سی استحکام کو پہونچی چنانچہ اون کے معتقد ہندوستان سی لیکر مراکو
تک موحد کی لقب سی ممتاز ہین اور بتون کو ممنوع سمجھنے سی بت پرستی کا خطرہ مٹایا گیا ہے - انتہی +

امر پنجم - اس بیان مین کہ اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین اہل اسلام کی کونسی کتاب پیش کیجا سکتی ہے -

چونکہ عیسائی لوگ جبکبھی کوئی مضمون یا سند اناجیل مروجہ سی نکالتے ہین تو اہل اسلام کو اسبات پر مجبور کرتی
ہین کہ بمقابلہ اسکی تم بھی ایسا مضمون اور اپنی سند صرف قرآن شریف سی نکالکر پیش کرو - لہذا مجکو بیان اسبات کا
تصفیہ کرنا ضروریات سی ہوا کہ اناجیل کے مقابلہ مین آیا قرآن شریف پیش ہو سکتا ہی یا اہل اسلام کی دوسری کتابین
سو بعد ادنی غور و تامل کے ثابت ہوا کہ حسب دلائل ذیل اناجیل کے مقابلہ مین کسیطرح قرآن شریف پیش نہین کیا جا سکتا
کیونکہ اناجیل کو قرآن کی ساتھ کسی طرح کی مشابہت و مماثلت صوری و معنوی نہین -

(۱) - قرآن شریف کی نسبت اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہی کہ وہ منزل من اللہ ہی جو جبرائیل کی وساطت سی آنحضرتؐ
کو پہنچا لیکن اناجیل مروجہ کو عیسائی حضرت مسیح کی شاگردون اور دوسری عیسائیون کی تالیف بتلاتی ہین -

(۲) - اگر بالفرض والتقدیر حسب زعم عیسائیان قرآن شریف کو آنحضرتؐ کی ہی تصنیف قرار دیلیا جائی تب بھی،

اناجیل مروجہ کو قرآن شریف کی ساتھہ ہرگز مشابہت نہین ہو سکتی کیونکہ سہو تمین عیسائیونکو حضرت مسیحؑ کی تصنیف کی ہوئی کوئی کتاب پیش کرنی پڑیگی حالانکہ اونہون نی انجیل کیا بلکہ کوئی کتاب خود تصنیف نہین کی چنانچہ ہکاٹ اپنی تفسیر مین انجیل متی کی دیباچہ مین لکہتا ہی کہ "مسیح نے خود کوئی کتاب نہین لکہی نہ کوئی اوسپر اتری جیساکہ مسلمان گمان کرتے ہین چنانچہ ہکا ذکر بالکل کہین نہین"۔ انتہی +

(۳)۔ قرآن شریف من حیث النظم والعبارت ایک اعظم اور اقوی معجزہ آنحضرتؐ کا ہی کہ جسکی اعجاز نی تمام جہان کی فصحا و بلغا کو عرصہ تیرہ ۱۳ سو سال سی ایک ادنی سی سورت مثل اوسکی تصنیف کرنی سی عاجز کر رکہا ہی حالانکہ اناجیل مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی اور نہ انکی مصنفون نی کہین اس امر کا دعوی کیا ہے +

(۴)۔ قرآن شریف آنحضرتؐ کی ہی وقت مین لکہا گیا ہی اور اناجیل مروجہ باتفاق جملہ عیسائیون کی ساٹہہ ستر سال بعد مصلوب ہونی حضرت مسیح کی لکہی گئی ہین چنانچہ مفصل تشریح اسکی امر اول کی دلیل اول مین گذری ہی +

(۵)۔ قرآن شریف تئیس سال کے عرصہ مین باوقات مختلفہ اور حسب اقتضائی حالات و مواقع علیحدہ علیحدہ آیات نازل ہو کر حسب الحکم جبرائیلؑ بہیئت کذائی جمع ہوا ہی بخلاف اسکی اناجیل ایک ہی دفعہ اپنی اپنی سنہ مین لکہی گئی ہین +

(۶)۔ قرآن مین جابجا لکہا ہی کہ یہہ خدا کی کلام ہی اور خدا کی طرف سی آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہی حالانکہ اناجیل مین کسی جگہہ اسبات کا اشارہ بہی نہین ہوا کہ یہہ اناجیل الہام سی لکہی گئی ہین اور نہ انکی مؤلفین نی حسب دستور مصنفین کہین کوئی ایسی عبارت لکہی ہی جسسی معلوم ہو کہ یہہ اناجیل اونہین نی تصنیف کی ہین بلکہ بخلاف اسکے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انکی مصنف حواری نہین جیساکہ امر اول کی دلیل اول مین مفصل بیان کیا گیا ہی +

(۷)۔ قرآن کی نسبت اہل اسلام کی کسی فرقہ کو اسکی منزل من اللہ ہونی مین کسی طرح کا کچہہ شک نہین بخلاف اسکے عیسائیون کی بہت سی علمانے اناجیل مروجہ کی حواریون کی تصنیف ہونیسی انکار کیا ہی جیساکہ امر اول مین مفصل مبرہن ہے +

(۸)۔ قرآن شریف مین سبطرح کی ضروری احکام از قسم اخلاق و عبادات و معاملات اور سیاست وغیرہ بصراحت تمام بیان ہوئی ہین حالانکہ اناجیل مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی سوائی معدودہ احکام اخلاقیہ کی جو اس رسالہ کے متفرق فصلون مین بیان ہونگی دیگر احکام ضروریہ کا کہین نام و نشان تک نہین +

(۹)۔ قرآن شریف تین قسم کی مضامین پر شامل ہے یعنے توحید۔ قصص انبیا۔ احکام ضروری از قسم اخلاق و عبادات و معاملات اور سیاست وغیرہ۔ بخلاف اناجیل کہ اونمین صرف حضرت مسیح کی تاریخ مرقوم ہی جو اونہون نے اپنی شاگردون سی کہا یا خود کیا یا اونکی ساتہہ برتاؤ ہوا وغیرہ +

(۱۰) - قرآن مین جتنی کلام درج ہی وہ سب الہامی اور خدا کی کلام ہی اور اوسمین کلام بشری ہرگز شامل نہین بخلاف اناجیل کے کہ باتفاق جملہ عیسائیان اونمین سب کلام الہامی نہین ہی بلکہ کلام الہامی کی ساتھ کلام بشری ایسی خلط ملط ہو رہی ہی کہ اوسمین بالکل تمیز نہین ہو سکتی چنانچہ انسائکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد ۱۱ کی صفحہ ۲۷۴ مین الہام کی بیان مین لکھا ہی کہ "اس امر مین اختلاف واقع ہوا ہی کہ کتب مقدسہ کے کل اقوال الہامی ہین یا نہین جیروم اور گروٹیس اور آرازمس اور تریرو کو بیس اور بہت سی دوسری علما یہہ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کا ہر قول الہامی نہین ہی" پھر اسی کتاب کی جلد ۱۹ کی صفحہ ۲۰ مین لکھا ہی کہ "اگر کوئی ہم سی تحقیق کی راہ سی دریافت کری کہ تم عہد جدید کی کونسی اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم کہینگے کہ مسائل اور احکام اور آیندہ کی خبرین جو ملت مسیحیہ کی جڑ ہین اونمین الہام جدا نہین ہو سکتا اور دوسری حالات کی لئی حواریون کی یاد کافی تہی" انتہی - ہارن صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کی صفحہ ۴۴۲ کی حاشیہ مین یون لکھتی ہین کہ "جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام ہین تو ہماری یہہ مراد نہین کہ وہ سب کلام خدا نی بولایا لکھوایا ہی یا ہر چیز جو اونمین ہی کلام خدا ہی بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام کی بیان اور اون تاریخی حصون مین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول اور احکام کی برخلاف ہی نتیجہ دکہایا گیا ہی تفریق کرنا چاہئی پہلا تو پاک اور کلام خدا ہی اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اوسمین بعض کلام نیک آدمیون کا اور بعض شریر کا اور بعض کلام شیطان کا ہی اور اس سب سی اوسکو کلام خدا نہین کہہ سکتے" - انتہی +

(۱۱) - قرآن شریف جس شخص پر اوترا ہی صرف اوسی کی زبان مین نازل ہوا ہی اور خدا کی فضل سی اوسی زبان مین ابتک ہر ملک مین رایج و مستعمل ہے بخلاف اناجیل مروجہ کی کہ اونمین سی انجیل متی تو باتفاق ایک جم غفیر عیسائیون کے عبرانی زبان مین تصنیف ہوئی تہی اور اسیطرح یقین ہی کہ باقی اناجیل بہی عبری زبان مین تصنیف ہوئی ہون کیونکہ جیسا لکھتین حضرت مسیح بالاتفاق عبری نژاد تہی اور عبری بولا کرتی تھے جیسا کہ وقت مصلوب ہونی کے اونہون نے خود اپنی زبان سی کلمہ عبری "ایلی ایلی لما سبقتانی" بولا ہی پس ضرور ہی کہ سب تعلیم جناب ممدوح کی عبری ہی زبان مین ہوگی لیکن اس زمانہ مین وہ سب عنقا صفت ہین اب اونکا اصل صرف یونانی زبان مین قرار دیا گیا ہی حالانکہ وہ بہی عیسائی کم جانتی ہین صرف اونکی ترجمی موجود ہین اور یہی مستعمل ہین +

(۱۲) - قرآن شریف کا طرز بیان ہر تا با حاکمانہ ہی یعنی جسطرح حاکم اپنی رعیت وغیرہ کو حکم دیتا ہی بخلاف اناجیل کے کہ انکا بیان محض تاریخانہ و قصصانہ ہے +

(۱۳) - قرآن شریف کی حفاظت کے لئے آپ خدا تعالی متکفل ہوا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہمنے ہی اوتارا ہے قرآن اور ہم ہی اوسکی تغیر و تبدل سے نگہبان ہین - حالانکہ اناجیل مین کہین صراحۃً یا کنایۃً خدا کی طرف سے اونکے لئے ایسی حفاظت مذکور نہین ہوئی چنانچہ اسی واسطے اونمین اکثر تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہے بلکہ اناجیل کے بڑے بڑے مفسر اسبات کے قائل ہوگئے ہین کہ دیندار عیسائیون نے قصداً اونمین تغیر و تبدل و تحریف کی ہے جیسا کہ ہارن صاحب اپنی تفسیر مین جلد ۲ باب ۸ مین لکہتے ہین کہ چوتہا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لئے کی ہو وہ عام ہے کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم عہد عیسوی مین عیسائیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین لگایا گیا اور نہ کوئی ایسی حرکت ناشائستہ کے سبب اوتنے زیادہ ملامت کا مستحق تہا سوا اسکے یہہ بہی تحقیق ہے کہ بعض تحریفات قصداً اون لوگون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹہہ جاوے - انتہی ملخصاً

(۱۴) - قرآن شریف بسبب اون پیشگوئیون کے جو اوسمین درج ہین معجزہ اور کلام الہی ثابت ہوتا ہے اور اناجیل مروجہ کہ وہ بسبب مشتمل ہونے مسیح کی پیشگوئیون کے کلام الہی نہین ٹہر سکتین کیونکہ اکثر پیشگوئیان حضرت مسیح کی بعد پوری ہونے کے اونمین لکہی گئی ہین اور بعض ایسی ہین کہ محض خلاف واقع برآمد ہوئی ہین جیسا کہ بطور نمونہ کچہہ امر اول مین بیان ہوا ہے - بالفرض اگر حضرت مسیح کی کوئی پیشگوئی مندرجہ اناجیل بعد درج ہونے کے پوری بہی ہوئی ہو تو اسصورت مین غایت درجہ مسیح کی صداقت ظاہر ہوگی نہ اناجیل کی حقیت کیونکہ اگر کوئی مورخ کسی پیغمبر یا ولی کی کوئی ایسی خبر بتائی ہوئی کہ جسکا ظہور آیندہ کو ہو اپنی کتاب مین درج کرے تو پہر اگر وہ بموجب اوسکے وقوع مین آجائے تو اوس مورخ کی وہ کتاب کلام الہی نہین ہوسکتی اور نہ وہ مورخ نبی قرار دیا جاسکتا ہے جبتک کہ وہ خود اپنی پیشگوئی آپ نہ لکہے +

(۱۵) - قرآن شریف بموجب آیہ کریمہ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا کے اختلاف اور تناقض سے بالکل منزہ و مبرا ہے بخلاف اناجیل کے کہ اونمین سرے سے اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہے حالانکہ مصنفین اناجیل نے بروقت تصنیف کرنے اپنی اپنی انجیل کے ایکدوسری کی انجیل کو دیکہہ لیا تہا جیسا کہ امر اول کی دلیل چہارم مین بطور نمونہ بیان ہوا ہے +

(۱۶) - قرآن شریف جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے اوسوقت سے یاد ہوکر وہی آجتک دست بدست اہل اسلام کے ہان چلا آتا ہے اور کوئی جعلی قرآن اوسکے نہین بنا بخلاف اناجیل کے کہ بہت سی اناجیل بلکہ سہ چندان چہار چندان ان

اناجیل مروجہ کی تصنیف ہو کر حواریون کی طرف منسوب کی گئی ہین یہانتک کہ اصلی اور جعلی مین تمیز کرنی محال ہے +

(۱۷)- قرآن شریف جیسیکہ چاہئے خدا کی عظمت و جلالت و بزرگی ثابت ہوتی ہی بخلاف اناجیل کے کہ اون کے بعض بیانات سے خدا تعالی کی بیعزتی یعنے کمزوری و بیوقوفی وغیرہ ثابت ہوتی ہی۔ دیکھو نامہ ا قرنتیان ۱-۲۵

(۱۸)- قرآن شریف و اناجیل کی صورت تالیف مین بہی تطابق نہین یعنی قرآن شریف تو ایک ہی یعنے خدا کی کلام کا مجموعہ ہی اور اناجیل متعدد اشخاص کی تالیفات کی مجموعہ کا نام ہی اور اناجیل اربعہ مین سے اگر ایک بہی نکالدیجاوی تو حضرت مسیح کی تاریخ ناقص رہ جاتی ہی کیونکہ ان کے مؤلفین نے بہ نسبت ایکدوسری کے کم و بیش حالات مسیح کی انمین لکھے ہین جیساکہ پیچہے مفصل گذرا +

چونکہ دلائل مندرجہ بالا سے اظہرمن الشمس ہو گیا کہ اناجیل مروجہ اور قرآن شریف مین نہ صوری نہ معنوی کوئی تطابق نہین اسلئے عیسائیونکو کوئی استحقاق اسبات کا حاصل نہین کہ اناجیل مروجہ کی مقابلہ مین قرآن شریف کو پیش کرانے کے لئے اہل اسلام کو مجبور کر سکین۔

اب رہی اہل اسلام کی کتب احادیث سو اگرچہ اون سے بعض امور مین اناجیل کو کچہہ مماثلت و مشابہت حاصل ہے یعنے جسطرح اناجیل بعد مصلوب ہونے حضرت مسیح کی ایک مدت دراز کی بعد تالیف ہوئی ہین اسیطرح احادیث بہی آنحضرت کے اقوال و افعال اور معاملات کی تاریخ ہین مگر تاہم کتب احادیث کو اناجیل پر دو وجہ سے ترجیح و فوقیت حاصل ہی۔

اول یہہ کہ احادیث کی جامعین نے حدیث کی سند صحیح متصل جسکو سلسلہ روات کہتے ہین آنحضرت یا اصحاب آنحضرت تک پہنچائی ہی یعنے اسطرحپر بیان کیا ہی کہ مینے یہہ بات فلان شخص معتبر و ثقہ سے سنی ہی اور اوسنے فلان معتبر و ثقہ آدمی سے اور اوسنے اوس صحابی سے جسنے بچشم خود دیکہا ہی یا سنا ہی کہ آنحضرت نے ایسا کیا ہی یا فرمایا ہی یا اونکے سامنے ظہور مین آیا ہی۔ اور جس حدیث کی اسطرحپر سند سلسلہ وار نہو یا راویون مین سے کوئی راوی معتبر نہو یا اوسکا حافظہ اچہا نہو تو وہ حدیث ضعیف ہی اور قابل حجت نہین بلکہ حدیث کی معاملہ مین یہانتک احتیاط مرعی رکہی گئی ہی کہ جس شخص کا کسی دنیاوی معاملہ مین کبہی جہوٹ ظاہر ہو گیا ہو تو دینی معاملہ مین بہی خواہ وہ کیسا ہی دیانتدار کیون نہو بالکل غیر معتبر سمجہا جاتا ہی اور جس حدیث کی سلسلہ مین ایسا شخص پایا جاوی وہ حدیث وضعی اور مردود سمجہی جاتی ہے اور کتب احادیث کی راویون کی معتبری و ثقاہت معلوم کرنے کی لئے کئی ایک کتابین جنکو اسماء الرجال کہتے ہین موجود ہین جنکے ذریعہ ہر ایک صاحب علم ہر ایک حدیث کی نسبت معلوم کر سکتا ہی کہ وہ کس درجہ کی ہی۔ بخلاف اناجیل کے کہ انمین جو مسیح کی حالات درج ہوئی ہین اونمین سے ایک کا بہی ایسی سند متصل کے ساتہہ حضرت مسیح تک پہنچانا

ناممکن بلکہ محال ہے- دوسرے یہ کہ جامعین احادیث کی جلالت و ثاقت و صداقت و ورع اور پسندیدہ روش مسلم ہمگنان ہے اور اونکی ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ سے تواریخ اہل اسلام بھری پڑی ہین بخلاف اناجیل کے کہ آجتک اونکے مولفین بھی کسی قطعی دلیل سے محقق نہین ہوئے کہ کون تھے جیسا کہ امر اول مین مفصل بیان ہوا ہے-

۴ ان اہل اسلام کی کتب سیر مثل روضۃ الاحباب، مدارج النبوت وغیرہ ایسی ہین کہ اناجیل سے اکثر امور مین بغت مطابقت کلی رکہتی ہین اور جسطرح اناجیل صرف حضرت مسیح کی تاریخ ہین اسیطرح یہہ بھی خاص آنحضرت کی تاریخ ہین- پس اگر عیسائی انصاف کو کام فرماوین تو اناجیل کو مقابلہ مین ان کتابونکو پیش کر سکتے ہین گو یہہ بخلاف اناجیل جن جن کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین بالتحقیق اونہین کی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہین- لیکن تاہم مین عیسائیون کو شرمندہ کرنے کی غرض سے مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین قرآن شریف ہی سے اخلاقی و روحانی تعلیم بیان کرتا ہون اور تتمہ کے طور پر کہ عیسائیونکو مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین آنحضرت کی تعلیم مندرجہ احادیث اور حواریون کے اقوال کے تقابل مین آنحضرت کے اصحاب کے اقوال نصائح پیش کرانی چاہیے تھی کچھہ بطور نمونہ کتب حدیث وغیرہ سے بھی آنحضرت اور آپکے حوارین یعنی صحابہ کی تعلیم اخلاقیہ نقل کرتا ہون +

فصل اول

ماباپ کی عزت اور اولاد کی پرورش کے احکام مین

کلام مسیح- انجیل متی باب ۱۵- آیت ۴- خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے ماباپ کی عزت کر اور جو ماباپ پر لعنت کرے جان سے مارا جائے- ایضاً باب ۱۹- آیت ۱۹- اپنے باپ اور اپنی ما کی عزت کر +

کلام حوارین- نامہ افسیون باب ۶- آیت ۱- اے فرزندو تم خداوند کی لیے اپنے ماباپ کے محکوم ہو کیونکہ یہہ حق ہے- ۲- تو اپنے ماباپ کو حرمت دے کہ وہ پہلا حکم ہے جسکا وعدہ ہے- ۳- تو تیرا بھلا ہوگا اور زمین پر تیری عمر دراز ہوگی ۴- اے بچے والو تم اپنے فرزندونکو آزردہ نکرو پر خدا کی تربیت اور نصیحت کر کے انکی پرورش کرو- نامہ قلسیون باب ۳- آیت ۲۰- اے لڑکو تم اپنے ماباپ کی ہر ایک بات مین فرمانبردار ہو کہ خداوند کو یہی پسند ہے- ۲۱- اے بچے والو اپنے لڑکون کو مت چھیڑو نہو وے کہ وے بیدل ہو جاوین +

کلام الہی- پارہ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳- وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے حکم کیا ہی رب تیری نے یہہ کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اپنی ماباپ کی ساتھہ احسان کرو
اگر پہونچی نزدیک تیری بڑہاپے کو ایک اونمین سی یا دونون پس مت کہو اونکو اُف اور مت ڈانٹو اونکو اور
کہو اونسی بات تعظیم کی اور نیچا کر اونکی لئی بازو تواضع کا مہربانی سی اور کہہ ای پروردگار رحم کر اون دونون پر
جیسا کہ پالا اونہون نی مجکو لڑکپن مین - پارہ حم ۲۶ - سورہ احقاف - رکوع ۲ - وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا - یعنی حکم کیا ہمنے آدمی کو ماباپ کی ساتھہ نیکی کرنے کو -
اوٹہاتی ہی اوسکو ماں اوسکی تکلیف سی اور جنتی ہی اوسکو تکلیف سی - پارہ امن ۲۰ - سورہ عنکبوت - رکوع ۱ -
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا یعنے حکم کیا ہمنی انسان کو ساتھہ ماباپ کی بہلائی کرنا اور اگر کوشش کرین تجکو اس بات کی کہ شریک لاوے
تو ساتھہ میری اوس چیز کو کہ نہین واسطی تیری علم پس مت کہا مان اونکا - پارہ اتل ما اوحی ۲۱ - سورہ لقمان رکوع ۲ -
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي
وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے حکم کیا ہی ہمنے ماباپ کی ساتھہ نیکی کرنے کو اوٹہاتی ہی اوسکو اوسکی ماں سستی سی اوپر سستی
کے اور دودہ چہٹانا اوسکا ہی دو برس مین یہہ کہ شکر کر واسطی میری اور اپنی ماباپ کی واسطی طرف میری ہی پہر آنا
اور اگر کوشش کرین تجکو اس بات کی کہ شریک لا ساتھہ میری اوس چیز کو کہ نہین واسطی تیری ساتھہ اوسکی علم پس مت کہا
مان اون دونون کا اور صحبت رکہہ اونسی بیچ دنیا کی اچھی طرح اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہی طرف
میری پہر طرف میری ہی پہر آنا تمہارا پس خبر دونگا تمکو اوس چیز کی جو تم کرتے تہے - پارہ سیقول ۲ - سورہ بقر
رکوع ۳۰ - وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ اور مائین دودہ دین اپنی اولاد کو پورے
دو برس - لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ نہ رنج کرے ماں اپنی بچے شیرخوارہ کو
(اپنی سی جدا کرکے اوسکی باپ کو دیدینے کے سبب) اور نہ آزردہ کرے باپ اپنی بچے کو (اوسکی ماں سی اوسکو چہین لینے کے سبب)

کلام رسول مقبول ؐ - مشارق الانوار باب ۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ
أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رواہ مسلم - یعنی صحیح مسلم مین
ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ خاک مین ملا پہر خاک مین ملا پہر خاک مین ملا جسنی اپنی ماباپ کو ضعیفی و بڑہاپے

مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا یعنے اونکی خدمت نہ کی اور اونکو اپنے سے راضی نہ کیا جو بہشت
مین داخل ہونیکا سبب ہی۔ مشکوۃ باب البر والصلۃ فصل ۳۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِہِمَا قَالَ ہُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ رواہ ابن ماجۃ۔ یعنے ابن ماجہ مین ابی امامہ سے روایت
ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ ماباپ کا اولاد پر کیا حق ہی۔ فرمایا کہ وہ بہشت ہین تیری (یعنے اونکی رضامندی سے
تجکو بہشت ملیگا) اور دوزخ ہین تیرے (یعنے ناراض کرنے سے دوزخ مین جانا پڑیگا) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ
فِی الْحَیَاۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ رواہ البیہقی۔ بیہقی مین ابی بکرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ اللہ تعالی سوائے
نافرمانی ماباپ کے اور سب گناہون کو جنکو چاہتا ہی بخشدیتا ہی اور مقرر اللہ جلدی سزا دیتا ہی ماباپ کی نافرمانی کرنیوالے
کو اوسکی مرنے سے پہلے ہی دنیا مین۔ مشکوۃ باب الشفقۃ فصل ۲۔ وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رواہ الترمذی والبیہقی یعنے ترمذی وبیہقی مین
ایوب بن موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بخشش باپ کی بیٹے کے حق مین بہتر نیک ادب سکھلانے سے نہین ہے
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ
بِصَاعٍ رواہ الترمذی۔ ترمذی مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے
بیٹے کو بہتر ہی اوسکو لیئے ایک صاع صدقہ دینے سے۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَتْ
لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْہَا وَلَمْ یُہِنْہَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْہَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رواہ ابو داود
ابو داود مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی ہووے ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ (جیسے زمانہ
جاہلیت مین بوجہ عار وفقر کے زندہ زمین مین گاڑدیا کرتے تھے) اور نہ حقیر وذلیل رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دلی بیٹے
کو اوسپر (دینے دلانے مین) داخل کریگا اللہ بہشت مین اوسکو۔ مشارق الانوار باب ۷۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِکُمْ متفق علیہ۔ بخاری ومسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ برابری کرو اپنی اولاد مین۔ مشکوۃ باب لولی فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ
وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا
اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ رواہ البیہقی۔ ابی سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اوسکا
نام اچھا رکھے اور ادب نیک سکھاوے اوسکو پھر جب بالغ ہو تو چاہئے کہ اوسکا نکاح کردے۔ پس اگر وہ بالغ ہوگیا اور

نکاح اوسکا اوسکی باپ نی باوجود مقدور کی نہ کیا اور لڑکے سی گناہ یعنی زنا صادر ہوا تو اوسکا گناہ اوسکی باپ پر ہی- عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ فَقَالَ بَرَّ وَالِدَيْكَ فَقَالَ لَيْسَ لِي وَالِدَانِ فَقَالَ بَرَّ وَلَدَكَ كَمَا أَنَّ لِوَالِدَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا كَذٰلِكَ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ رواہ الدارقطنی- دارقطنی مین ابن عمر سی روایت ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت سی پوچھا کہ مین کسکے ساتھہ اچھا سلوک کرون آپنی فرمایا کہ اپنی ماباپ کی ساتھہ اوسنی عرض کی کہ میری ماباپ زندہ نہین آپنی فرمایا کہ اپنی بچہ پر احسان کر جیسا تیری والدین کا تجھپر حق ہی ویسا ہی تیری بچہ کا تجھپر حق ہے ✣

اقوال صحابہ رض- کتاب آثار امام محمد- عن عائشۃ رض قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم- حضرت عائشہ رض نی فرمایا کہ بہتر وہ چیز ہی جو تم اپنی کمائی سی کہاؤ اور بتحقیق اولاد تمہاری کمائی تمہاری ہی ہے-

احیاء العلوم- جلد ۲- حقوق الوالدین والولد- قال معاویۃ لاحنف بن قیس یا ابا بحر ما تقول فی الولد قال یا امیر المؤمنین ثمار قلوبنا وعماد ظہورنا ونحن لہم ارض ذلیلۃ وسماء ظلیلۃ وبہم نصول علی کل جلیلۃ فان طلبوا فاعطہم وان غضبوا فارضہم یمنحوک ودہم ویحبوک جہدہم ولا تکن علیہم ثقلاً ثقیلاً فیملوا حیاتک ویودوا وفاتک ویکرہوا قربک- یعنی حضرت معاویہ نی احنف بن قیس سے پوچھا کہ آپ اولاد کی باب مین کیا کہتے ہین اونہون نی فرمایا ای امیر المؤمنین وہ ہماری دلون کی میوی اور پشتون کی تکیہ ہین ہم اونکی حق مین زمین فرمانبردار اور آسمان سایہ دار ہین بڑی بڑی مہمات مین ہم اونہین کی خاطر گہستی ہین اگر وہ کچھہ مانگین تو اونکو دو اور اگر روٹھہ جائین تو مناؤ کہ پھر ہمکو دل وجان سے چاہینگے اور حتی الوسع ہمسی محبت رکھینگی اور تم اونپر بھاری مت ہو اور سخت مت پکڑو ورنہ تمہاری زندگی سی رنجیدہ ہوکر چاہینگے کہ تم جلد مرجاؤ اور تمہاری پاس رہنا اونکو برا معلوم ہوگا ✣

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل مین تعلیم عیسوی ومحمدی جو مرقوم ہوئی ہی اگرچہ بادی النظر مین یکسان معلوم ہوتی ہی لیکن بنظر غور وتعمق تعلیم عیسوی مین ایک ایسا نقص پایا جاتا ہی جسسی وہ کسی طرح تعلیم محمدی کی ساتھہ برابری نہین کر سکتی اور وہ یہہ ہی کہ گو مسیح نی والدین کی عزت کرنیکا تو حکم دیدیا ہی مگر انجیل کی اور بیانات سی ظاہر ہی کہ اونہون نی خود اس حکم پر عمل نہین کیا بلکہ اکثر اپنی والدہ ماجدہ سی نفرت وبیفرمانی اور سختی ظاہر کی ہی جیسا کہ انجیل متی باب ۱۲ مین ہی- ۴۷- تب کسی نی مسیح سی کہا کہ دیکھہ تیری ما اور تیری بہائی باہر کہڑی تجھسے بات کیا چاہتی ہین ۴۸ پر اوسنی

جواب مین خبر دینے والے سے کہا کون ہے میری مان اور کون میرے بہائی ۴۹۔ اور اپنا ہاتھ اپنے شاگردون کیطرف بڑہا کر کہا
کہ دیکھو میری مان اور میرے بہائی ۵۰۔ کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بہائی اور بہن
اور مان وہی ہے۔ انتہی۔ یہان علاوہ مان اور بہائیون سے نفرت ظاہر کرنیکے مسیح کا اونکی بات سننے کی خواہش کو ٹالدینا
بیفرمانی کو بہی خوب ثابت کرتا ہے۔ پہر انجیل یوحنا باب ۲ مین ہے ۱۔ اور تیسرے دن قانای جلیل مین کسی کا بیاہ ہوا اور
یسوع کی ماوہان تہی ۲۔ اور یسوع اور شاگردون کی بہی اوس بیاہ مین دعوت تہی ۳۔ اور جب شراب گہٹ گئی
یسوع کی مانے اوسسے کہا کہ اونکے پاس شراب نہین رہی ۴ یسوع نے اوسسے کہا کہ اے مستورہ مجھے تجھسے کیا کام میرا وقت ہنوز
نہین آیا۔ انتہی۔ دیکھو یہان مسیح نے اپنی والدہ سے اجنبی عورتون کا سا برتاؤ کر کے کیسی سختی سے اوسکو جہڑک دیا کہ
مجھے تجھسے کچھ غرض نہین اور اوسکے کہنے پر شراب کی افزائش کا معجزہ ظاہر نہ کیا اور جب اپنی مرضی ہوئی تب افزائش
کا معجزہ دکہایا چنانچہ تفسیر بارنس جلد ۱ حصہ ۲ کے صفحہ ۲۱۹ مین اس آیت کے نیچے لکھا ہے کہ مسیح نے اپنی والدہ کی اس
آیت مین بہت ملامت اور ایسی بیعزتی کی اور حقارت کے الفاظ بولے ہین کہ ایسا اور کوئی لفظ مشتمل بر حقارت نہو گا
جیسے کہ الفاظ (اے عورت) (تجکو مجھسے کیا کام) خصوصًا والدہ کے حق مین۔ انتہی۔ تفسیر اسکاٹ مین جو اس قصہ کے
نیچے یہ لکھا ہے کہ "اونہ لوگون کے محاورہ مین عورتون سے اسطرح کہنا (یعنی اے مستورہ کر کے کہنا) اخلاق سے بعید نہ تہا اور
یہ سختی محبت آمیز تہی"۔ مین کہتا ہون کہ اگر کسی اجنبی عورت سے اسطرح کا خطاب ہوتا تو کچھ مضائقہ نہ تہا لیکن اپنی
والدہ سے جو بالکل جائے ادب عزت اور حرمت ہے اسطرحکا خطاب کوئی بہی پسند نہین کر سکتا اور نہ والدہ کو عورت کہکر
مخاطب کرنا اونہ لوگون کا محاورہ تہا ورنہ بجز مسیح کے کسی ایسے شخص کے قول سے ثابت کرو جسنے اپنی والدہ کو عورت کے الفاظ
سے مخاطب کیا ہو۔ اور والدہ کی نسبت ایسا برتاؤ اگر سختی محبت آمیز ہے تو معلوم نہین کہ سختی نفرت آمیز کی کیا حد ہو گی
حالانکہ اسی تفسیر مین انجیل متی باب ۱۵۔ آیت ۴ کے نیچے لکھا ہے کہ ماباپ کی عزت کرنے مین یہ سب باتین شامل ہین یعنے
فرمانبرداری اور ادب اور شفقت سے بولنا اور اونکی نیکنامی ڈہونڈہنا اور حاجت کے وقت خدمت کرنا۔ اور لعنت کرنے
مین یہ باتین ہین یعنے بے ادبی اور سختی سے بولنا حکم نہ ماننا۔ تحقیر۔ حاجتمندی مین مدد نہ کرنا انتہی۔ علاوہ اسکے مسیح
نے اپنے حکم والدین کی عزت کرنے پر خود ہی عمل نہ کرنے مین اکتفا نہین کیا بلکہ اپنے شاگردون کو بہی والدین سے نفرت
اور اونکی عدم خدمت کی جرأت دلائی ہے جیسا کہ متی باب ۸ مین ہے ۲۱۔ اوسکے شاگردون مین سے دوسرے نے کہا اے خداوند
مجھے رخصت دے کہ پہلے جاکر اپنے باپ کو گاڑون ۲۲ پر یسوع نے اوسسے کہا تو میرے پیچھے آ اور مردون کو اپنے مُردے گاڑنے دے
انتہی۔ دیکھو مسیح کا ایسے نازک وقت مین اپنے شاگرد کو جبکہ اوسکا باپ مردہ پڑا تہا اوسکے دفن کرنے کیلئے رخصت نہ دینا

اسسے بڑہکر اور کیا ماباپ سے نفرت دلانے کی ترغیب ہوگی - پس یہان منکر مسیح تو یہہ کہہ سکتا ہے کہ یہودیون نے جو حضرت مسیحؑ کو سولی دیا تہا تو ناحق نہین تہا بلکہ وہ ماباپ کی بے ادبی اور نفرت و بیفرمانی سے جو حسب تصریح تفسیر اسکاٹ کے آیات کی لعنت مین داخل ہین - خود مستحق قتل تہے اسلیئے سولی دیئے گئے تہے نہ یہہ کہ بنی آدم کے گناہون کے لئے کفارہ ہوئے تہو - چونکہ مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا مین اونکے قول کو فعل سے مطابقت نہین اسلیئے وہ بالکل ناقص ہے اور اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کی مصداق ہے اور محمدؐی تعلیم مطابق قول و فعل ہونے کے اعلیٰ و افضل ہے چنانچہ احیاء العلوم جلد ۲ مین بروایت ابی الطفیل مستدرک حاکم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کی دایہ جنہون نے آپکو دودہ پلایا تہا آپکے پاس آئین آپنے اونکے لئے اپنی چادر بچہائی پہر فرمایا کہ اے ماں خوب کیا آپ تشریف لائین پہر اونکو چادر پر بٹہلاکر فرمایا کہ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کرونگا اور جو مانگو وہ دونگا اونہون نے کہا کہ مین اپنی قوم کی سفارش کرتی ہون آپنے فرمایا کہ میرے اپنا اور بنی ہاشم کا حق تمکو دیا یعنی جسقدر انکے حصہ مین لوگ آدین اونکو تمہارے حوالہ کردونگا پس ہر طرف سے لوگ اوٹہے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمنے بہی اپنا حق اونکو دیا پہر اونکے ساتہہ بعد کو یہہ سلوک کیا کہ خیبر مین سے اپنا حصہ اونکو بخشدیا جو حضرت عثمان غنیؓ نے ایک لاکہہ درم کو اونسے مول لے لیا - انتہی -

پس یہان غور کرنا چاہیئے کہ اس فصل مین کیا اون ہر دو کی تعلیم مؤثر و اعلیٰ سمجہی جاسکتی ہے کہ جسکا قول و فعل ایسا مطابق ہو کہ اپنی دودہ پلانیوالی تک کے ساتہہ والدہ سے بڑہکر ادب عزت اور عمدہ سلوک کرے یا اوس شخص کی تعلیم جسکے قول و فعل مین ایسا تخالف ہو کہ ہمیشہ اوسنے اپنی والدہ سے اجنبیانہ و نفرتانہ اور بیجا برتاؤ رکہا - اور نیز اپنے شاگردون کو ایسے برتاؤ کی جرأت دلائی - حالانکہ خود ہی مسیح اپنے شاگردونکو فرماتا ہے کہ تم زمین کے نمک ہو پر اگر نمک کا مزہ بگڑ جائے تو وہ پہر کسی کام کا نہین - تم دنیا کے نور ہو - تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے تاکہ وے تمہارے نیک کامونکو دیکہین - متی باب ۵ - آیت ۱۳ سے ۱۶ تک - مگر افسوس مسیح نے خود اپنے آپکو والدین کی تعظیم مین اچہا نمونہ نہ بناکر دکہایا -

فصل دوم

فضیلت صدق و راستی اور مذمت کذب

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ - ۶ - مبارک وے جو راستبازی کے بہوکے اور پیاسے ہین کیونکہ وے آسودہ ہونگے ۱۰ مبارک وے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت اونہین کی ہے - باب ۱۵ - ۱۹ - کیونکہ جہوٹی گواہی - کفر دل ہی سے نکلتے ہین یہی باتین آدمی کے ناپاک کرنیوالی ہین +

کلام حواریین - نامہ افسیون باب ۴ - ۲۵ سو جہوٹ چہوڑ کے ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے - نامہ قلسیون

باب ۳۔ ۹۔ ایکدوسری سے جھوٹ نہ بولو *

کلام الہی۔ پارہ ۷ واذا سمعوا۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۱۶ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
کہیگا اللہ یہہ دن ہی کہ فائدہ دیگا سچ کہنے والونکو سچ اونکا واسطے اونکو بہشت ہی جسکے نیچے نہرین چلتی ہین
ہمیشہ رہینگی اوسمین راضی ہوا اللہ اور وہ راضی ہوئی اوسّی یہی ہی مراد پانا۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ احزاب رکوع ۵
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا یعنے تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والی مرد اور ایمان والی عورتین
اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیان عورتین اور صبر کرنیوالی اور صبر
کرنیوالیان اور عاجزی کرنیوالی اور عاجزی کرنیوالیان اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیان اور روزہ
رکھنے والی اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنیوالی اپنی شرمگاہ کی اور نگہبانی کرنیوالیان اور اللہ کو بہت یاد
کرنیوالی اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہی اللہ نی واسطے اونکی بخشش اور ثواب بڑا۔ پارہ ۳ تلک الرسل۔ سورہ عمران رکوع
۲۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ۔ یعنے پرہیزگار وہ لوگ
ہین جو صبر کرتی ہین سختیو نپر اور سچ بولتی ہین اور فرمانبرداری کرتی ہین خدا و رسول کی اور اپنا مال ہی راہ خدا مین خرچ
کرتے ہین اور بخشش مانگتی ہین خدا سی پچھلی رات کی وقت۔ پارہ ۲ سیقول۔ سورہ بقر۔ رکوع ۲۲ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور صاحب بہلائی کی وہ لوگ ہین جو پورا کرتے ہین اپنی عہد کو اور صبر کرتی ہین تنگدستی و بیماری
اور لڑائی مین یہہ وہی لوگ ہین جنہون نی سچ بولا اور یہی لوگ پرہیزگار ہین۔ پارہ ۱۱ یعتذرون۔ سورہ توبہ۔ رکوع
۱۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور ہو جاو
ساتھ سچون کے۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ احزاب۔ رکوع ۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا۔ ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ اور کہو بات راست و درست۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۰۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ

الاقربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللہ اولیٰ بہما فلا تتبعوا الھویٰ ان تعدلوا وان تلوٗا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیراً - ای لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے ساتھہ انصاف کے گواہی دینے والے خدا کے لئے سچی اگرچہ اپنی جانون یا مانباپ یا قرابت والون پر ہی کیون نہو خواہ مشہود علیہ دولتمند ہو یا فقیر (یعنے گواہی کے وقت غنی کے واسطے غنا کی عزت اور فقیر پر بسبب اسکے افلاس کے رحم نکرو) پس اللہ بہت مہربان ہے اونپر پس مت پیروی کرو تم خواہشون کی یہہ کہ نہ عدل کرو اور یا پیچدار بات کرو یا اعراض کرو پس تحقیق اللہ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو خبردار ہے - پارہ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون - ای لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے واسطے اللہ کے گواہی دینے والے ساتھہ انصاف کے اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اسبات پر کہ نہ عدل کرو - پارہ اقترب للناس سورہ حج - رکوع ۴ - واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ اور بچتے رہو جھوٹ بولنے سے توحید کرنیوالے اللہ کو نہ شریک لانیوالے ساتھہ اوسکے - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ شعرا - رکوع ۱۱ - ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین تنزل علیٰ کل افاک اثیم - کیا بتلاؤن مین تمکو کسپر اترتے ہین شیطان اوترتے ہین ہر جھوٹ باندہنے والے گناہگار پر +

کلام رسول مقبول ؐ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عن ابن مسعودٍ قال رسول اللہ ؐ علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذاباً - متفق علیہ - ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو کیونکہ سچ بولنا پہونچاتا ہے نیکی کو اور نیکی پہونچاتی ہے بہشت مین اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے خدا کے پاس صدیق اور دور رکھو اپنے آپکو جھوٹ بولنے سے کیونکہ جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے نافرمانی کو اور نافرمانی پہونچاتی ہے دوزخ مین اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے بڑا جھوٹا - ایضاً - فصل ۲ - عن عبادۃ بن الصامت ان النبی ؐ قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم و

اِحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ رواہ البیہقی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واسطی منفعت اپنے نفسون کے میرے لیئے چھہ چیزون کے تم لوگ ضامن ہوو۔ مین تمہاری لیئے بہشت کا ضامن ہونگا۔ سچ بولا کرو بات کرنے مین۔ جب وعدہ کرو تو اوسکو پورا کرو۔ جب امانت دیجاوے تو اوسکو ادا کرو۔ حرامکاری سے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھو۔ نامحرم کے دیکھنے سے اپنی نگاہ کو بند کرو۔ اپنے ہتہہ کو مارنے سے باز رکھو۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ۔ مختصراً۔ بیہقی نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ مین حضرت کے پاس آیا اور بیان کی حدیث دراز یہانتک کہ ابوذر نے کہا کہ مینے حضرت سے عرض کی کہ مجکو کوئی نصیحت کیجیے آپنے فرمایا کہ سچ بات کہو اگرچہ تجکو یا سننے والے کو کڑوی معلوم ہو پہر مینے کہا کہ کچھہ اور زیادہ فرمایئے آپنے فرمایا کہ نہ ڈر اظہار دین خدا مین کسی کی ملامت سے پہر عرض کی مینے کہ کچھہ زیادہ فرمایئے فرمایا کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو اپنے نفس سے یعنے جب کسی کی عیب گیری کا خیال آوے تو اپنے عیبونکو سوچ کہ مجہہ مین بہی تو اتنے عیب ہین کسی کی عیب گیری کیا کرون۔ مشکوۃ۔ کتاب الایمان باب الکبایر فصل ا۔ عَنْ اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْتُ لَا يَسْكُتُ رواہ البخاری۔ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین سے جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یارسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اوٹھہ بیٹھے پہر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پہر حضرت اسی کو کہتے رہے یہانتک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے۔ ایضاً باب حفظ اللسان فصل ا۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ مختصراً۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم جھوٹ سے۔ ایضاً باب الاقضیۃ فصل ۲۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَءَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رواہ ابوداود۔ خریم بن فاتک سے

روایت ہی کہ حضرت ایکدن صبح کی نماز سی فارغ ہوکر کھڑی ہوگئی اور تین دفعہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کی ساتھ برابر کی گئی ہی پھر حضرت نی سند کی طور پر یہہ آیت پڑھی یعنے بچو تم پلیدی بتون سی اور بچو تم جھوٹ سی درحالیکہ رجوع کرنیوالی ہو باطل سی طرف حق کی نہ شرک کرنیوالی خدا کی ساتھہ۔ صحیح مسلم۔ عَنْ اَبُوذَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ اَلْمَنَّانُ بِعَطِیَّۃٍ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ حضرت نی فرمایا کہ تین شخص ایسی ہین جنسے خدا تعالی قیامت کی روز بات نکریگا اور نہ اونپر نظر شفقت ہوگی ایک وہ کہ کسی کو کچھہ دیکر احسان جتادی دوسرا وہ کہ جھوٹی قسم کہاکر اپنا مال بیچی تیسرا وہ جو تکبر سی پاجامہ ٹخنون سی نیچا رکھی۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی۔ عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ حضرت نی فرمایا کہ ہلاکی ہی اوسکو جو بات کہی اور جھوٹ بولی تاکہ لوگ اوسپر ہنسین ہلاکی ہی اوسکو تباہی ہی اوسکو۔ ترمذی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَکْذِبُ الْکِذْبَۃَ فَیَتَبَاعَدُ الْمَلَکُ عَنْہُ مَسِیْرَۃَ مِیْلٍ مِّنْ نَّتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ۔ حضرت نی فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہی تو ایسی بدبو اوسکی پھیلتی ہی کہ فرشتہ ایک کوس دور چلا جاتا ہے +

اقوال صحابہ۔ احیاء العلوم جلد ۴ فضیلۃ الصدق۔ وقال ابن عباس اربع من کن فیہ فقد ربح الصدق والحیاء وحسن الخلق والشکر۔ ابن عباسؓ نی فرمایا کہ چار باتین ایسی ہین کہ جس شخص مین ہون نفع اوسی کو ہوتا ہی۔ سچ بولنا۔ حیا۔ حسن خلق۔ شکر۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ آفۃ الرابعۃ عشر۔ قال علیؓ اعظم الخطایا عند اللسان الکذب وشر الندامۃ یوم القیامۃ۔ حضرت علیؓ نی فرمایا کہ بہت بڑا گناہون کا خدا کی نزدیک زبان جھوٹی ہی اور سخت نداستون سی ندامت دن قیامت کی ہے۔ وقال عمرؓ احبکم الینا مالم نرکم احسنکم اسماً فاذا رایناکم فاحبکم الینا احسنکم خلقاً فاذا اختبرنا کم فاحبکم الینا اصدقکم حدیثاً واعظمکم امانۃً۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جبتک ہم سی ملاقات نہین ہوتی تبتک تو ہم مین سی زیادہ وہ اچھا معلوم ہوتا ہی جسکا نام اچھا ہو اور جب ملاقات ہوجاتی ہی تو وہ اچھا معلوم ہوتا ہی جو عادت اچھی رکھتا ہو اور معاملہ کرنیکی بعد وہ اچھا معلوم ہوتا ہی جو بات کا سچا امانت کا پکا ہو +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اول تو تعلیم محمدیؐ مین جسقدر سچ بولنی اور سچی گواہی دینی وغیرہ اوصاف کی فضیلت و مدحت اور جھوٹ بولنی اور جھوٹی گواہی دینی کی مذمت و ممانعت بیان ہوئی ہی تعلیم عیسوی مین اوسکا عشر عشیر بھی نہین ہی بلکہ انجیلون کی بابت آیت

۲۵ مین جو لکہا ہی (سو جہوٹ چہوڑ کی ہر ایک شخص اپنی پڑوسی سی سچ بولی) اُس سی سچ بولنی کا حکم مخصوص و محدود بہ ہمسایہ سمجہا جاتا ہی۔ دوم مسیح نی خود سچ بولنی پر عمل نہین کیا چنانچہ یوحنا باب ۷ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ مین مسیح نی اپنی بہائیون سی کہا کہ تم عید مین جاؤ مین ابہی نہین جاتا کہ میرا وقت ہنوز نہین آیا لیکن جب اونکی بہائی روانہ ہوئی تو وہ بہی خفیہ طور پر عید مین گیا"۔ اور پہر طرفہ یہہ کہ مسیح نی اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنی شاگردونکو بہی حق بات کی چہپانی اور جہوٹ بولنی کی ترغیب دی چنانچہ متی ۱۶۔ ۲۰ مین لکہا ہی۔ تب اوسنی (مسیح) اپنی شاگردونکو حکم کیا کہ کسو سی نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پہر متی ۱۵ مین ہی ۱۵۔ اور بہت سی جماعتین اوسکی پیچہی ہولین اور اوسنی اون سب کو چنگا کیا۔ ۱۶۔ اونہین تاکید کی کہ مجہی ظاہر نہ کرنا۔ پہر مرقس ۸ مین ہی ۲۹ پہر اوسنی اونہین کہا کہ تم کیا کہتی ہو کہ مین کون ہون پطرس نی جواب دیا تو تو مسیح ہی۔ ۳۰ تب اوسنی اونہین تاکید کی کہ میری بابت کسی سی مت کہو انتہی۔ یہان غور کرنا چاہی کہ جب مسیح نی شاگردون وغیرہ کو اپنی نسبت نہ ظاہر کرنیکی تاکید کی تو اسصورت مین ظاہر ہی کہ جب اونسی مسیح کی نسبت دریافت کیا گیا ہوگا تو لامحالہ اونکو جہوٹ کہنا پڑا ہوگا کہ ہم مسیح کو نہین جانتی۔ اسیطرح جب اون بیمارون سی جنکو مسیح نی چنگا کیا تہا کسی نی پوچہا ہوگا کہ تم کسطرح سی اچہی ہوئی تو مسیح کی تاکید کی بموجب اونکو ضرور کوئی جہوٹا ہی سبب بیان کرنا پڑا ہوگا۔ علاوہ اسکی جب وہ سچی مسیح تہی تو اونہون نی کسلئی اپنی آپکو چہپایا اور لوگونپر اپنی کو ظاہر نہ کیا تاکہ مخالفین پر اتمام حجت ہوتی۔ اور یہہ جو تفسیر اسکاٹ جلد ا صفحہ ۱۲۸ مین لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ مسیح نے جیسا موقع پایا ویسا ہی آپکو ظاہر کیا کبہی کبہی ظاہر کرنا مناسب جانا اور پہر جب یہودیون کی دشمنی کی سبب اوسکی جان کا خطرہ تہا تب اپنی آپکو کچہہ چہپایا۔ انتہی ایک ہنسی کی بات ہی۔ مین پوچہتا ہون کہ کیا وہ بنی آدم کی گناہون کی بدلہ اپنی آپکو کفارہ دینی نہین آئی تہی اور کیا وہ عالم الغیب نہین تہی کہ وقت سی پہلی یہودی میری جان نہین لی سکتی جو اسطرحسی جان کی خوف سی اپنی آپکو چہپایا اور ناحق شاگردون اور شفایاب مریضونکو جہوٹ بولنی اور جہوٹی بہانہ کرنی کی ترغیب دی۔ پس اس لحاظ سی عیسوی تعلیم مندرجہ مندرجہ فصل ہذا بالکل ناقص ہی +

فصل سوم

متفرق جرائم متعلق زبان

کلام مسیح ع۔ انجیل متی باب ۷۔ آیت ۱۔ کسی پر عیب لگاؤ کہ تم پر عیب لگایا جاوی ۲ کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتی ہو اوسی طرح تمپر بہی عیب لگایا جاویگا۔ ۵۔ ای ریاکار پہلی کڑی کو اپنی آنکہہ سی نکال تب تو اوس تنکی کو اپنی بہائی کی آنکہہ سی نکال سکیگا۔ باب ۱۲۔ ۳۶ پر مین تم سی کہتا ہون کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہین عدالت کی دن اوسکا حساب دینگی۔ ۳۷

کیونکہ تو اپنی باتون سی ہی راستکار گنا جاویگا اور اپنی باتون ہی سی گنہگار ٹہریگا - باب ۵ - آیت ۲۲ - جو کوئی اپنی
بہائی پر بی سبب غصہ ہو عدالتین سزا کی قابل ہوگا اور جو کوئی اپنی بہائی کو راکا (بیوقوف) کہی صدر مجلس مین سزا کی لایق
ہوگا اور جو اسکو مورہ (احمق) کہی جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا - انجیل لوکا ۶ - ۴۵ - اچہا آدمی اپنی دل کی اچہی خزانہ سی اچہی
چیزین نکالتا ہی اور برا آدمی اپنی دل کی بری خزانہ سی بری چیزین باہر لاتا ہی کیونکہ جو دل مین بہرا ہی سو ہی مونہہ پر آتا ہی +

کلام حوارین - نامہ اردمیان باب ۱۴ - آیت ۱۰ - تو کسلئی اپنی بہائی پر عیب لگاتا ہی اور تو کسلئی اپنی بہائی کو
حقیر جانتا ہی - نامہ افسیون باب ۴ - آیت ۲۹ - کوئی گندی بات تمہاری مونہہ سی نہ نکلی بلکہ وہ جو اچہی اور ترقی کی لئی
کام آوی - باب ۵ - آیت ۴ بی شرمی اور بیہودہ بات یا ٹہٹہے بازی جو نامناسب ہے نہووی بلکہ بیشتر شکر گذاری ہو -
نامہ ا تمطاؤس [۶] - آیت ۲۰ - اور بیدینی کی بیہودہ باتون اور اون تکرارون سی جنہین جہوٹ موٹہ علم سمجہتی ہین
مونہہ پہیر - نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲ - آیت ۱۶ پر واہی اور بیہودہ باتون سی پرہیز کر - نامہ طیطس باب ۳ - آیت ۲ - اور
کسی کی حق مین برا نہ کہین بکہیڑی نہووین - نامہ گلیتیان [۶] - آیت ۱ - ای بہائیو اگر کوئی آدمی کسی خطا مین ناگہان
گرفتار ہوجاوی تو تم جو روحانی ہو ایسی کو روح فروتنی سی سمہال کی بحال کرو اور اپنی اوپر لحاظ رکہہ کہ تو بہی امتحان مین
نہ پڑی - نامہ یعقوب باب ۴ - آیت ۱۱ - ای بہائیو تم آپسمین ایکدوسری کی بدگوئی نکرو جو اپنی بہائی کی بدگوئی کرتا اور اوسپر
الزام لگاتا ہی سو شریعت کی بدگوئی کرتا ہی اور شریعت پر عیب لگاتا ہی - نامہ ا پطرس باب ۳ - آیت ۱۰ جو کوئی چاہی کہ
زندگی سی خوش ہو اور اچہی دنون کو دیکہی سو اپنی زبان کو بدی سی اور اپنی ہونٹون کو دغا کی بات بولنی سی باز رکہی ۱۱
بدی سی کنارہ کری اور نیکی کو عمل مین لاوی - صلح کو ڈہونڈہی اور اوسکا پیچہا کری - نامہ یعقوب باب ۳ - آیت ۵ ویسی ہی
زبان بہی چہوٹا سا عضو ہی پر بڑا ہی بول بولتی ہی دیکہو تہوڑی سی آگ کیسی بڑی جنگل کو جلا دیتی ہی ۶ سو زبان
ایک آگ ہی اور شرارت کا ایک عالم - زبان ہماری انگون مین ایسی ہی کہ ساری بدن پر داغ لگاتی ہی - نامہ ا پطرس [۴]
آیت ۱۱ - اگر کوئی بولی تو وہ خدا کی کلام کی مطابق بولی +

کلام الہی - پارہ حم [۲۶] - سورہ حجرات - رکوع ۲ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا
خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ
یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ای لوگو جو ایمان لائی ہو نہ ٹہٹہا کری

کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر اون سے ہوں اور نہ بی بی کسی بی بی سے شاید کہ وہ بہتر اون سے ہوں اور مت عیب لگاؤ آپس اپنے کو اور نہ مطعون کرو ایکدوسرے کو ساتھ بُرے لقبوں کے بدنامی ہے فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نہ کی پس وہی لوگ ظالم ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سی بدگمانیوں سے تحقیق بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور عیب جوئی مت کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے تم میں سے کوئی یہہ کہ کہاوے اپنے مردے بھائی کا گوشت پس ناخوش رکھو اوسکو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

پارہ ۱۸ قد افلح المومنون سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ تحقیق خلاصی پائی اون ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنیوالے ہیں اور جو بیہودہ کلام و کام سے مونہہ پہیرنے والے ہیں اور جو زکوۃ ادا کرنیوالے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی غیروں سے محافظت کرنیوالے ہیں۔ پارہ ۳۰ عم سورہ اذا زلزلت الارض وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ اور جو کوئی کریگا برابر ایک ذرہ کے بُرائی دیکھ لیگا اوسکو پارہ ۱۵ سبحٰن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا اور مت پیروی کر اوس چیز کی کہ نہیں تجکو ساتھ اوسکے علم تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک سے پوچھا جاویگا۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۴۰ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور اگر ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب لیگا اللہ اوسکا تم سے پارہ ۳ تلک الرسل سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۔ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ کہہ اگر چھپاؤ تم جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے یا ظاہر کرو اوسکو جانتا ہے اوسکو اللہ۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۳۶ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ بات اچھی کہنی اور بخشدینا بہتر ہے اوس خیرات سے کہ پیچھے اوسکے اذیت ہو (یعنے احسان جتایا جاوے) اور اللہ بے پروا تحمل والا ہے۔ پارہ ۱۳ وما ابرئ۔ سورہ ابراہیم۔ رکوع ۴ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ۔ اور مثال بات ناپاک کی شل درخت ناپاک کی ہے کہ جسم پکڑ گیا ہے زمین پر نہیں ہے واسطے اوسکے قرار۔ پارہ ۲۹ تبارک الذی سورہ قلم۔ رکوع ۱۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔ اور مت کہا مان ہر ایک قسم کہانیوالے ذلیل کا۔ لوگوں کو عیب لگانیوالے کا۔ چلنے والے کا ساتھ چغلی کے منع کرنیوالے بھلائی کا۔ حد سے نکلنے والے گنہگار۔ تُرش رو بدنصیب کا۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ جاثیہ۔ رکوع ۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

اَثِیْم۔ وائے ہے واسطے ہر ایک جھوٹ باندہنے والے گنہگار کی۔ پارہ ۵ والمحصنات۔ سورہ نسا۔ رکوع ۱۶ وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور جو کوئی کماوے کچھہ خطا یا گناہ پہر تہمت لگاوے ساتھہ اوسکے بیگناہ کو پس تحقیق اوٹہا لیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ نور۔ رکوع ۳ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ تحقیق جو لوگ تہمت لگاتی ہین پاکدامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت کی گئی ہی اونکو دنیا اور آخرت مین اور واسطے اونکی عذاب ہی بڑا۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۴۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ جھوٹ وہی لوگ باندہتے ہین جو اللہ کی نشانیون پر ایمان نہین لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہین۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ انفال رکوع ۶ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ فرمانبرداری کرو اللہ اور اوسکی رسول کی اور مت جھگڑو آپسمین پہر نامرد ہوجاؤ اور جاتی رہیگی ہوا تمہاری +

کلام رسول مقبول صلعم ترمذی ابواب البر والصلۃ۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ۔ معاذ بن جبل سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو عیب لگاوے اپنی بہائی کو کسی بد کام کا نہ مریگا جبتک نہ کریگا وہ کام۔ بلوغ المرام باب الترہیب من مساوی الاخلاق۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ اخرجہ البزار۔ انس سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسے روک رکہا اوسکی عیب نی لوگون کی عیب جوئی سی۔ ابو داؤد۔ باب فی النہی عن التجسس عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ اِنَّکَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّھُمْ اَوْ کِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَھُمْ معاویہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تم لوگون کی عیبون کی درپی ہوگی تو اونکو خراب کردوگی یا قریب ہی کہ اونکو بگاڑدوگی۔ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ رواہ البخاری۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سی کیونکہ بدگمانی بڑی جہوٹی بات ہی۔ ایضاً۔ فصل ۲۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ رواہ مالک۔ علی بن حسین یعنی امام زین العابدین سی روایت ہی کہ حضرت صلعم نی فرمایا کہ خوبی اسلام آدمی سی یہہ ہی کہ چہوڑدیوی بیہودہ بات کو۔ عَنْ وَاثِلَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ رواہ الترمذی۔ واثلہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہ ظاہر کر تو خوشی اپنی بہائی کی خرابی پر پس

شاید رحم کرے اللہ اوسپر اور تجکو مبتلا کرے - مشارق الانوار - باب ۲ - عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ رواہ مسلم - عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو نہین بہاتی گندی اور بری
بات کہنا اور نہ بری بات کا زیادہ کرکے جواب دینا - عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ
مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ فَرِقَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ متفق علیہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تحقیق سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑدین اوسکی
زباندرازی اور بیحیائی سے - مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ
یَضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رواہ البخاری - سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو واسطے میرے اور لازم پکڑے اپنے اوپر محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکے دو
جبڑون کے ہے یعنے زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے بیہودہ اور بری باتون سے اور دانتون کو کہانے پینے حرام سے اور
لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکی دونون ٹانگون کے ہے یعنے حرام کاری نکرے اوسکے لیے بہشت کا ضامن
مین ہون - ایضا باب المزاح فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ
وَلَا تَعِدْہُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَہٗ رواہ الترمذی - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ جھگڑ تو اپنے بہائی
سے اور نہ ٹھٹہ کر اوس سے اور نہ وعدہ خلافی کر - موطا - باب التاکید فی حفظ المنطق - عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ - ابی شریح کعبی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور دن قیامت پر ایمان لاتا ہے پس چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے - مشکوۃ باب حفظ اللسان
فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا
بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ
بِھَا فِیْ جَھَنَّمَ رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی
بات بول جاتا ہے اور دلین اوسکو کچھہ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہے
اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دلین اوسکو کچھہ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات
کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہے - ترمذی - باب ماجاء فی حسن الخلق عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ - ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اللہ دشمن رکہتا ہے گالیان دینے
والے بیہودہ بکنے والے کو - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَ

لَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مومن طعن ولعن کرنیوالا اور گالیاں دینے والا اور بیہودہ بکنے والا۔ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِؐ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ متفق علیہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نہ جاویگا۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ متفق علیہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بدترین لوگوں کا قیامت کے دن وہ دورویہ منافق صفت آدمی ہے کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح۔ مشارق الانوار۔ باب۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْہُ ھِیَ النَّمِیْمَۃُ الْقَالَۃُ بَیْنَ النَّاسِ رواہ مسلم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں فساد ڈالے۔ مشکوۃ باب ما ینھی عنہ فصل ۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّؐ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ رواہ الترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو تم برائی ڈلوانے سے درمیان دو شخصوں کے کیونکہ وہ مونڈنے والی یعنی تباہ کرنے والی ہے۔ ایضاً باب الرفق والحیا۔ فصل ۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رواہ احمد والترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شرم ایمان سے ہے اور اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بےشرمی بدی سے ہے اور بدلوگ دوزخ میں ہیں۔ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ رواہ ابوداؤد۔ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت گو اور سخت خو بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ بلوغ المرام۔ باب الترہیب من مسیٔ الاخلاق۔ عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ اخرجہ البزار۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بہت ناپسند مردوں میں خدا کے پاس جھگڑالو شخص ہے +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ باب فضیلۃ الصمت۔ قال ابن عباسؓ اذا اردت ان تذکر عیوب صاحبک فاذکر عیوبک۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب تمہارا دل چاہے کہ لوگوں کے عیب بیان کرو تو اپنے عیب یاد کرو۔ منبہات باب الثانی۔ قال عمرؓ من ترک فضول الکلام منح الحکمۃ ومن ترک المزاح منح البھاء ومن ترک الاشتغال بعیوب غیرہ منح الاصلاح بعیوب غیرہ۔ عمرؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑی فضول کلامی دیگئی اوسکو حکمت اور جسنے چھوڑی ٹھٹھے بازی دیگئی اوسکو روشنی اور جسنے چھوڑا شغل غیر کے عیبوں کا دیگئی اوسکو

اصلاح اپنی عیبوں کی۔ احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال ابن مسعودؓ واللہ الذی لا الٰہ الا ھو ما من شیٔ احوج الی طول سجن من لسان۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجکو اوسکی قسم ہے جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے کہ کوئی چیز زبان کے سوا زیادہ قید رکھنے کی محتاج نہیں ہے۔ قال ابن عمرو ان احق ما طھر الرجل لسانہ۔ ابن عمرؓ فرماتی ہین کہ پاک کرنے کے لئے سب سے زیادہ مستحق آدمی کی زبان ہے۔ منبہات باب الثنائی وعن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعٰ ظھر الفساد فی البر والبحر قال البر ھو اللسان والبحر ھو القلب فاذا فسد اللسان بکت علیہ النفوس واذا فسد القلب بکت علیہ الملائکۃ۔ ابو بکر صدیق سے روایت ہے تفسیر قول الٰہی مین جو ظھر الفساد فی البر والبحر ہے کہا مراد لفظ بر سے زبان ہے اور لفظ بحر سے دل ہے۔ پس جبکہ فاسد ہوئی زبان روتی ہین اوسپر جانین اور جبکہ فاسد ہوا دل روتی ہین اوسپر فرشتی۔ ایضاً باب الخماسی وقال عمرؓ رائیت جمیع الاخلاء فلم ار خلیلاً افضل من حفظ اللسان۔ عمرؓ نے فرمایا کہ دیکھا مینے سب دوستونکو پر نہ دیکھا مینے کوئی دوست اچھا نگاہ رکھنے زبان سے۔ احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال مجاھد سمعت ابن عباس یقول خمس لھن احب الی من الدراھم الموقوفۃ لا تتکلم فیما لا یعنیک فانہ فضل ولا امن علیک الوزر ولا تتکلم فیما یعنیک حتی تجد لہ موضعاً فانہ رب متکلم فی امر یعنیہ قد وضعہ فی غیر موضعہ فعنت ولا تمار حلیماً ولا سفیہاً فان الحلیم یقلبک والسفیہ یؤذیک واذکر اخاک اذا غاب عنک بما تحب ان یذکرک بہ واعفہ مما تحب ان یعفیک منہ وعامل اخاک بما تحب ان یعاملک بہ۔ مجاہد نے کہا کہ مینے ابن عباسؓ سے سنا ہے یہ کہا کرتے تھے کہ پانچ چیزین مجھے روپیون کے وقف سے بھی اچھی معلوم ہوتی ہین ایک بیہودہ کلام کا ترک کرنا کیونکہ وہ زیادہ ہوتا ہے اور اوس سے گناہ کا خوف لگا رہتا ہے۔ دوسری کلام مفید بیموقع نہ کہنا کہ اکثر کلام مفید اگر بیموقع بولا جاتا ہے تو خرابی لاتا ہے۔ تیسری حلیم اور بیوقوف سے تکرار نہ کرنی کیونکہ حلیم سے تکرار کرنے سے اوسکو غصہ دلاتا ہے اور بیوقوف سے ایذا اوٹھانی۔ چوتھے ذکر کسی غائب بھائی کا ایسی طرح کرنا جیسی طرح خود اپنا ذکر اوس سے کہلانا منظور ہو اور اوسکی اون قصوروں سے درگذر کرنا جنکو اوس سے معاف کرانا اچھا معلوم ہو اور اوس سے وہ معاملہ کرنا کہ وہ بھی ویسا ہی کرے تو اچھا لگے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگری مپسند۔ پانچوین عمل کرنا اس یقین کے ساتھ کہ احسان کرنے سے جزا پاویگا اور جرم کرنے سے سزا۔ قال ابن مسعودؓ انذر کم فضول کلامکم بحسب امرء من الکلام ما بلغ بہ حاجتہ۔ ابن مسعود فرماتے ہین کہ مین تمکو بیہودہ کلام سے ڈراتا ہون آدمی کو اوسقدر کافی ہے جس سے اوسکی حاجت روائی ہو جاوے۔ قال عمرؓ من مزح استخف بہ۔ حضرت عمر فرماتے ہین کہ جس شخص نے مسخ

کیا خفیف ہوا اوسکی سبب سے - وقال عمرؓ اتدرون لم سمی المزاح مزاحاً قالوا لا قال لانہ زاح عن الحق
عمرؓ نے لوگونکو کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مزاح یعنی تمسخر کا کیون مزاح نام رکھا گیا اونہون نے عرض کیا کہ ہم نہین جانتے
آپنے فرمایا اسلیئے کہ وہ حق سے دور ہوتا ہے - وقال علیکم بذکر اللہ تعالیٰ فانہ شفاءٌ وایاکم وذکر الناس فانہ
داءٌ - حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لازم پکڑو اپنے پر خدا کا ذکر کیونکہ وہ شفا ہے اور بچو تم لوگون کی ذکر سے کہ وہ بیماری ہے -
قال ابن مسعودؓ لا یکونن احدکم امعۃ قالوا وما الامعۃ قال الذی یجری مع کل ریح - ابن مسعودؓ نے
فرمایا کہ کوئی تم مین سے ہر کا بیا مذہب مت ہو کہ جدہر کی ہوا دیکھے اودہر ہی پہر جاوے - قال ابو ہریرۃ لا ینبغی لذی
الوجہین انیکون امیناً عند اللہ - حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ دورخا آدمی خدا کے نزدیک امین نہین ہوتا -
منہیات باب السابع - وسئل عن علیؓ ما اثقل من السماء فقال البہتان علی البرایا اثقل من السماء
حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا ہے زیادہ بہاری آسمان سے - فرمایا لوگونپر بہتان باندہنا آسمان سے بہاری ہے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

فصل ہٰلا مین جو تعلیم عیسوی و محمدی تحریر ہوئی ہے اگرچہ وہ بادی النظر مین یکسان معلوم ہوتی ہے مگر غور کرنیسے
عیسوی تعلیم مین یہہ بڑا نقص ظاہر ہوتا ہے کہ اس فصل کی بعض تعلیم پر مسیح نے باوجود بڑے حلیم و نرم دل مشہور ہونیکے خود
پابند رہکر اپنے آپکو اپنی تعلیم کا عمدہ نمونہ نہین دکہلایا چنانچہ انجیل متی باب ۲۳ مین فقیہون و فریسیونکو برخلاف
اپنی تعلیم کے جابجا مکروہ و نالائم و سخت الفاظ ریاکار - مکار - نادان - اندہے - سانپ اور سانپ کے بچے کہکر اور
طرح طرح کے عیب لگائے اور اونکی تذلیل و توہین کا کوئی دقیقہ اوٹہا نرکہا اور ایک بیچاری کنعانی عورت کو جسنے اونکے
پانوپر گرکر اپنی بیٹی پر سے دیونکالنے کی بڑی عاجزی سے استدعا کی تہی کُتّے سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ مناسب نہین کہ لڑکونکی
روٹی لیکر کُتّون کی آگے پہینکی جاوے - دیکہو متی باب ۱۵ - آیت ۲۶ - مرقس باب ۷ آیت ۲۷ - بارنس صاحب نے تفسیر جلد ا
حصہ ا کے صفحہ ۱۶۲ مین زیر آیت ۳۴ باب ۱۲ متی جسمین مسیح نے فریسیونکو سانپون کے بچے کہا ہے - لکہتے ہین کہ ایسی سخت ملامت
جیسی کہ اس فقرہ مین پائی جاتی ہے کبہی کوئی حلیم اور ملائم مزاج آدمی نہ کریگا - پہر اسی جلد کے صفحہ ۱۹۶ مین زیر آیت ۲۶
باب ۱۵ لکہا ہے کہ یہودی اپنے آپکو سبسے افضل سمجہکر اورونکو بالفاظ حقارت مثل کتا وغیرہ بولا کرتے تہے خصوصاً عیسائیون
کو اسی لفظ سے پکارتے تہے عیسائی بہی اونکو ایسا ہی کہتے تہے اسیواسطے یہہ لفظ یعنی کتا مسیح نے بہی حقارت کیلئے کہا تہی
حالانکہ خود ہی اپنی زبان سے ارشاد فرمایا تہا کہ جو کوئی اپنے بہائی کو بیوقوف کہے صدر مجلس مین سزا کے قابل ہوگا اور
جو کوئی اوسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا - متی ۵ - ۲۲ - تفسیر اسکاٹ مین بصفحہ ۴۹ - اس آیت کے نیچے لکہا ہے

اگر اس آیت مین تین درجے گناہ کی اور تین درجے سزا کی مقرر ہین - پہلا بے سبب غصہ ہونا - دنیا مین ہم اکثر یہہ تماشا دیکھتے ہین کہ لوگ بیصبر ہو کر ذرا ذرا سی بات پر جہنجہلاتے اور خفہ ہو جاتے ہین اُسکو ہمارا خداوند منع کرتا ہی - دوسرا درجہ گناہ کا باولا کہنا ہے یعنے نہ صرف دلمین غصہ آنا مگر موہنہ سے اپنے بہائی کی حقارت کرنا کہ تو باولا - نادان - نافہم شخص ہے اور تیسرا درجہ گالیان دینا یعنے احمق - کافر - گندہ - اُلو اور اور سب بُری باتین کہنا جنکو لوگ گالی جانتے ہین - انتہی - اور یہہ بہی خود ہی فرمایا ہی کہ اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانہ سے اچہی چیزین نکالتا ہی اور بُرا آدمی اپنے دل کے بُرے خزانہ سے بُری چیزین باہر لاتا ہی کیونکہ جو دل مین بہرا ہی سو ہی موہنہ پر آتا ہے - پس ان سب بیانسے ناظرین خود بخود غور کر کے بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جسکے دینی خود اپنے ہی افعال ہے بالکل برخلاف اپنے اقوال کے نمونہ دکہایا ہو تو اوسکی تعلیم برخلاف اپنے افعال کے کیا کچہہ وقعت اور تاثیر پیدا کر سکتی ہی +

فصل چہارم

مذمت گناہ اور ترغیب تاکید نیکوکاری پرہیزگاری کے بیان مین

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۲۷ - تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا تو زنا نکر ۲۸ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دلمین اوسکے ساتہہ زنا کر چکا - ایضاً باب ۱۵ - آیت ۱۹ - کیونکہ بُرے خیال خون - زنا - حرامکاری - چوری - جہوٹی گواہی - کفر دل ہی سے نکلتے ہین یہی باتین آدمی کو ناپاک کرنیوالی ہین - باب ۱۹ - آیت ۱۸ - یسوع نے اوسی کہا یہہ کہ تو خون نہ کر - زنا نکر - چوری نکر - جہوٹی گواہی نہ دے +

کلام حواریین - نامہ اقرنتیون کو باب ۶ - آیت ۱۸ - حرامکاری سے بہاگو - نامہ افسیون باب ۵ - آیت ۳ حرامکاری اور ہر طرح کی ناپاکی اور لالچ کا تم مین ذکر تک نہو دے - نامہ قلسیون باب ۳ - آیت ۵ - تم اپنے عضوونکو جو زمین پر ہین یعنے حرامکاری و ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ جو بت پرستی ہی کشتہ کرو ۶ کہ انہین کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندون پر پڑتا ہی - نامہ اتسلونیقیون باب ۴ - آیت ۳ - خدا کی مراد تمہاری پاکیزگی سے ہے کہ تم حرامکاری سے تئین باز رکہو ۴ - اور ہر ایک تم مین سے اپنے بدن کو پاکیزگی اور عزت کے ساتہہ رکہنا جانے ۵ نہ شہوت کی بدمستی مین ۶ اور کوئی کسی بات مین اپنے بہائی سے بیجا اور اوسپر زیادتی نہ کرے - نامہ اقرنتیون باب ۶ - آیت ۱۰ - فریب نہ کہاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زناکرنیوالے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنیوالے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے - ۱۴ پس ای پیارو تم بت پرستی سے بہاگو - ایضاً باب ۵ - آیت ۱۱ - اگر کوئی بہائی کہلا کے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تم اوس سے میل نہ رکہنا - نامہ افسیون باب ۵ - آیت ۱۸

شراب پی کی متوالی نہو کہ اوسمین خرابی ہی۔ نامہ ۱ تمطاؤس باب ۵۔ آیت ۲۳۔ آگی تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنی ہاضمہ
اور اکثر کمزوریون کی واسطی تہوڑی مے پی۔ نامہ افسیون باب ۴۔ آیت ۲۸ جسنی چوری کی ہو پہر چوری نہ کری بلکہ اچھا
پیشہ کرکی ہاتہون سی محنت کری تاکہ محتاج کو کچہہ دی سکے۔ نامہ رومیون باب ۲۔ آیت ۸ مگر اونپر جو فسادی ہین
اور سچائی کی تابع نہین ہوتی بلکہ ناراستی کی تابع ہین قہر اور غضب ہوگا ۹ ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہی رنج
و عذاب مین پڑیگی ۱۰ پر ہر ایک کو جو بہلائی کرتا ہی بزرگی اور عزت و سلامتی ملیگی۔ ایضاً باب ۱۲۔ آیت ۹ بدی سے
نفرت اور نیکی سی ملے رہو۔ ایضاً باب ۱۳۔ آیت ۱۳۔ اور جیسا دن کو دستور ہی درست چلن سی چلین نہ کہ اوباشی اور
مستی نہ کہ حرامکاری اور بدپرہیزیون سی نہ کہ جہگڑی اور ڈاہ سی۔ ایضا باب ۱۶۔ آیت ۱۹ تم نیکی مین واقف کار
ہو جاؤ اور بدی سی ناواقف رہو۔ نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲۔ آیت ۲۲۔ جوانی کی شہوتون سی دور بہاگ۔ نامہ ۲ قرنتیان
باب ۷۔ آیت ۱ پس ای عزیزو چاہی کہ ہم ایسی وعدی پاکے آپکو ہر طرحکی جسمانی و روحانی نجاست سی پاک کرین اور خدا کی
ڈر سی پاکیزگی کو کامل کرین۔ نامہ ۱ پطرس باب ۲۔ آیت ۱۱ تم جسمانی خواہشون سی جو جان کی مقابل لڑائی کرتی ہین
پرہیز کرو۔ نامہ ۱ قرنتیان باب ۱۵۔ آیت ۳۳ تم فریب کہاؤ بری صحبتین اچھی عادتون کو بگاڑتی ہین۔
نامہ ۱ پطرس باب ۵۔ آیت ۸۔ ہوشیار اور جاگتے رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنی والی ببر کی مانند ڈہونڈہتا
پہرتا ہی کہ کسی کو پہاڑ کہاوی۔ نامہ ۲ تسلیقونیون باب ۳۔ آیت ۱۔ ای بہائیو تم ہر ایک بہائی سی جو کجروی کی
ساتہہ اور اوس سونپی ہوئی بات کی جو ہم سے ملی برخلاف چلتا ہی کنارہ کرو ✣

کلام الہی۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ
سَبِيْلًا اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ بیحیائی اور بری راہ ہی۔ پارہ ۸ ولو اننا۔ سورہ انعام۔ رکوع ۱۹۔ وَلَا
تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کی ظاہر اور باطن مین۔ ایضاً سورہ
اعراف۔ رکوع ۴۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ
اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کہہ حرام کی ہی پروردگار
میری نے بیحیائی جو ظاہر ہی اور جو چہپی ہی اور گناہ اور تعدی ناحق اور یہہ کہ شریک لاؤ ساتہہ اللہ کی وہ چیز کہ نہین
اوتاری اللہ نی واسطے اوسکی دلیل اور یہہ کہ کہو اوپر اللہ کی جو کچہہ کہ نہین جانتے۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۳۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی عدل احسان اور قرابت والونکو دینے کا اور منع کرتا ہی بیحیائی

اور نامعقول اور ظلم سے نصیحت کرتا ہے تمکو تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہے کہ یہہ آیت ہر ایک امر و
نہی کی نصیحت کو جامع ہے اور ہر ایک لفظ اسکا چند معانی پر شامل ہے چنانچہ عدل سے مراد کلمہ شہادت یا چھوڑ دینا ضد کا
یا بندگی کرنا پوشیدہ و ظاہر یا انصاف کرنا خدا کے فرائض کے ادا کرنے مین یا برابری کرنا بندون کے حقوق مین یا حکم
کرنا ساتھہ حق کے ہے اور احسان سے مراد خرچ کرنا اور انعام کرنا یا گناہون سے درگذر کرنا یا امر و نہی پر صبر کرنا یا بدی
کے عوض مین نیکی کرنا ہے اور ایتاء غیر سے مراد یہہ ہے کہ دوست رکھنا واسطے غیر کے وہ چیز جو اپنے لئے دوست رکھتا ہے اور برا
جاننا واسطے دوسرے کے وہ چیز جو اپنے لئے برا سمجھتا ہے اور ایتاء ذی القربی سے مراد صلہ رحم کا اور اوسنے نیکی کرنا ہے
اگر مالدار ہے تو ساتھہ مال کے اگر تنگدست ہے تو ساتھہ جسم کے اگر ضعیف و ناتوان ہے تو ساتھہ دعا کے۔ اور فحش سے مراد
زنا ہے یا وہ عمل جو پوشیدہ کئے جاوین یا بخل یا زیادتی گناہ مین یا یہہ کہ مونہہ سے کہنا کچھہ اور عمل مین لانا
کچھہ اور منکر سے مراد شرک ہے یا وہ چیز جسکو عقل مکروہ سمجھے یا وہ بات جو خدا کو غصہ مین لاوے۔ اور بغی سے مراد ظلم
یا تکبر یا عیب جوئی یا چغلی ہے۔ پارہ ۱۸ قد افلح سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ یعنی
اون ایمان والون نے خلاصی پائی جو اپنی شرمگاہونکو غیر سے محفوظ رکھتے ہین۔ ایضاً سورہ نور۔ رکوع ۴۔ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ کہہ مومنونکو محفوظ رکھین اپنی شرمگاہ کو اور عورتین محفوظ رکھین اپنی شرمگاہ کو
پارہ ۲۴ فمن اظلم سورہ مومن۔ رکوع ۲۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اللہ جانتا ہے خیانت آنکھون
کی اور جو کچھہ چھپاتے ہین سینے۔ تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ خیانت نظر کی یہہ ہے کہ کسی اجنبی عورت کو شہوت کی نظر سے
دیکھنا پھر اوسکے جمال کا دل مین فکر کرنا۔ پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ ممتحنہ۔ رکوع ۲۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ
الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ
وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ اے نبی جسوقت آوین تیرے پاس مسلمان عورتین بیعت لینے اقرار کرتی ہوئین اس
بات پر کہ نہ شریک لاوین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد کو اور
نہ لاوین طوفان کہ باندہ لیوین اوسکو درمیان ہاتھہ اپنے اور پانو اپنے کے اور نہ بیفرمانی کرین تیری کسی حکم شرع مین
پس بیعت قبول کر اونسے اور بخشش مانگ اونکے لئے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ موضح القرآن مین لکھا ہے کہ
طوفان باندہنا ہاتھہ پانو مین یہہ کہ کسی پر جھوٹا دعوی کرین یا جھوٹی گواہی دین یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم کھانا
اپنی طرف سے بنا کر اور ایک معنی یہہ کہ بیٹا جننا کسی اور سے اور لگانا کسی اور کو۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل

رکوع ۴ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا
اور مت قتل کرو اپنی اولاد کو تنگدستی کی خوف سے ہم ہی رزق دیتے ہین اونکو اور تمکو تحقیق قتل کرنا اونکا بڑی
خطا ہے - پارہ ولو اننا - سورہ انعام - رکوع ۱۹ - قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ کہہ آؤ پڑھون مین
جو حرام کیا ہے تمہاری رب نے اوپر تمہاری یہہ کہ نہ شریک کرو ساتھہ خدا کی کسی چیز کو اور ماں باپ کی ساتھہ احسان کرنا
اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کی ڈر سے ہم ہی روزی دیتے ہین تمکو اور اونکو - پارہ ۱۹ وقال الذین سورہ فرقان
رکوع ۶ - وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا -
بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو نہین پکارتے ساتھہ اللہ کی معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے خدا
نے اوسکا ناحق مارنا اور نہین زنا کرتے اور جو کوئی کرے یہہ کام ملیگا بڑی وبال سے دُگنا کیا جائیگا اوسکی لئے عذاب
دن قیامت کی اور پڑا رہیگا اوسمین رسوا - پارہ ۳۰ عم - سورہ والنازعات - رکوع ۲ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور لیکن جو کوئی ڈرا اپنی خدا کی سامنے کہڑا ہونے سے
اور منع کیا اپنی نفس کو بُری خواہشون سے پس تحقیق بہشت اوسکی جگہہ ہے - ایضاً - سورہ والشمس رکوع ۱ - قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا - تحقیق مراد کو پہنچا وہ شخص جسنے اپنی نفس کو بُری خواہشون سے پاک
کیا اور تحقیق نامراد ہوا وہ شخص جسنے اپنی نفس کو بُری خیالون اور گناہون مین گاڑ دیا - پارہ ۲۸ قد سمع - سورہ حشر
رکوع ۱ - وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو شخص بچا یا گیا اپنی نفس کی خواہش سے پس
یہی لوگ مخلصی پانیوالی ہین - پارہ ۶ لا یحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ - اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے دل کی بات کو - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ تغابن رکوع
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اللہ جانتا ہے جو کچھہ آسمانون اور زمین مین ہے اور جانتا ہے جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہو اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو اور
اللہ جانتا ہے دل کی بات کو - پارہ ۲۰ امن خلق سورہ قصص رکوع ۵ - وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور کون شخص ہے بہت گمراہ اوس شخص سے کہ
پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی جو خدا کی ہدایت سے نہین ہے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو - پارہ ولو

اثنا - سورہ انعام - رکوع ۱۴ - وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ اور چھوڑو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ جو کماتی ہین گناہ البتہ جزا دیے جاوینگی ساتھ اوس چیز کی کہ کرتی تھے - تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ گناہ ظاہر وہ ہی جو اعضا سے تعلق رکھے اور گناہ باطن وہ ہے جسکا دلین خیال کیا جاوی - پارہ اقترب - سورہ حج - رکوع ۴ - فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ پس بچتے رہو ناپاکی بتون (یعنی بت پرستی) سے - پارہ ربما - سورہ نحل رکوع ۵ - وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے ہر امت مین پیغمبر یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور پرہیز کرو بتون سے - پارہ لا یحب اللہ - سورہ مائدہ رکوع ۵ - وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ مرد چور اور عورت چور پس کاٹو ہاتھ انکے دونون کی از روی سزا کی جو کیا اونھون نے عبرت خدا کی طرف سے - پارہ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۱۶ - إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس شخص کو جو خیانت کرنیوالا گناہگار ہی - پارہ واعلموا - سورہ انفال رکوع ۷ - إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ - تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا خیانت کرنیوالونکو - پارہ قال الملاء - سورہ انفال رکوع ۲ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اي ایمان والو مت خیانت کرو اللہ اور اوسکی رسول کی اور مت خیانت کرو امانتون اپنی کی اور تم جانتی ہو - پارہ اقترب للناس سورہ حج رکوع ۵ - إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ - تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہر ایک خیانت کرنیوالی کفر کرنیوالے کو - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۷ - وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جو کوئی چورا دی لاویگا اوس چیز کو جو چورائی ہی اوسنے قیامت کے دن - پارہ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۷ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوی ساتھ اوسکی اور بخشتا ہی سوا اسکی جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی شریک لاوی ساتھ اللہ کی پس تحقیق باندھ لیا اوسنے گناہ بڑا - پارہ الم - سورہ بقر - رکوع ۳ - فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا - پس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک - پارہ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۲ - وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اور مت شریک لاؤ ساتھ اللہ کی کسی چیز کو پارہ واذا سمعوا - سورہ مائدہ - رکوع ۱۲ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اي ایمان والو شراب اور قمار بازی اور تھان بتون کا اور تیر فال کے ناپاک ہین کام شیطان سے پس بچو اوسنی تاکہ تم خلاصی پاؤ - پارہ وما ابری - سورہ ابراہیم - رکوع ۴ - ان

الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ تحقیق ظالمون کو لئی عذاب درد دینی والا ہی ۔ پارہ ۱۸ قد افلح ۔ سورہ فرقان رکوع ۲
وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ۔ اور جو کوئی تم مین سی ظلم کریگا چکھاوینگی ہم اوسکو عذاب بڑا ۔ پارہ ۱۹
وقال الذین ۔ سورہ فرقان ۔ رکوع ۴ ۔ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا اور تیار کیا ہی ہمنے ظالمون کو لئی عذاب
درد دینی والا ۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد ۔ سورہ شوری ۔ رکوع ۴ ۔ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق وہ نہین دوست رکہتا ظالمون
کو ۔ پارہ ۸ ولو اننا ۔ سورہ اعراف ۔ رکوع ۷ ۔ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کی اور پکارو اللہ
کو ڈر اور طمع سی تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہی نیکی کرنیوالون سی ۔ پارہ ۲ سیقول ۔ سورہ بقر ۔ رکوع ۲۳ وَلَا
تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت کہاؤ مال اپنی آپسکی ناحق اور نہ کھینچ لیجاؤ اونکو حکام کی پاس (رشوت کی طور پر) تاکہ تم
کہاؤ ایک ٹکڑا لوگون کی مال سی ساتھ ظلم کی اور تم جانتی ہو ۔ پارہ ۵ والمحصنت ۔ سورہ نسا ۔ رکوع ۵ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بِالْبَاطِلِ ای ایمان والو مت کہاؤ مال اپنی آپسکی ناحق ۔ ایضاً وَلَا تَتَمَنَّوْا
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت خواہش کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہی اللہ نی ساتھ اوسکی بعض
تمہاری کو ۔ پارہ ۸ ولو اننا ۔ سورہ اعراف ۔ رکوع ۳ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور مت اسراف کرو بیشک
تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا اسراف کرنیوالونکو ۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی ۔ سورہ بنی اسرائیل ۔ رکوع ۳ ۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ اور مت بیجا خرچ کر بیجا خرچ کرنا تحقیق بیجا خرچ کرنیوالی بہائی
شیطان کے ہین ۔ پارہ ۱۹ وقال الذین ۔ سورہ فرقان ۔ رکوع ۶ ۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا یعنی بندی خدا کی وہ لوگ ہین کہ نہین گواہی دیتی جہوٹی یا بری مجلسون مین حاضر
نہین ہوتے اور جب وقت گذرتے ہین کسی بیہودہ موقع یا امر پر تو گذرتی ہین بزرگانہ طریقہ سی یعنی گناہ اور
کہیل کی باتون کیطرف دہیان نہین کرتی نہ اونمین شامل ہوتی ہین اور نہ اونسی لڑتے ہین ۔ پارہ ۲۰ امن ۔ سورہ
قصص رکوع ۸ ۔ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ اور مت چاہ فساد زمین مین تحقیق
اللہ نہین دوست رکہتا فساد کرنیوالونکو ۔ پارہ ۵ والمحصنت ۔ سورہ نسا ۔ رکوع ۵ ۔ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ
عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۔ اگر بچو گی تم بڑی گناہون سی جنسے کہ تم ممانعت کیجاتی
ہو تو ہم دور کر دینگی تم سی برائیان تمہاری اور داخل کرینگی ہم تمکو عزت کی جگہہ مین ۔ ایضاً رکوع ۱۶ ۔ وَمَنْ یَّكْسِبْ

إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا - پاره ولو اننا - سوره اعراف - رکوع ۴ فَمَنِ اتَّقَىٰ
وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور نیکی کرے پس نہیں ڈر اونپر
اور نہ وہ غمگین ہونگے - پاره سیقول سوره بقر - رکوع ۲۹ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہہ کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے - پاره[۲۶] حم - سوره حجرات - رکوع ۲ - إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ تحقیق بہت بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے - پاره[۲۸] قد سمع اللہ - سوره تحریم
رکوع ۲ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالص
پاره[۱۴] ربما - سوره نحل - رکوع ۱۵ - ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ - پھر تحقیق پروردگار تیرا ان لوگوں کے لئے کہ جنہوں نے
نادانی سے برے کام کئے پھر اسکے بعد توبہ کی اور نیک کام کئے تحقیق رب تیرا اسکے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے -
پاره[۹] قال الملاء - سوره اعراف - رکوع ۱۹ - وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ
رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور جنہوں نے کام کئے برے پھر توبہ کی پیچھے اسکے اور ایمان لائے تحقیق پروردگار
تیرا پیچھے اسکے البتہ بخشنے والا مہربان ہے - پاره[۲] سیقول - سوره بقر - رکوع ۲۱ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي
الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ
وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اے لوگو کہاؤ اوس چیز سے جو زمین میں ہے حلال اور پاکیزہ
اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر حکم کرتا ہے تمکو برائی اور بے حیائی
کا اور یہہ کہ کہو تم اللہ پر وہ چیز جو نہیں جانتے - ایضاً - رکوع ۲۵ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ
كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ - اے ایمان والو داخل ہو اسلام میں سارے اور
مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر - پاره[۸] ولو اننا - سوره اعراف - رکوع ۲ -
يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ مِنْ آيَاتِ
اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ - اے آدم کے بیٹو تحقیق
اوتارا ہمنے تمہارے لئے لباس جو تمہاری شرمگاہ کو ڈہکتا ہے اور اوتارا ہمنے لباس زینت کا اور جاڑے کا اور لباس
پرہیزگاری و پاکیزگی کا ان سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں - اے آدم کے بیٹو نہ بہکاوے
تمکو شیطان جیسے کہ تمہارے ماں باپ کو بہکا کر بہشت سے نکالدیا - پاره[۲۲] ومن یقنت - سوره فاطر - رکوع ۱ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے پس فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اوسکو دشمن سوا اسکے نہیں کہ اپنے گروہ کے لوگوں کو دوزخ میں رہنے کے لئے پکارتا ہے۔

پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ ممتحنہ۔ رکوع ۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔ اے ایمان والو مت دوستی کرو اوس قوم سے کہ غصہ ہوا اوپر اللہ تحقیق وہ ناامید ہوئے آخرت سے جیسے ناامید ہوئے کافر قبر والوں سے +

کلام رسول مقبول ؐ ۔ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اور پاس انکے ایک جماعت صحاب کی بیٹھی ہوئی تھی کہ اقرار کرو ساتھ میرے اس بات کا کہ نہ شریک کرو ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالو اور نہ کسی پر بہتان باندھو اور نہ نیکی کے احکام میں بیفرمانی کرو۔ مشکوٰۃ باب الکبائر فصل ۲ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ رواہ الترمذی۔ صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت کرو اور چوری و زنا نکرو اور ناحق کسی کا خون نہ کرو۔ ایضاً۔ باب الکبائر۔ فصل ۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رواہ البخاری عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایضاً۔ باب الحدود۔ فصل ۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رواہ احمد۔ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس قوم میں زناکاری ہوتی ہے اوسمیں قحط پڑجاتا ہے اور جس قوم میں رشوت کا رواج ہو وہ رعب در خوف میں گرفتار ہوتی ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رواہ رزین۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملعون ہے وہ شخص جو قوم

لوط کا کام یعنی لونڈے بازی کرے - وعنہ ان رسول اللہ ﷺ قال لا ینظر اللہ عز وجل الی رجل اتی رجلا
او امرأۃ فی دبرہا رواہ الترمذی - ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نظر رحمت سے نہیں دیکھتا
اوس شخص کو جو کسی مرد یا عورت سے اغلام کرے - بلوغ المرام - باب الترہیب من مسی الاخلاق - عن المغیرۃ بن شعبۃ
عن رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنعا وہات و
کرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کیا ہے تم پر بیفرمانی ماؤن کی اور جیتی گاڑنا بیٹیون کا اور باز رکھنا نیکی سے اور بھیکھ مانگنا
اور برا جانتا ہے تمہارے لئے بیہودہ بکنا اور بہت سوال کرنا اور برباد کرنا مال کا - مشکوۃ - باب الکبائر فصل ۳ -
عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ ﷺ ولا تشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ - رواہ احمد - معاذ سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو نصیحت کی کہ شراب مت پی کہ وہ جڑ بدکاریون کی ہے - ایضاً - باب الکسب فصل ۲ - عن ابن
عمر قال رسول اللہ ﷺ لعن اللہ الخمر وشاربہا وساقیہا وبائعہا ومبتاعہا وعاصرہا ومعتصرہا
وحاملہا والمحمولۃ الیہ رواہ ابوداود - ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے شراب
اور اوسکے پینے والے اور پلانیوالے اور بیچنے والے اور خریدنے والے اور اوسکے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے اور اوٹھانیوالے
اور اوس پر کہ اوٹھالی گئے - ایضاً - باب الکبائر فصل ۳ - عن معاذ قال رسول اللہ ﷺ وایاک والمعصیۃ فان
بالمعصیۃ حل سخط اللہ مختصرا رواہ احمد - معاذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ سے بچو کیونکہ گناہ سے
خدا ناراض ہوتا ہے - صحیح مسلم - عن سعد بن ابی وقاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ یحب العبد
التقی الغنی الخفی - سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ پیار کرتا ہے بندہ پرہیزگار بے پرواہ چھپے
کو - مشکوۃ - باب الغضب فصل ۳ - عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ثلث منجیات وثلث مہلکات
فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضی والسخط والقصد فی الغنا
والفقر واما المہلکات فہوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وہی اشدہن رواہ البیہقی
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین
آخرت مین - نجات دینے والیون مین سے ایک خدا سے ڈرنا خفیہ و ظاہر مین - دوسری کہنا حق بات کا حالت رضا و ناخوشی
مین - تیسری میانہ روی دولت و فقر کی حالت مین - ہلاک کرنیوالی چیزون مین سے ایک نفسانی خواہشون کی پیروی کرنا
دوم بخل و حرص کا مغلوب ہونا سوم اپنے آپکو اچھا جاننا اور یہ خصلت سب سے بدتر ہے - ایضاً - باب استحباب المال فصل ۲

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ - رواہ الترمذی - شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دانا وہ شخص ہے جو ذلیل و فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ کے حکم کا اور احمق وہ ہے جو مغلوب ہو نفسانی خواہشوں کا -

ایضاً - باب الاعتصام فصل ۳ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَأْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ مختصراً - رواہ احمد - معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق شیطان آدمی کے لئے بھیڑیا ہے مثل بھیڑیے بکری کے جو پکڑتا ہے گلہ میں سے نکلی ہوئی بکری اور پیچھے رہی ہوئی اور کنارہ کنارہ چلنے والی بکری کو - ایضاً - باب الحب فی اللہ فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً متفق علیہ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مثال ہمنشین نیک اور بد کی مثال اوٹھانے والی کستوری اور پھونکنے والی دھونکنیوں کی ہے پس اوٹھانیوالا کستوری کا یا تو دیگا تجکو کستوری مفت یا تو اوس سے خرید یگا یا پاویگا اوس سے خوشبو اور پھونکنے والا دھونکنیوں کا یا تو جلا دیگا تیرے کپڑے یا تو پاویگا اوس سے دھوآں +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم - جلد ۴ - بیان اقسام الذنوب - وقال ابو طالب المکی الکبائر سبع عشرۃ جمعتھا من جملۃ الاخبار وجملۃ ما اجتمع من قول ابن عباس وابن مسعود وابن عمر وغیرھم اربعۃ فی القلب وھی الشرک باللہ والاصرار علی معصیتہ والقنوط من رحمتہ والامن من مکرہ واربع فی اللسان وھی شھادۃ الزور وقذف المحصن والیمین الغموس وھی التی یحق بھا باطلا او یبطل بھا حقا والسحر وثلاث فی البطن وھی شرب الخمر والمسکر من کل شراب واکل مال الیتیم ظلماً واکل الربا وھو یعلم واثنان فی الفرج وھما الزنا واللواطۃ واثنان فی الیدین وھما القتل والسرقۃ وواحدۃ فی الرجلین وھو الفرار من الزحف وواحدۃ فی جمیع الجسد وھو عقوق الوالدین - ابو طالب مکی نے کہا ہے کہ بڑے گناہ سترہ ہیں جنکو میں نے تمام اخبار اور کل اقوال ابن عباس ابن مسعود و ابن عمر وغیرہ صحابہ سے جمع کیا ہے جنمیں سے چار دل سے تعلق رکھتے ہیں - ایک خدا کا شریک کرنا - دوسرا گناہ پر اصرار کرنا - تیسرا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا - چوتھا خدا کے عذاب سے بیخوف ہو جانا - اور چار زبان سے تعلق رکھتے ہیں اول جھوٹی گواہی دینا - دوم زنا کی تہمت دینا - سوم جھوٹی قسم کھانا جس سے باطل چیز کو حق اور حق کو باطل کیا جاوے

چہارم جادو کرنا - اور تین پیٹ سے متعلق ہین ایک شراب اور نشہ دار چیز پینا - دوسرا یتیم کا مال ظلم سے کہانا تیسرا جان بوجہکر سود کہانا - دو فرج سے متعلق ہین اور وہ زنا اور لونڈی بازی ہے - دو ہاتہہ سے تعلق رکہتے ہین اور وہ خون اور چوری کرنا ہے - ایک پانو سے تعلق رکہتا ہے اور وہ لشکر سے بہاگنا ہے - ایک تمام جسم سے متعلق ہے اور وہ ماں باپ کی نافرمانی ہے - تنویر مؤطا امام مالک - باب عقوبۃ خصال من الاثم - عن عبد اللہ بن عباس رض انہ قال ما ظہر الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشی الزنا فی قوم قط الا کثر فیہم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنہم الرزق ولا حکم قوم بغیر الحق الا فشی فیہم الدم ولا ختر قوم بالعہد الا سلط علیہم العدو - عبد اللہ بن عباس رض نے فرمایا کہ ظاہر نہوئی چوری کسی قوم مین مگر یہہ کہ اوسکی شامت سے اوس قوم کو ڈرپوک و بزدل کر دیا گیا اور ظاہر نہوا زنا کسی قوم مین مگر یہہ کہ اوسکی شامت سے اونمین مری پڑی اور کم نہ کیا تول و پیمانہ کسی قوم نے مگر یہہ کہ اونمین بے رزقی واقع ہوئی اور نہ حکم کیا کسی قوم نے ناحق مگر یہہ کہ اونمین ناحق خونریزی پہیلی اور نہ توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر یہہ کہ اونپر خدا نے دشمن کو مسلط کیا - احیاء العلوم - جلد ۴ - بیان اقسام الذنوب قال ابو سعید الخدری وغیرہ من الصحابۃ انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلعم من الکبائر - ابو سعید خدری وغیرہ اصحاب کا قول ہے کہ تم بعض اعمال کو اپنی آنکہونمین بال سے بہی باریک خیال کرتے ہو حالانکہ ہم اونکو زمانہ رسول خدا صلعم مین بڑی گناہونمین سے شمار کرتے تہے - مشکوٰۃ باب بیان الخمر فصل ۳ - عن ابی موسی انہ کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت ہذہ الساریۃ دون اللہ - ابی موسی اشعری نے کہا ہے کہ مین خوف نہین رکہتا یہہ کہ پیون شراب یا بت پرستی کرون یعنے میری نزدیک شراب پینا اور بت پرستی ایک حکم رکہتی ہے - منبہات باب الرباعی - عن عثمان رض وجدت حلاوۃ العبادۃ فی اربعۃ اشیاء اولہا فی اداء فرائض اللہ والثانی فی اجتناب محارم اللہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللہ والرابع فی النہی عن المنکر اتقاء غضب اللہ - عثمان رض کہتے ہین کہ پائی مینے لذت عبادت کی چار چیزون مین - پہلے اللہ کے فرض ادا کرنے مین اور دوسرے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون سے بچنے مین - تیسری نیک کام بتانے مین واسطے طلب ثواب اللہ کے - چوتہے بُرے کام کے روکنے مین ڈرنے کے خدا کے غصہ سے - احیاء - جلد ۴ - وقال عمر رض حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا و زنوہا قبل ان توزنوا و تہیؤا للعرض الاکبر - وکتب الی ابی موسی الاشعری حاسب نفسک فی الرخاء قبل حساب الشدۃ - اور حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ اپنے نفس سے محاسبہ کرو پہلے اسکے کہ تم سے محاسبہ کیا جاوے اور اوسکو وزن کرو پیشتر اسکے کہ وزن کیے جاؤ اور عرض اکبر کے لئے مستعد ہو رہو - اور حضرت ابو موسی اشعری کو لکہا کہ اپنے نفس سے سختی کے حساب سے پیشتر راحت کے وقت مین حساب لو -

قال علیؑ الھوی شریک العمی ومن التوفیق التوقف عند الحیرة ونعم طارد الھم الیقین وعاقبة الکذب الندم وفی الصدق السلامة - حضرت علیؑ فرماتی ہین کہ نفسانی خواہش نابینائی کی شریک ہی اور حیرت کے وقت توقف کرنا ایک توفیق کی بات ہی اور یقین بہت عمدہ ٹالنیوالا غم کا ہی اور جہوٹ کا مآل پشیمانی ہی اور راستی مین سلامتی ہی - ایضاً - جلد ۲ - قال ابوذرؓ الوحدة خیر من الجلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدة ابوذر نے فرمایا کہ تنہائی بُری مصاحبت سے بہتر ہی اور اچہا مصاحب تنہائی سے بہتر ہی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

عیسوی تعلیم مین اگرچہ بظاہر شرابی کی مذمت مفہوم ہوتی ہی لیکن واقع مین شراب پینے کی کوئی ممانعت نہین ہی چنانچہ مسیح کا پہلا معجزہ ہی پانی کو شراب بنا دینے پر ظاہر ہوا تہا جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۲ مین آیت ۱سے آگے لکہا ہی کہ مسیح نے قانائی جلیل مین شادی کے موقع پر پانی کے چہ مٹکون کو شراب بنا دیا تہا - اسسے ظاہر ہی کہ اگر شراب کا پینا ناجائز ہوتا تو کب مسیح پانی کو معجزہ سے شراب بناتے - بلکہ پولوس مقدس صریحاً شراب پینے کا حکم دیتے ہین چنانچہ نامہ اول تمطاؤس باب ۵ - آیت ۲۳ مین لکہا ہی - آگے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے ہضمہ اور اکثر کمزوریون کے واسطے تہوڑی می پی - اور جو مذمت شرابی کی کیگئی ہی وہ صرف متوالی و بدمست کی ہی - چنانچہ نامہ افسیون ۵ - ۱۸ مین لکہا ہی شراب پی کے متوالی ہو کہ اوس مین خرابی ہی - پس جبکہ عیسوی تعلیم مین بجائی ممانعت کے شراب کی (جسکو عقلا نے ام الخبائث سے نامزد کیا ہی) صریحاً اجازت ثابت ہی تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا وہ تعلیم عمدہ ہو سکتی ہی کہ جسمین ایسی چیز کی استعمال کی اباحت و اجازت پائی جاوے جو دنیا کی تمام بُرائیون و خباثتون کی جڑ اور اصل الاصول ہی اور جسکی نسبت شرابیون کا منہ سے چہٹتی نہین ہی یہہ بہت کافر لگی ہوئی - عام مقولہ ہی - یا وہ تعلیم کہ جسمین شراب کو ایسا پلید بتایا کہ اوسکی پینے اور پلانے اور بیچنے اور خریدنے اور نکالنے اور اوٹہانیوالے کو ملعون کہا جاوے - ناظرین یہان خود ہی غور فرماکر نتیجہ نکال لین +

فصل پنجم

روزمرہ کی دینی و دنیوی برتاؤ وغیرہ کے بیان مین

کلام مسیح - انجیل متی - باب ۱۰ - آیت ۱۲ - جب تم کسی گہر مین جاؤ تو اوسے سلام کرو - اگر وہ گہر لائق ہی تو تمہارا سلام اوسے پہنچیگا اور اگر لائق نہین تو تمہارا سلام تمپر آویگا - ایضاً باب ۵ - آیت ۴۲ - جو کوئی تجہسے کچہ مانگے اوسے دے اور جو تجہسے قرض چاہے اوسے موہنہ نہ موڑ - انجیل لوکا باب ۶ - آیت ۳۰ - جو کوئی تجہسے کچہ مانگے اوسے دے اور اوسسے جو تیرا مال لے پہر مت مانگ ۳۴ - اور اگر تم اونہین جنسے پہر پانے کی امید ہی قرض دو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گنہگار

بہی گنہگار ونکو قرض دیتے ہین - ۳۵ - اور پہر پانے کی امید نہ رکھکر قرض دو +

کلام حواریین - نامہ رومیان - باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی جنسی صلح ہو اور ایکدوسری کی
ترقی ہو پیروی کرین - نامہ تمطاؤس باب ۶ - آیت ۲۰ - ای تمطاؤس امانت کو حفاظت سی رکہہ - نامہ قلیون باب ۳
آیت ۱۶ - تم ایکدوسری کو کمال دانائی سی تعلیم اور نصیحت کرو - نامہ افسیون باب ۵ آیت ۱۱ - تاریکی کی لاحاصل کامون مین شریک
مت ہو بلکہ بیشتر اونکو ملامت کرتی رہو - نامہ تمطاؤس باب ۵ - آیت ۲۰ - اونہین جو گناہ کرتی ہون سب کی سامنی ملامت
کرتا کہ اورونکو بہی خوف ہو - ۲۲ - اور نہ دوسری کی گناہونمین شریک ہو اپنی تئین پاک رکہہ - نامہ یعقوب باب ۵
آیت ۱۹ - ای بہائیو جو تم مین سی کوئی سچائی کی راہ سی گمراہ ہووی اور کوئی اوسکو پہیر لاوی - ۲۰ وہ یہہ معلوم کری کہ
جو کوئی ایک گنہگار کو اوسکی گمراہی کی راہ سی پہیر لاتا ہی تو ایک جان کو موت سی بچاویگا اور بہت گناہونکو چہپاویگا
نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۰ - عزت کی راہ سی ایکدوسری کو بہتر سمجہو +

کلام الٰہی - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ نور - رکوع ۴ - یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَہْلِہَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْہَآ اَحَدًا
فَلَا تَدْخُلُوْہَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ہُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِیْمٌ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ فِیْہَا مَتَاعٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَکْتُمُوْنَ - ای ایمان والو کسی غیر کی گہر مین بلا اجازت مت داخل ہو اور سلام کرو اوس گہر کی لوگون
یہہ تمہاری لئی بہتر ہی تا کہ تم نصیحت پکڑو پس اگر تم اوس گہر مین کسی کو نہ پاؤ تو اوسمین مت داخل ہو یہانتک کہ تمکو
اجازت دیجاوی اور اگر تمہین یہہ کہا جاوی کہ پہر جاؤ پس تم پہر جاؤ یہہ بہت اچہا ہی تمہاری لئی اور جو کچہہ تم
کرتی ہو اللہ اوسکو جانتا ہی - نہین کوئی گناہ تمپر اگر تم اون گہرونمین داخل ہو جنمین کوئی نہین رہتا ہو جنمین
تمہارا فائدہ ہی اور اللہ جانتا ہی جو کچہہ ظاہر کرتے ہو اور جو چہپاتے ہو - پارہ ۱۸ ایضاً - رکوع ۸ - فَاِذَا دَخَلْتُمْ
بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً پس جب تم اپنی گہرونمین داخل ہو تو اپنی
لوگونپر سلام کرو دعا مقرر کی ہوئی خدا کیطرف سی برکت والی پاکیزہ - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید رکوع ۲
اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمْ وَلَہُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ بتحقیق
خیرات دینی والی اور خیرات دینی والیان اور وہ جو دیتی ہین اللہ قرض حسنہ دوچند کیا جاویگا اونکی لئی اور
واسطی اونکی ثواب ہی باکرامت - پارہ ۵ والمحصنٰت - سورہ نسا - رکوع ۱۷ - لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىہُمْ اِلَّا مَنْ

اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا - نہین بہلائی اونکی پوشیدہ مشورونمین لیکن خوبی اوس شخص کی مشورہ مین ہی جو حکم کری
خیرات کا یا اچہی بات کا یا لوگون مین صلح کردینی کا اور جو شخص ایسا کری واسطے رضامندی خدا کی پس ہم
اوسکو بڑا ثواب دینگی - پارہ ۹ قال الملا - سورہ انفال - رکوع ۱ - فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ - پس ڈرو
اللہ سی اور درست کرو اپنی آپسکے معاملات - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ مومنون - رکوع ۱ - وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ اور وہ جو اپنی امانتون اور عہدون کو نگاہ رکہتی ہین اور وہ جو اپنی نمازون
پر محافظت کرتی ہین یہی لوگ وارث ہین جو بہشت کو ورثہ مین لینگی اور اوسمین ہمیشہ رہینگی - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ
نسا - رکوع ۸ - اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا
بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا - تحقیق اللہ تمکو حکم کرتا ہی اسبات کا کہ
تمکو پہونچادو امانتین اونکی مالکونکو اور جب حکم کرو لوگونکو تو حکم کرو ساتہہ عدل کے اور تحقیق اللہ اچہی بات کی
نصیحت کرتا ہی تحقیق اللہ سننی والا دیکہنی والا ہی - پارہ ۶ لا یحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۱ - وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ایکدوسری کی امداد کرو نیکی و پرہیزگاری پر اور نہ
امداد کرو گناہ و زیادتی پر - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۶ - وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا یعنی بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو بری مجلسونمین حاضر نہین ہوتی اور جب
بیہودہ امر پہ گذرتی ہین تو بزرگانہ طریقہ سی گذرتی ہین یعنی گناہ اور لغو باتون کیطرف دہیان نہین کرتی نہ اونمین
شامل ہوتی ہین - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۱ - وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور چاہیی کہ تم مین سی ہووی ایک
گروہ بلانی والا لوگون کو طرف بہلائی کی اور حکم کرنی والا ساتہہ اچہی کامون کے اور منع کرنی وال
والا نامعقول باتون سی اور یہی لوگ خلاصی پاوینگی - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ ذاریات - رکوع ۳ - وَذَكِّرْ فَاِنَّ
الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی ہی ایمان والونکو - ایضاً - سورہ طور - رکوع ۲
فَذَكِّرْ پس نصیحت کر - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل - رکوع ۱۶ - اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
بلا طرف راہ پروردگار اپنی کے ساتہہ حکمت اور نیک نصیحت کی - پارہ ۲۴ فمن اظلم - سورہ سجدہ - رکوع ۵ - وَمَنْ

اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کون شخص ہی بہتر بات مین اوس شخص سی جو خدا کی طرف
لوگونکو پکارتا اور عمل اچھے کرتا ہی - پارہ والمحصنت سورہ نسا - رکوع ۱۱ - وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ
مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا اور جب تعظیم کیجاوی تمہاری ساتھہ سلام کی پس تعظیم کرو تم اوسے
ساتھہ اچھی کلمہ کی یا وہی کلمہ اوسکو پہیر دو تحقیق اللہ ہر چیز کا حساب لینی والا ہی - تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ
اگر کوی تمہین السلام علیکم کہی تو تم اوسکی جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور اگر وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہی تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یعنی جو تمہاری عزت کری تو تم اوس سی بڑہ کر اوسکی عزت کرو -
پارہ سبحن الذی ۱۵ - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور پورا کرو عہد کو تحقیق عہد سے پوچھا
جائیگا اور پورا کرو پیمانہ کو جب تم ناپو اور تولو ترازو سیدہی سی یہہ بازگشت مین اچھا اور بہتر ہی - پارہ ولو اننا ۸
سورہ انعام - رکوع ۱۹ - وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اور پورا کرو ناپ اور تول انصاف سی
نہین تکلیف دیتی ہم کسی جی کو مگر موجب اوسکی طاقت کی اور جب تم بات کہو تو انصاف کرو اگرچہ صاحب قرابت کی نسبت
ہی ہو اور عہد اللہ کو پورا کرو اسی بات کی نصیحت کرتا ہی تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف
رکوع ۱۱ - فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۤءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس پورا کرو ناپ اور تول اور مت کم دو لوگونکو چیزین اور
مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کی یہہ تمہاری لئی بہتر ہی اگر تم ایماندار ہو - پارہ عم ۳۰ - سورہ تطفیف -
رکوع ۱ - وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ
وائی ہی واسطی کم دینی والون کی جب ماپ لیوین لوگون سی تو پورا لیوین اور جب ماپ دیوین اونکو یا تول دین اونکو
کم کر دیوین - پارہ ومامن دابۃ ۱۲ - سورہ ہود - رکوع ۸ - وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کرو ماپ
اور تول کو - پارہ وقال الذین ۱۹ - سورہ شعرا - رکوع ۱۰ - اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۤءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور پورا کرو پیمانہ
کو اور مت ہو نقصان دینی والون سی اور تولو ترازو سیدہی سی اور مت کم دو لوگونکو چیزین اور مت پہرو زمین
مین فساد کرتی ہوی - پارہ تلک الرسل ۳ - سورہ آل عمران رکوع ۸ - بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

بلکہ جو کوئی پورا کرے اپنے عہد کو اور پرہیزگاری کرے پس تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو - پارہ لایحب اللہ
سورہ مائدہ - رکوع ۱ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے ایمان والو پورا کرو عہدوں کو - پارہ ۱۳ وما ابرئ
سورہ رعد - رکوع ۳ - اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ
وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ سوائے اسکے
نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل کے اور وہ وہ لوگ ہیں جو پورا کرتے ہیں اللہ سے عہد کو اور نہیں توڑتے عہد کو
اور وہ ملاتے ہیں وہ چیز جو حکم کیا ہے اللہ نے اسکو ملانے کا (یعنی رشتہ داروں وغیرہ کو ملاپ کہتے ہیں) اور ڈرتے ہیں اپنے
خدا سے اور خرابی حساب سے - پارہ ۶ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۶ - وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ
اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر انکے درمیان عدل سے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے
والوں کو - پارہ ۶ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی عدل کرو وہ بہت نزدیک ہے
پرہیزگاری کو - پارہ ۲۶ حٰم - سورہ حجرات - رکوع ۱ - وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور انصاف کرو تحقیق
اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۳ - قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ
حکم کرتا ہے پروردگار میرا انصاف کرنیکا - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۷ - وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ
اور کام کاج میں مشورہ کیا کر - پارہ ۲۵ الیہ یرد - سورہ شوریٰ - رکوع ۴ - وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ اور کام انکا
اپنے آپسمیں مشورہ کر لینا ہے - پارہ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۶ - وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ
لَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا بندے خدا کے وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہیں بیجا خرچ کرتے اور نہیں
تنگی کرتے بلکہ ہوتا ہے درمیان اسکے معتدل ۔

کلام رسول مقبول - مشکوٰۃ باب السلام - فصل ۳ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ النَّبِیُّ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی
اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رواہ البیہقی - قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم گھر
میں داخل ہو تو رہنے والوں پر سلام کرو اور جب تم نکلو تو گھر کے رہنے والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو - وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ رواہ الترمذی
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے میرے بیٹے جسوقت تو اپنے گھر کے لوگوں پر داخل ہووے تو سلام کر یہ سلام برکت
ہوگا تجھپر اور تیرے گھر والوں پر - ایضاً - باب فضل الصدقہ - فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی
کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ

قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ
فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ متفق علیہ ابی موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر خیرات
دینا لازم ہے لوگون نے کہا کہ اگر خیرات کرنے کے لئے اوسکے پاس کچھہ نہو تو وہ کیا کرے آپنے فرمایا کہ اوسکو چاہیے کہ اپنے
ہاتھون سے کام کرے اور اوس کمائی سے اپنی ذات کو بھی نفع پہونچائے اور خیرات بھی دے پھر لوگون نے عرض کیا کہ
اگر وہ ہاتھون سے کام کاج نہین کرسکتا تو پھر کیا کرے آپنے فرمایا کہ وہ حاجتمند صاحب غم کی مدد کرے۔ لوگون نے کہا کہ
اگر یہہ بھی نہ کرسکے آپنے فرمایا کہ لوگونکو نیکی کا حکم دے۔ پھر لوگون نے عرض کیا کہ اگر یہہ بھی نہ کرسکے آپنے فرمایا کہ اپنے
آپکو لوگون سے بدی کرنیسے بچائے بس یہی اوسکے لئے خیرات ہوگی۔ مشارق الانوار۔ باب ۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ رواہ البخاری۔ جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگونمین بہتر وہ آدمی ہے جو قرض
کے ادا کرنے مین اچھا ہو۔ مشکوۃ۔ باب العلم۔ فصل ۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہِ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا
النَّاسَ رواہ الدارمی۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو فرمایا کہ علم پڑھو اور لوگونکو پڑھاؤ۔ مشارق الانوار
باب۔ عَنْ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ
فَاعِلِهِ رواہ مسلم۔ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلا دیگا تو اوسکو کرنے
والے کے برابر ثواب ملیگا۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ۔ فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ لَيْسَ مِنَّا مَنْ
لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طریقہ پر وہ شخص نہین ہے کہ
جو چھوٹون پر رحم اور بڑون کی عزت نہ کرے۔ صحیح مسلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ
عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے کو اور گذرنیوالا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ بہتونکو اور سوار پیادہ چلنے والے کو۔
صحیح بخاری و مسلم۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ
وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اوٹھائے کوئی شخص کسی شخص کو اوسکی جگہہ سے
پھر بیٹھے اوس جگہہ ولیکن کہے کہ کشادہ کرو اور جگہہ دو۔ مشکوۃ باب الحذر والتانی۔ فصل ۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِيِّ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا
فَأَمْسِكْ رواہ فی شرح السنۃ۔ انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ آپ مجکو وصیت فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ
جس کام کو تو کرے اوسکو اوسکا انجام دیکھکر کر پس اگر تو اوسکے انجام مین کچھہ بہتری دیکھے تو کر اور اگر اوسمین

گمراہی کا اندیشہ کرے تو ہٹ جا- صحیح بخاری ومسلم- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنِّیْ اُوْتٰی وَاُسْاَلُ
وَ تُطْلَبُ اِلَیَّ الْحَاجَۃُ وَاَنْتُمْ عِنْدِیْ فَاشْفَعُوْا لِتُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْ نَبِیِّہٖ مَا اَحَبَّ
حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس آکر لوگ سوال کرتے ہین اور مجھسے حاجت مانگتے ہین اور تم میرے پاس ہوتے ہو تو سفارش
کیا کرو تاکہ ثواب پاؤ اور اللہ تعالی اپنے نبی کے ہاتھون پر جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے- ابوداود- عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَحَلُّ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ سب سے زیادہ حلال جو آدمی کہاوے وہ اوسکی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے اور ہر ایک بیع مبرور جسمین کچھ خرابی نہو-
ترمذی- ابواب البر والصلۃ- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِذَا رَاٰی
فِیْہِ شَیْئًا فَلْیُمِطْہُ عَنْہُ- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے بہائی کا آئینہ ہے تو
جب اوسمین کوئی بات دیکھے تو چاہئے کہ اوسکو اوس سے دور کرے +

اقوال صحابہؓ- ادب المفرد- باب ۴۸۳- قال ابن عباسؓ لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا
وتسلموا علی اهلها- ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مت داخل ہو کسی گھر مین اپنے گھرون کے سوا یہانتک کہ پہلے اجازت
حاصل کر لو اور سلام کرو اونکے رہنے والون پر- ایضاً- باب ۴۹۸- قال جابرؓ یستاذن الرجل علی ولدہ وامہ
وانکانت عجوزا واخیہ واختہ وابیہ- جابر کہتے ہین کہ آدمی اجازت لیکر اپنے بیٹے وماں وبہائی وبہن اور باپ کے
پاس آوے- ایضاً- باب ۴۷۶- عن انس بن مالک انہ مر علی صبیان فسلم علیہم وقال کان النبیؐ یفعلہ
انس بن مالک لڑکون کے پاس سے گذرے اور اونپر سلام کیا اور فرمایا کہ پیغمبر خداؐ بھی لڑکونکو سلام کیا کرتے تہے-
احیاء العلوم- جلد ا- فصل الرابع فی صدقۃ التطوع- وکان عمرؓ یقول اللہم اجعل الفضل عند خیارنا لعلہم
یعودون بہ علی اولی الحاجۃ منا- اور حضرت عمرؓ یہ فرمایا کرتے تہے کہ اے خدا تعالی مال اور دولت ایسے شخصونکو دیجیو
جو ہم مین سے بہتر ہون تاکہ وہ اوس سے حاجتمندون کی دستگیری کرین- وقال عمرؓ ان الاعمال تباهت فقالت الصدقۃ
انا افضلکن- حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اعمال نے ایکدوسرے پر فخر کیا تو خیرات نے کہا کہ مین سب سے افضل ہون- ایضاً باب
فضیلۃ التعلم- قال ابوالدرداءؓ کن عالما او متعلما او مستمعا ولا تکن الرابع فتہلک- ہو تو پڑہانیوالا
یا پڑہنیوالا یا سننیوالا اور نہو چوتہا (یعنے جاہل) پس ہلاک ہوگا- ایضاً- فضیلۃ التعلیم- قال ابن عباسؓ معلم
الناس الخیر یستغفر لہ کل شیء حتی الحوت فی البحر- ابن عباس فرماتے ہین کہ جو شخص لوگونکو بہتر بات سکہاتا ہے
اوسکے لئے تمام چیزین یہانتک کہ سمندر کی مچھلیان بخشش مانگتی ہین- منبہات- باب الثلاثی- قال عمرؓ حُبِّبَ اِلَیَّ

من الدنیا ثلث الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والثوب الخلق ۔ حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مجکو دنیا کی تین چیزیں پسند ہین ۔ اچھی بات بتانا اور بُری بات سے روکنا اور پرانا کپڑا ۔ ایضاً ۔ باب الرباعی ۔ وعن عثمانؓ وجدت حلاوۃ العبادۃ فی اربعۃ اشیاء اولہا فی اداء فرائض اللہ والثانی فی اجتناب محارم اللہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللہ والرابع فی النہی عن المنکر اتقاء غضب اللہ ۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہین کہ مینے عبادت کی حلاوت چار چیزوں مین پائی پہلے اللہ کے فرض ادا کرنے مین دوسری اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون سے بچنے مین تیسری نیک کام بتانے مین وہبی ثواب حاصل ہونے کے چوتھی بُرے کام کے روکنے مین خدا کے ڈر سے ۔ احیاء العلوم ۔ جلد ۲ باب فضل الکسب ۔ وقال ابن مسعودؓ انی لاکرہ ان اری الرجل فارغاً لا فی امر دنیاہ ولا فی امر آخرتہ ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کو بیکار دیکھوں نہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ دین کا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین علاوہ اون ضروری بہت سی عمدہ باتون کے جنکے بتانے مین عیسوی تعلیم بالکل قاصر ہے اور محمدیؐ تعلیم مین بخوبی مصرح ہین بعض باتین جو انجیل مین بتائی گئی ہین اونسے قرآن کی تعلیم بدرجہا عمدہ ہے ۔ مثلاً انجیل مین لکھا ہے کہ جب تم کسی کے گہر مین جاؤ تو سلام کرو ۔ مگر قرآن مین حکم ہے کہ بغیر اجازت مالک گہر کے کسی کے گہر مین اندر دہنے داخل ہو جاؤ اور جب اجازت لیکر کسی کے گہر مین جاؤ تو گہر کے رہنے والون پر سلام کرو ۔ پہر انجیل مین لکھا ہے کہ پہر واپس لینے کی امید پر قرضہ مت دو ۔ اور قرآن کہتا ہے کہ واپس پانے کی امید پر ہر کسی کو قرضہ حسنہ یعنی بغیر سود کے دو ۔ اور ظاہر ہے کہ واپس نہ پانے کی امید پر ہزار مین سے شاید ایک آدہ ہی آدمی کسی کو قرضہ دے سکیگا اور واپس پانے کی امید پر سینکڑون قرض دے سکتے ہین اور حاجتمندون کی کارروائی ہوسکتی ہے ۔ پس انجیل کی قید واپس لینے کی نہ امید رکہنے نے گویا ہزارہا اشخاص کی دستگیری کا دروازہ بند کردیا +

فصل ششم

عورت مرد کی معاشرت اور پردہ کا بیان

کلام مسیحؑ ۔ انجیل متی باب ۵ ۔ آیت ۳۱ ۔ یہہ بہی لکہا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اوسے طلاقنامہ لکہدے ۳۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیوے اوسے زنا کرواتا ہے اور جو کوئی اوس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے +

کلام حواریین ۔ نامہ افسیون باب ۵ ۔ آیت ۲۲ ۔ اے عورتو اپنے شوہرون کی ایسی فرمانبردار رہو جیسے خداوند

کی ۲۵- ای مردو اپنی جورؤنکو پیار کرو جیسا مسیح نی بھی کلیسیا کو پیار کیا- ۲۸ یون ہی مردونپر لازم ہی کہ اپنی عورتونکو پیار کرین جیسی اپنی بدن کو جو اپنی جورو کو پیار کرتا ہی سو آپکو پیار کرتا ہی- ۲۹ کیونکہ کسی نی اپنی جسم سی کبھی دشمنی نہ کی بلکہ وہ اوسی پالتا اور پوستا ہی- ۳۳ بہرحال ہر ایک تم مین سی اپنی اپنی جورو کو ایسا پیار کری جیسا آپکو اور عورت اپنی شوہر کا ادب کری- نامہ اقرنتیان باب ۷- آیت ۳- خصم جورو کا حق جیسا چاہیے ادا کری اور ویسا ہی جورو خصم کا- ۴ جورو اپنی بدن کی مختار نہین بلکہ خصم مختار ہی- اسیطرح خصم بھی اپنی بدن کا مختار نہین بلکہ جورو- نامہ قلسیون باب ۳- آیت ۱۸- ای عورتو جیسا خداوند مین مناسب ہی اپنی اپنی خصم کی فرمانبرداری کرو- ۱۹- ای مردو اپنی جورؤنکو پیار کرو اور اونسی کڑوی نہو- نامہ طیطس باب ۲- آیت ۴ کہ اپنی خصمون اور بچونکو پیار کرین اور پرہیزگار اور پاکدامن اور گھر مین رہنے والیان اور خوش مزاج اور اپنی خصمون کی کہے مین ہو وین- نامہ اول تمطاؤس باب ۲- آیت ۹- اور یون ہی عورتین بھی شائستہ طور پر شرم اور تمیز کی ساتھہ آپکو سنوارین نہ کہ بال گوندہنی اور سونی اور موتیون اور قیمتی لباس سی- ۱۰ بلکہ آپکو نیک کامون سی سنوارین جیسا چاہیے کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سی سیکھے ۱۲- اور مین پروانگی نہین دیتا کہ عورت سکھلاوی یا آپ شوہر پر حاکم بن بیٹھے بلکہ خاموشی کی ساتھہ رہی- باب ۵- آیت ۱۴- سو ابھی میری مرضی یہہ ہی کہ جوان بیوگان بیاہ کرین بچی جنین اور گھر بار کا انتظام کرین- نامہ اقرنتیان باب ۱۱- آیت ۵ ہر عورت جو بغیر سر ڈھانپے دعا یا نبوت کرتی ہی سو اپنی سر کو بی حرمت کرتی ہے کیونکہ یہہ اوسکی سر مونڈنی کے برابر ہی ۶- اگر عورت اوڑہنی نہ اوڑہی تو اوسکی چوٹی بھی کٹ جاوے باب ۱۴- ۳۴ تمہاری عورتین کلیسے مین چپکی رہین کہ اونہین بولنی کا حکم نہین ہی- ۳۵- اور اگر وی کچھہ سیکھا چاہین تو گھر مین خصم سی پوچھین کیونکہ شرم کی بات ہی کہ عورتین کلیسے مین بولین +

کلام الٰہی- پارہ ۲ سیقول- سورہ بقر- رکوع ۲۹- اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ- طلاق رجعی (یعنی جسکے بعد مرد کو رجوع کر لینا جائز ہے) دو بار ہی پس اسکی بعد یا تو اچھیطرح سی عورت کو اپنی پاس رکھنا ہی یا چھوڑ دینا ہی اوسکو اچھی طرح سی- وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جب تم طلاق رجعی دو عورتونکو پس پہنچین میعاد اپنی کو (جو تین ماہ ہی) پس اسکی بعد یا تو اونکو نگاہ رکھو اچھیطرح سی یا چھوڑ دو اونکو اچھیطرح سی اور مت نگاہ رکھو اونکو اذیت دینی کی لئی تاکہ تم زیادتی کرو اور جو کوئی کری ایسی بات پس تحقیق اوسنی ظلم کیا اپنی جان پر- پارہ ۲۸ قد سمع اللہ- سورہ طلاق رکوع ۱- اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

لعدتهن واحصوا العدة واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان
يأتين بفاحشة مبينة اور جب تم طلاق دو عورتونکو تو طلاق دو اونکو اونکی عدت کے وقت اور گنو تم عدت
کو اور اپنے اللہ پروردگار سے ڈرو اور مت نکالو اونکو گہرون سے اور نہ وہ نکلین مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر تو بہر
اونکا نکالدینا جائز ہے۔ اسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن
وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى يضعن حملهن فان ارضعن لكم فاتوهن اجورهن
واتمروا بينكم بمعروف رکہو اونکو جہان تم رہتے ہو مقدور اپنے سے اور مت ایذا دو اونکو تاکہ تنگی کرو تم
اونپر اور اگر ہوویں وہ حاملہ پس خرچ کرو اونپر یہانتک کہ رکہیں حمل اپنا پس اگر دودہ پلادین تمہاری کہنے سے
پس دو اونکی مزدوری اور موفقت رکہو آپسمین اچہیطرح۔ پارہ لن تنالوا سورہ نساء رکوع ۱۔ فانكحوا ما طاب لكم من النساء
پس نکاح کرو اون عورتون سے جو خوش آوین تمکو۔ پارہ والمحصنت سورہ نساء۔ رکوع ۴ محصنين غير مسافحين نگاہ کہنے
والی نہ پانی ڈالنے والی یعنے عورتونکو صرف شہوت رانی کی لئے نہین بلکہ حصول اولاد اور ہمیشہ اپنے پاس رکہنے کی لئے نکاح کرو
پارہ لن تنالوا۔ سورہ نساء۔ رکوع ۳ وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا
شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا۔ اور عورتون کے ساتہہ اچہیطرحسے زندگانی کرو اور اگر ناپسند رکہو تو بہی صبر
کرو کیونکہ شاید جس چیز کو تم ناپسند کرو اور اللہ اوسمین بہت بہلائی ظاہر کرے۔ پارہ سیقول سورہ بقر
رکوع ۲۳۔ هن لباس لكم وانتم لباس لهن عورتین تمہارے لئے پردہ ہین اور تم اونکے لئے پردہ ہو۔
تفسیر احمدی مین لکہا ہے کہ یہہ آیت مرد و عورت کے حق مین کمال اختلاط اور نہایت ملاپ کی تشبیہ ہے یعنے مرد و عورت
کو ایکدوسرے کے ساتہہ اسطرحسے ہونا چاہیے جیسے لباس کو لابس کے ساتہہ ملاپ ہوتا ہے۔ پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ روم
رکوع ۳۔ ومن اياته ان خلق لكم من انفسكم ازواجا لتسكنوا اليها وجعل بينكم مودة ورحمة
ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون۔ اور یہہ اوسکی نشانیون سے ہے کہ تمہارے آپسمین سے عورتونکو پیدا
کیا تاکہ تم اونکی طرف متوجہ ہوکر آرام پکڑو اور پیدا کیا تمہارے درمیان پیار اور مہربانی تحقیق اسمین البتہ نشانیان
ہین واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۸ ولهن مثل الذي عليهن اور
عورتون کے لئے مردون پر حق ہین جیسے مردون کے لئے عورتون پر حق ہین۔ پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء رکوع
۲۔ الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصلحت
قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله واللتي تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔ مرد قیام رکہنے والے ہین عورتون
پر کیونکہ اللہ نے بزرگی دی ہی بعض کو بعض پر اور نیز اسلیئے کہ وہ اپنے مالون سی خرچ کرتی ہین پس نیکبخت عورتین
مردون کی فرمانبردار ہین اونکے مال و آبرو کی پیٹھ پیچھے نگہبانی کرنیوالی ہین خدا کی محافظت سی اور جن عورتون
کی سرکشی سی تم ڈرتی ہو۔ اونکو نصیحت کرو اور چھوڑ دو اونکو خوابگاہون مین اور مار پیٹ کرو اونکو پس اگر وہ
تمہارا کہنا مان لین تو اونپر اور کوئی سبیل مت ڈہونڈو۔ پارہ ۱۸ قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔
وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ
فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور نکاح کردو اپنی رانڈون کا اور اپنے لائق غلامون ولونڈیون کا اگر
وہ فقیر ہونگی تو اللہ اپنے فضل سی اونکی حاجت روائی کردیگا اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہی۔ پارہ ۲ سیقول
سورہ بقر۔ رکوع ۲۸۔ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ پس کنارہ کرو عورتون سے
حیض مین اور اونکی نزدیک مت جاؤ یہانتک کہ پاک ہون پس جب پاک ہو جاوین تو آؤ اونکے پاس جہان سے
حکم کیا ہی اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکہتا ہی پاک کرنیوالونکو۔ پارہ ۱۸
قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ
أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا
لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ کہہ مسلمان
مردونکو بند کرین اپنی آنکہین اجنبی عورتون کی دیکہنی سی اور نگاہ رکہین اپنی شرمگاہ کو یہ اونکی لئی بہت پاکیزہ
ہی تحقیق اللہ اوس چیز سی جو تم کرتی ہو خبردار ہی اور کہہ مسلمان عورتونکو کہ بند کرین اپنی آنکہین اجنبی مردون
کے دیکہنی سی اور محافظت کرین اپنی شرمگاہ کی اور نہ ظاہر کرین اپنا بناؤ مگر جو اوسمین سی ظاہر ہی اور چاہئی کہ اپنے
گریبان پر اوڑہنیان ڈالین اور نہ ظاہر کرین اپنا بناؤ مگر اپنے خاوندون یا اپنے باپون یا اپنے خسرون یا اپنے

بیٹون یا اپنی خاوندون کی بیٹون یا اپنی بہائیون یا اپنی بہتیجون یا بہانجون یا اپنی عورتون سی یا جنکے مالک ہوئے
دہنی ہاتہ اونکی یا طفیلی غیر حاجت والی مردون سی یا اون لڑکون سی جو عورتون کی چہپی باتون پر واقف نہین
اور نہ مارین اپنی پانون زمین پر تا کہ معلوم ہو جاوی وہ چیز جو چہپاتی ہین اپنی زینت سی اور ای سب مومنون
اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ - پارہ ۲۲ وسن یقنت - سورہ احزاب - رکوع ۸ - یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ
وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِیمًا - ای نبی کہہ اپنی بیبیون و بیٹیون اور مسلمان بیبیونکو اپنی اوپر بڑی چادرین اوڑہ کر
نکلین یہہ بہت عمدہ ہی اسی کہ وہ پہچانی جاوین پس ایذا دیجاوین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ‡

کلام رسول مقبول ﷺ - مشکوۃ - باب الطلاق - فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ
إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ رواہ ابوداود - ابن عمرؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بہت ناپسند حلال چیزون سی خدا
کے نزدیک عورت کو طلاق دینا ہی - عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا
فِی غَیْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ - رواہ احمد والترمذی وابوداود - ثوبان سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی
فرمایا کہ جو عورت بغیر ضرورت کی اپنی خاوند سی طلاق مانگی اوسپر بہشت کی خوشبو حرام کی گئی ہی - ایضاً - باب عشرۃ النساء
فصل ۲ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَیْرُكُمْ خَیْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَیْرُكُمْ لِأَهْلِی رواہ الترمذی
عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے جو اچہا ہی اپنی بیوی کی ساتہہ اور مین اچہا ہون
اپنی اہل کے ساتہہ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِینَ إِیمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ
أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ رواہ الترمذی - عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ تحقیق کاملترین مومنون کا ایمان مین
وہ شخص ہی جو بہت اچہا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر - عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِینَ إِیمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رواہ الترمذی - ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ کاملترین مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہی جو بہت اچہا ہو خلق مین اور بہتر تم
مین وہ شخص ہین جو بہتر ہون اپنی عورتون سی - ایضاً - فصل ۱ - عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ
ذَهَبْتَ تُقِیمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ یَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ متفق علیہ ابوہریرہ سی روایت
ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ قبول کرو وصیت عورتون کی حق مین بہلائی کی کیونکہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی

ٹیڑھی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر تو اوسکو سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا
اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج ہی رہیگی اور میری وصیت عورتون کے حق مین قبول کرو۔ عن ابی ھریرۃ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ اٰخَرَ رواہ مسلم۔ ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن مرد مومن عورت سے ناخوش نرہے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری
خو سے۔ ایضاً فصل دوم۔ عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ مَا حَقُّ
زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا
تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہی کہ میرے باپ نے حضرت سے پوچھا کہ مرد پر
عورت کا کیا حق ہو آپنے فرمایا کہ جو آپ کہاوے اوس سے عورت کو کہلاوے اور جو آپ پہنے اوس سے عورت کو پہناوے اور
اوسکے موںہہ پر نہ مارے اور اوسکی مذمت نکرے اور بغیر گہر کے اوسکو اکیلا نہ چہوڑے۔ ایضاً کتاب النکاح۔ فصل ۱۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَلدُّنْیَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا سب دولت ہے اور دنیا مین سے اچھی دولت عورت نیکوکار ہے۔ فصل ۲
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ۔ نکاح کرو اون عورتون سے جو خاوند
کو دوست رکہنے والی اور بہت جننے والی ہون (یہہ دونون باتین عورتون کی خویشون سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہین)
ایضاً باب عشرۃ النساء۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهُ
اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَلَا فِیْ مَالِهَا بِمَا یَكْرَهُ۔ رواہ النسائی۔ ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہے فرمایا کہ وہ عورت جو خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت
کہ وہ دیکہے اوسکی طرف اور جب وہ کوئی حکم کرے تو اوسکو بجا لاوے اور نہ اپنی ذات اور نہ اپنے مال مین اسطرح کا خلاف
کرے جسکو خاوند ناخوش رکہے۔ ایضاً۔ فصل ۲۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَ
زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ رواہ الترمذی۔ ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت مرجاوے
اوس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو بہشت مین داخل ہوگی۔ مشکوۃ۔ باب النظر الی المخطوبۃ۔ فصل ۲۔ عن بریدہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ۔
رواہ احمد والترمذی۔ بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے علی کو فرمایا کہ اے علی نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنے ایکبار نظر
جو ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑے تو دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو کیونکہ جائز ہی تیرے لیے پہلی نظر جبکہ بغیر قصد کے

ہو اور جائز نہیں ہی تیری لئے دوسری نظر- ایضاً- فصل ۳- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ- رواہ البیہقی- حسن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قصداً دیکھنے والی بیگانی عورت کو اور قصداً اپنا آپ دکھانیوالی عورت کو+

اقوال صحابہؓ- احیاء العلوم- جلد ۲- باب عشرۃ النساء- وقال عمرؓ ینبغی للرجل ان یکون فی اھلہ مثل الصبی فاذا التمس ما عندہ وجد رجلاً- حضرت عمرؓ نے کہا ہی کہ مرد کو چاہیئے کہ اپنے گھر مین مثل بچہ کی رہے اور جسوقت اوسکے پاس کی چیز طلب کیجاوے تو مرد ہو جاوے- وقال علیؓ لا تکثر الغیرۃ علی اھلک فترمی بالسوء من اجلک- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے گھروالی پر زیادہ غیرت نکرو ایسا نہو کہ تمہاری ہی سببے وہ بدنام ہو جاوے- ایضاً باب آفات النکاح وفوائدہ- وکان عمر بن الخطابؓ یقول ما اعطی العبد بعد الایمان باللہ خیراً من امرأۃٍ صالحۃٍ وان منھن غنماً لا یحذی منہ و منھن غلاً لا یفدی منہ- حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ کو ایمان کے بعد کوئی چیز نیکبخت عورت سے بہتر مرحمت نہیں ہوئی اور عورتوں مین بعض ایسی غنیمت ہوتی ہین کہ کوئی عطا اونکا عوض نہیں ہو سکتی اور بعض طوق گردن ہوتی ہین کہ اونسے کسی فدیہ کے عوض رہائی نہیں ہوتی+

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین جو محمدی تعلیم درج ہوئی ہی عورتون کی نسبت اوسکے احکام بلحاظ بیانات انجیل کے مجبوراً غیر ترتیب وار درج کیئے گئے ہین حالانکہ اونکی ترتیب وار پڑہنے سے اظہر من الشمس ہے کہ محمدی تعلیم مین عورتون کے بارہ مین جس خوبی وخوش اسلوبی سے امور معاشرت اور اونکے حقوق وغیرہ کا بیان ہوا ہی عیسوی تعلیم اوسکے بیان سے بالکل قاصر ہے دیکھو محمدی تعلیم نے نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینے اور پسند کر لینے کی اجازت دیدی ہی تاکہ پیچھے ناراضی پیدا نہو مگر یہ نسبت ظاہری حسن کے عورت کی بڑی خوبی اوسکی نیکوکاری اور جننا سونا بتایا اور یہہ حکم دیا کہ عورت شہوت رانی کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اولاد کی جننے کے واسطے کرنی چاہیئے اور اس عمدہ قید کے لگا دینے سے فاحشہ عورتون سے نکاح کو ناپسند کر کے عورت و مرد کے باہمی تعلق کو دائمی کر دیا پھر ولہن مثل الذی علیہن مین اونکے باہمی حقوق کی مساوات بیان کر کے اور ہن لباس لکم اور خلق لکم من انفسکم اور عاشروہن بالمعروف مین اونکے ساتھہ کمال اختلاط برتنے اور پیار و محبت سے رہنے اور دونون کو ایکدوسری کی عزت و مال کا پاس و لحاظ رکھنے کی تاکید فرما کر غیب و دیکھے اس امر کا اظہار فرمایا کہ اگر کسی باعث سے بی بی ناپسند اور ناگوار ہو تب بھی اوس سے اچھا ہی سلوک کرو اس سلوک کی بدلے

ہم تمکو بہت سی بھلائی دینگے اور بحالت بیفرمانی عورتون کی مردونکو اوس قدرتی فوقیت سی جو اونکو اونپر حاصل ہی آیت فعظوہن واہجروہن مین سمجہانی اور زجر و توبیخ وغیرہ تدابیر کی اجازت دی لیکن جب یہی تدبیر کارگر نہو اور باہمی معاشرت مرد و عورت مین بالکل فتور واقع ہوکر دلی روابط ٹوٹ جائین تو صرف جسمانی تعلق کو جو ایک جسم بلا روح ہی عالم الغیب نے پسند نہ فرمایا اور خواہ نخواہ عورت کو مردونکی بند مین رکہنا منظور نہ کرکے مرد کو بحالت اشد ضرورت طلاق کی اجازت دی لیکن چونکہ وہ اوسکی نزدیک ابغض الحلال تہی اسلئے صرف ایک ہی طلاق کی اور تین ماہ تک باہمی مصالحت کی مہلت دیکر اونکو اپنی گہر مین رکہنے اور گذارہ دینے کا حکم دیا کہ اس عرصہ مین روزمرہ کی یکجا رہنے سی شاید مرد کی رنجش دور ہو جاوی یا عورت ہی راہ راست پر آجاوے اور مرد اوسے رجوع کرلیوے - بخلاف اسکی انجیل مین جو عورتون کی طلاق کی نسبت یہہ قید لگائی گئی ہی کہ بغیر زنا کی عورت کو نہ چہوڑا جاوے - اس قید سی گو بظاہر طلاق کا انسداد مد نظر رکہا گیا ہی مگر در اصل اس قید سی بڑی قباحتین پیدا ہوتی ہین اور زناکاری کو ترقی متصور ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جب کسی عورت یا مرد کا کسی ناگزیر یا اتفاقی سبب سی ایکدوسری کو چہوڑنیکا ارادہ ہوگا تو وہ اپنی مخلصی رہائی کیلئے بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ دیکہیگا کہ خواہ نخواہ زناکاری کا مرتکب ہو - محمدی تعلیم مین جو عورتون کی پردہ کا حکم ہی وہ بہی اصول برجستہ اور خوبیون پر مبنی ہی کہ اوسی بڑی بڑی برائیون کا انسداد اور بچاو متصور ہی چنانچہ مسلمانون کی دیکہا دیکہی اکثر غیر اقوام نے بہی پردہ کی رسم کو پسند کرکے اسکو اپنی یہان جاری کر دیا حتی کہ اب بعض عیسائی بہی اس عمدہ اصول کو پسند کرنے لگے ہین مگر عیسائی تعلیم کی آزادی نسوان اونکو کچہہ کرنے نہین دیتی - اگرچہ انجیل کہتی ہی کہ جو کوئی شہوت سی کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل مین اوسکی ساتہہ زنا کر چکا - مگر قرآن کہتا ہی کہ مرد بیگانی عورتونکو نہ دیکہین اور نہ عورتین بیگانی مردونکو دیکہین اور نہ اونپر اپنا بناو سنگار ظاہر کرین - جو شہوت سی ایکدوسری کو دیکہنے کی نوبت پہونچے - تمام جہان کی عقلاء اسبات پر متفق ہین کہ نظر ایک ایسا ناگہانی تیر ہی کہ اوسکی آدمی کو ایسی ایسی قباحتون ذلیلات کا سامہنا پڑجاتا ہی کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہو سکتا چنانچہ ایک صاحب کا قول ہی ؎ ہتی نظر یا کہ جی کی آفت تہی + وہ نظر ہی وداع طاقت تہی + ہوش جاتا رہا اک نگاہ کی ساتہ + صبر رخصت ہوا اک آہ کی ساتہ - پس اگر انجیل کا ناطق عالم الغیب ہوتا تو وہ قرآن کیطرح شہوت سی ایکدوسری کو دیکہنے کا منبع ہی بند کر دیتا -

پہر کثرت ازدواج جسکی توریت مین انبیائی سابق مثل ابراہیم و موسی و داؤد و سلیمان وغیرہ کی بہت سی بیبیان نکاح مین لانے سی عام اباحت تہی کہ جتنی مرد چاہی لی بیان کرلی اور انجیل کے بعض اشارے صرف ایک ہی بی بی کی

اجازت دیتی ہی - قرآن نے اس افراط و تفریط کا اسطرح پر فیصلہ کردیا کہ پہلی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و رباع کا ارشاد ہوکر بے تعداد کثرت کو روک کر چار تک انکی حد مقرر فرمائی - پہر ان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ کی زبان واجب الاذعان مین عدالت کی ایک ایسی علاقی شرط لگادی کہ خواہ نخواہ آدمی ایک ہی بی بی کرسکی اور اسطرح پر فیصلہ اسکو صادر فرمایا کہ توریت والی بلا تعداد کثرت ازدواج کی قباحتین تو اظہر من الشمس ہی ہین اور انجیل کے بموجب صرف ایک عورت پر مجبور رہنے مین یہہ قباحت ہی کہ نکاح سے اہم فائدہ یہہ مدنظر ہوتا ہی کہ توالد و تناسل کا سلسلہ جاری ہو اور گہر بار کا بندوبست قائم رہی مگر جب بعد نکاح کے عورت عقیمہ نکلی یا کسی بیماری اور حادثہ مین مبتلا ہوکر گہر کی کسی کار و بار اور مرد کی لائق نرہی تو پہر انجیل کے رو سے نہ تو اوسکو مرد طلاق دے سکتا تہا اور نہ اوسکے ہوتی کوئی دوسری بی بی کرسکتا تہا - گویا اوسکی زندگی ہی حرام و برباد گئی - پس ان سب حالتین قرآن نے بیجا کثرت اور وحدت ازدواج کی بیڈہب قباحتون کا انسداد فرماکر سب ضرورتون کی سبیل بتادی - فافہم +

فصل ہفتم

احکام درباره احسان باقربا و ہمسایہ و یتیمان و بیوگان و غلامان و مسافران و قیدیان و غربا و خدمت گذاری آقا وغیرہ

کلام مسیح - انجیل متی باب ۱۹ - آیت ۱۹ - اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کرجیسا آپکو - باب ۲۲ - آیت ۳۹ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو +

کلام حواریین - نامہ اول تمطاؤس باب ۵ - آیت ۸ - اگر کوئی اپنون کی اور خاصکر اپنے ہی گہر کی خبرگیری نکرے تو ایمان سے منکر اور بے ایمان سے بدتر ہی - نامہ رومیان باب ۱۵ - آیت ۲ - ہر کوئی ہم مین سے اپنے پڑوسی کو اوسکی بہلائی کیلئے خوش کرے تا کہ اوسکی ترقی ہو - نامہ یعقوب باب ۱ - آیت ۲۷ - وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہی سو یہی ہی کہ یتیمون اور بیوون کی مصیبت کے وقت اونکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکہنا - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۳ - مقدسون کی احتیاج مین شریک ہو مسافر پروری مین مشغول ہو - نامہ عبرانیان باب ۱۳ - آیت ۲ - مسافر پروری کو مت بہولو - نامہ اول پطرس باب ۴ - آیت ۹ - آپسمین بے کڑکڑائے مسافر دوست رہو - نامہ عبرانیان باب ۱۳ - آیت ۳ - قیدیونکو یون یاد کرو گویا تم اونکے ساتہ قید مین شریک ہو اور ایسا ہی اونکو جو رنج مین ہین یاد کرو کہ تمہارا بہی اونہین کا سا جسم ہی - نامہ افسیون باب ۶ - آیت ۵ - اے خدمتگارو تم اونکی جو جسم کی نسبت تمہارے خداوند ہین اپنی نیتون کی صفائی سے ڈرتے تہرتہراتے ہوئے ایسے فرمانبردار رہو جیسے

مسیح کی ہو ۶- اور آدمی کی خوشامد کرنیوالونکی طرح دکہانیکو نہین بلکہ مسیح کی بندون کی مانند دل سی خدا کی مرضی پر چلو ۷- اور خوشی سی نوکری کرو آدمیون کی جانکر نہین بلکہ خداوند کی ۸ تم جانتی ہو کہ جو کوئی کچہہ اچہا کام کریگا کیا غلام کیا آزاد خداوند سی ویساہی پاویگا- ۹- ای خاوندو تم بہی انسی ایسی ہی کرو اور دہمکی دینی مین اعتدال سی باز آؤ کہ تم جانتی ہو تمہارا ہی خاوند ہی جو آسمان پر ہی اور وہ کسی کی ظاہر پر نظر نہین کرتا- نامہ قلسیون باب ۳ آیت ۲۲- ای نوکرو تم اونکی جو دنیا مین تمہاری خاوند ہین سب باتون مین فرمانبردار رہو پر نہ خوشامدی لوگون کی مانند دکہانی کو بلکہ صاف دل سی- باب ۴- آیت ۱- ای خاوندو نوکرون کی ساتہہ عدل کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بہی ایک خاوند ہی جو آسمان پر ہے ✦

کلام الہی- پارہ ۲۱ اتل- سورہ روم- رکوع ۴- فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ- پس دی قرابت والی کو حق اوسکا اور فقیر کو اور مسافر کو یہہ بہت بہتر ہی اون لوگون کی لئی جو خدا کی رضامندی کا ارادہ رکہتی ہین اور یہی لوگ فلاح پاوینگی- پارہ ۱۵ سبحن الذی- سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳- وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ- اور دی قرابت والی کو اوسکا حق اور مسکین کو اور مسافر کو- پارہ ۵ والمحصنت- سورہ نساء- رکوع ۲ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک کیا کرو ساتہہ اوسکی کسی چیز کو اور احسان کرو ماباپ اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور ہمسایہ قرابت والی اور ہمسایہ اجنبی اور ہمسایہ مل بیٹہنی والی اور مسافر اور غلامون کی ساتہہ- تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کرنیوالی شیخی کرنیوالی کو ۔ اون لوگونکو جو بخیلی کرتی اور لوگونکو بخیلی کرنیکا حکم دیتی ہین اور جو چیز خدا نی اپنی فضل سے اونکو دی ہی اوسکو چہپاتی ہین اور تیار کیا ہم نے کافرونکی لئی عذاب ذلیل کرنیوالا- پارہ ۲ سیقول- سورہ بقر- رکوع ۲۲- لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ

فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ نہین بہلائی
یہہ کہ پہیرو تم اپنے موہنہ کو مشرق ور مغرب کیطرف لیکن بہلائی اوس شخص کو ہی جو ایمان لائے ساتہہ اللہ اور دن قیامت
اور کتابون اور پیغمبرون کر اور دیو مال باوجود اوسکی محبت کی قریبیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
اور سوالیون کو اور غلام آزاد کرانے مین اور قائم کری نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالی اپنے عہد کو جبکہ عہد
کرلین اور صبر کرنیوالی فقیری مین اور بیماری کی تکلیف مین اور خوف کے وقت یہی ہین وہ لوگ جو سچے ہوئے اور
یہی ہین وہ لوگ جو بچنیوالی ہین ۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۶ ۔ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ
الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۔ کہہ جو
کچھہ تم خرچ کرو مال سے پس واسطے ماباپ اور قرابت والون اور یتیمون اور فقیرون اور مسافرونکو اور جو کچھہ کرو تم
بہلائی سے پس تحقیق اللہ اوسکو جانتا ہے ۔ پارہ ۴ لن تنالوا ۔ سورہ نساء ۔ رکوع ۱ ۔ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ
تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۱۱ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔ جب بانٹنے میراث کے
وقت غیر وارث قرابت والے اور یتیم اور مسکین حاضر ہون تو اوسمین سے کچھہ اونکو دو اور اونسے اچہی بات کہو اور چاہئے
کہ ڈرین وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جاوین پیچھے اپنے اولاد ناتوان اور اونکا اندیشہ کرین پس چاہئے کہ خدا سے ڈرین اور چاہئے
کہ محکم بات کہین تحقیق وہ لوگ جو کہا جاتے ہین مال یتیمون کا ظلم سے سوا اسکے نہین کہ کہاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ
اور البتہ جاوینگے آگ مین ۔ پارہ ۱ الم ۔ سورہ بقر ۔ رکوع ۱۰ ۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ اور
یاد کرائے محمد جب لیا ہمنے قول بنی اسرائیل کا یہہ کہ نہ عبادت کرو کسی کی سوا اللہ کے اور ماں باپ اور قریبیون اور یتیمون
اور مسکینون سے نیکی کرنا اور کہو لوگون سے اچہی بات ۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی ۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ ۔ وَلَا تَقْرَبُوْا
مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۔ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اوس نیت سے کہ وہ بہت اچھی
ہے یہانتک کہ پہونچے اپنی جوانی کو ۔ پارہ ۴ لن تنالوا ۔ سورہ نسا ۔ رکوع ۱ ۔ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۔ اور دو یتیمونکو مال اونکے اور مت
بدل ڈالو بری کو عمدہ سے اور مت کہاؤ اونکے مال کو ملا کر اپنے مال سے تحقیق یہہ بڑا گناہ ہے ۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر

رکوع ۲۷- ويسألونك عن اليتامى قل إصلاح لهم خير وإن تخالطوهم فإخوانكم والله يعلم
المفسد من المصلح- اور پوچھتے ہین تجکو یتیمون سے کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر تم اونکو اپنے مین ملالو تو
وہ بھائی ہین تمہارے اور اللہ جانتا ہے مفسدون کو سنوارنے والون سے- پارہ ۳۰ عم- سورہ والضحی رکوع ۱- فأما
اليتيم فلا تقهر وأما السائل فلا تنهر وأما بنعمة ربك فحدث پس یتیم پر مت قہر کر اور سوالی کو
مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے اوسکو بیان کر- ایضاً- سورہ بلد- رکوع ۱- وما أدراك
ما العقبة فك رقبة أو إطعام في يوم ذي مسغبة يتيما ذا مقربة أو مسكينا ذا متربة ثم
كان من الذين آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة أولئك أصحاب الميمنة- یعنے کیا جانے
تو کیا ہے گھاٹی سخت وہ رہا کردینا غلام اور قرضدار کا ہے یا کھانا کھلانا بھوک کے دن یتیم قرابت والے کو یا مسکین
خاک افتادہ کو پہر ہوا اون لوگون سے جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو صبر اور رحم کرنیکی نصیحت کرتے ہین یہی لوگ
صاحب برکت کے ہین- پارہ ۲۹ تبارک الذی- سورہ دہر- رکوع ۱- ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما
وأسيرا نیکوکار لوگ کھلاتے ہین کھانا باوجود حاجت ومحبت کے فقیرون ویتیمون اور قیدیونکو- پارہ ۱۰
واعلموا- سورہ توبہ- رکوع ۸- إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة
قلوبهم وفي الرقاب والغارمين في سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم
خیرات صرف فقیرون اور محتاجون اور اون کارکنون کے لئے ہے جو اوسکی تحصیل پر ہین اور اونکے لئے ہے جنکے دلونکو
اسلام کی الفت دلائی جاتی ہے اور غلامون اور قرضدارون کے چھوڑانے کے لئے ہے اور خدا کی راہ مین اور مسافرون
کے لئے- فرض ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے- پارہ ۲۶ حم- سورہ ذاریات- رکوع ۱- إن
المتقين في جنات وعيون آخذين ما آتاهم ربهم إنهم كانوا قبل ذلك محسنين كانوا قليلا من
الليل ما يهجعون وبالأسحار هم يستغفرون وفي أموالهم حق للسائل والمحروم- پرہیزگار روز
قیامت کو بہشتون اور چشمون مین اوس چیز سے حصہ لینے والے ہونگے جو اونکو اونکے رب نے دیا- تحقیق وہ اسکے پہلے نیکی کرنیوالے تہے
رات کو تہوڑا سونیوالے اور صبح کو استغفار کرنیوالے تہے اور اونکے مالونمین سوالی وغیر سوالی کا حق ہے- پارہ ۱۵ سبحن الذی
سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳- وإما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربك ترجوها فقل لهم قولا ميسورا
اور اگر تو موہنہ پہیرے اون سے واسطے چاہنے رحمت اپنے پروردگار کے جسکی تو امید رکھتا ہے پس کہہ اونکو بات
آسانی کی- یعنے جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اوسکے پاس نہین تو سوالی کو میٹھا جواب کہلانا چاہئے

کلام رسول مقبول ع - مشکوۃ باب البر والصلۃ - فصل ۱ - عن انس قال رسول اللہ ؐ من احب ان
یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ - متفق علیہ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص
چاہے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اور زندگی اوسکی بڑہ جاوے تو اپنے رشتہ دارون سے سلوک کرے -
مشارق الانوار باب - وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ؐ الرحم معلقۃ بالعرش تقول من
وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ - متفق علیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا کا
رشتہ عرش مین لٹکا ہے کہتا ہے کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اوسکو کاٹے - مشکوۃ باب البر
والصلۃ فصل ۲ - وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ ؐ یقول لا تنزل الرحمۃ علی
قوم فیہم قاطع رحم - رواہ البیہقی عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس قوم مین رحمت
نہین اوترتی جسمین ناتے کا کاٹنے والا ہو - مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ۱ - عن عائشۃ وابن عمر عن النبی ؐ
قال مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ - متفق علیہ حضرت عائشہ اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرائیل مجکو ہمسایہ کے ساتھ احسان کی وصیت کرتا ہے یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ وہ ہمسایہ
کو وارث کردیگا - وعن انس قال رسول اللہ ؐ لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ - رواہ مسلم
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت مین داخل نہوگا کہ جسکی برائیون سے اوسکا ہمسایہ امن مین نہین ہوتا
ایضاً فصل ۳ - وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ؐ یقول لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ
جائع الی جنبہ - رواہ البیہقی ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مومن کامل نہین ہے کہ پیٹ بھر کر
کہاوے اور ہمسایہ اوسکا اوسکے پہلو مین بھوکا ہو - ایضاً فصل ۲ - عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ؐ خیر
بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ - رواہ ابن ماجہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون کے گہرون مین بہتر وہ گہر ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ نیکی کیجاتی ہو
اور برا گہر وہ ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے - ایضاً فصل ۱ - عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ؐ الساعی
علی الارملۃ والمسکین کالساعی فی سبیل اللہ واحسبہ قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر
متفق علیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا
ہے وہ ثواب مین اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ مین کوشش کرتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہہ بہی حضرت نے فرمایا
کہ وہ کوشش کرنیوالا ثواب مین ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑہنے والا جسکی کبہی نماز نہ چہوٹی اور جیسے روزہ رکہنے والا

جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے - مشکوۃ باب النفقات وحق المملوک - فصل ۱ - عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفْہُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہُ فَاِنْ کَلَّفَہُ مَا یَغْلِبُہُ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ - متفق علیہ ابی ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں خدا نے اونکو تمہارا زیردست کیا ہے پس جس شخص کو کہ خدا اوسکو اوسکا بھائی اوسکا زیردست کرے چاہیے کہ اوسکو اوس چیز سے کھلاوے جسے آپ کھاوے اور اوس چیز سے پہناوے جسے آپ پہنے اور اوس کام کی اوسکو تکلیف نہ دے جو اوس سے نہو سکے پھر اگر اوسکو اوس کام کی جو اوس سے نہیں ہو سکتا تکلیف دے تو چاہیے کہ خود بھی اوس میں شریک ہو کر اوس کام کی انجام دہی میں امداد کرے - ایضاً فصل ۲ - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِہِ الصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ - رواہ البیہقی ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے کہ لازم پکڑو نماز کو اور لونڈی غلام کا حق ادا کرو - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَکَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ الْکَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ قَالَ اعْفُوْا عَنْہُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً - رواہ ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر عرض کی کہ ہم خدمتگاروں کے قصور کتنی دفعہ معاف کریں حضرت چپکے رہے پھر اوسنے عرض کیا لیکن چپ رہے پھر جب تیسری بار اوسنے عرض کیا تو فرمایا کہ ہر روز ستر بار اوسے معاف کرو - ایضاً - فصل ۱ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ - متفق علیہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق غلام جسوقت کہ خیرخواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچھی عبادت کرتا ہے اللہ کی تو اوسکو لیے دو ثواب ہیں - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَہٗ - متفق علیہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھا ہے غلام کے لیے یہہ کہ موت دے اوسکو اللہ اوس حالیں کہ اچھی عبادت اپنے رب کی کرتا ہے اور اچھی فرمانبرداری اپنے مالک کی کرتا ہے - ترمذی - باب جاء فی فضل المملوک الصالح - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ وَیُؤَدِّیَ حَقَّ سَیِّدِہٖ - کیا اچھی بات ہے کہ غلام کے لیے یہہ کہ فرمانبرداری کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے مالک کا - مشارق الانوار باب ۴ - عَنْ جَرِیْرٍ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ - رواہ مسلم جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگے تو اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی - ایضاً - باب ۹ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ

وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ - رواہ البخاری - ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر و عافیت پوچھو بیمار کی - مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ا - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا - متفق علیہ ابی موسی سے روایت ہے کہ جب حضرت کے پاس کوئی سائل یا حاجتمند آتا تو صحابہ کو فرماتے کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤگے - ایضا باب الضیافۃ فصل ا - عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَضِیَافَتُہٗ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ - رواہ مالک - ابی شریح کعبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے عطیہ اوسکا (یعنی حتی الامکان تکلف کا کھانا) ایکدن رات ہے اور ضیافت اوسکی (یعنے معمولی خوراک) تین روز ہے اور تین روز کے بعد صدقہ ہے اور مہمان کو جائز نہیں ہے کہ تین روز سے زیادہ میزبان کے پاس رہے اور اوسکو سختی میں ڈالے - موطا امام مالک باب للسائل حق - عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ اَعْطُوا السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ - زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوالی کو دو اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آوے - مسند امام اعظم رض - اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ قَالَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّھْفَانِ - امام ابو حنیفہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نیکی کیطرف دلالت کرنیوالا مثل اوسکے کرنیوالے کی ہے اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فریاد رسی بیچارہ دردناک کی +

اقوال صحابہ رض - احیاء العلوم - جلد ۲ - حقوق الاقارب - ان عمر رض کتب الی عمالہ مُرُوا الاقارب ان یتزاوروا ولا یتجاوروا - مروی ہے کہ حضرت عمر رض نے اپنے عاملونکو لکھا کہ اقارب سے کہدو کہ باہم ملاقات کیا کریں اور ایکدوسرے کے ہمسایہ میں نرہیں اور پاس رہنے کو اسلئے منع فرمایا کہ ہمسایہ میں رہنے سے حقوق بہت ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ لوقات موجب وحشت اور قطع قرابت ہوا کرتی ہیں - ایضا - حقوق الجار - ویروی ان رجلا جاء الی ابن مسعود فقال لہ ان لی جارا یؤذینی ویشتمنی ویضیق علی فقال اذھب فان ھو عصی اللہ فیک فاطع اللہ فیہ - ایک شخص نے ابن مسعود کے پاس آکر شکایت کی کہ میرا ایک ہمسایہ مجکو اذیت اور گالیاں دیتا اور تنگی مجھپر کرتا ہے آپنے فرمایا کہ وہ تیرے حق میں خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو جا کر اوسکے حق میں خدا کی فرمانبرداری کر یعنی اوسکے ساتھ عمدہ سلوک کر وقالت عائشۃ رض خلال المکارم عشر تکون فی الرجل ولا تکون فی ابیہ وتکون فی العبد ولا تکون فی سیدہ یقسمہ اللہ تعالی لمن احب صدق الحدیث وصدق الناس واعطاء السائل والمکافاۃ بالصنائع

وصلة الرحم وحفظ الامانة والتذمم للجار والتذمم للصاحب وقری الضیف ورأسہن الحیاء
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ دس باتین مکارم اخلاق کی ہین اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہی اوسکو عنایت کرتا ہی ممکن ہی کہ
آدمی مین ہون اور اوسکی باپ مین نہون اور غلام مین ہون اور اوسکی آقا مین نہون - اول راست گفتاری - دوم
لوگون سی راستی برتنی - سوم سائل کو دینا - چہارم سلوکون کی مکافات کرنی - پنجم صلہ رحم - ششم امانت کی حفاظت
ہفتم ہمسایہ کی حق کی رعایت - ہشتم ہمنشین کا پاس - نہم مہمان کی دعوت - دہم جو سب کی جڑ ہی وہ حیا ہی -
ایضاً حقوق المملوک - وروی عن ابی ہریرة رضہ انہ رأی رجلاً علی دابة وغلامہ یسعی خلفہ فقال لہ یا عبد اللہ
احملہ خلفک فانما ہو اخوک روحہ مثل روحک فحملہ ثم قال لا یزال العبد یزداد من اللہ بُعداً ما مُشی
خلفہ - ابو ہریرہ رضہ سی مروی ہی کہ آپنی ایک شخص کو اپنی سواری پر دیکہا اور اوسکا غلام پیچہی دوڑتا آتا تہا فرمایا کہ ای
بندۂ خدا اسکو بہی اپنی پیچہی بٹہالی کہ وہ تیرا بہائی ہی جیسی جان تجہہ مین ہی ویسی ہی اسمین بہی ہی پس اوسنی اوسکو بہی
بٹہالیا - پہر حضرت ابو ہریرہ نی فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ سی دور ہی ہوتا جاتا ہی جبتک کہ آدمی اوسکی پیچہی پیادہ چلتی ہین
وکان عمر رضہ یذہب الی العوالی فی کل یوم سبت فاذا وجد عبداً فی عمل لا یطیقہ وضع عنہ - اور حضرت عمر
ہر شنبہ کو روز عوالی کو جاتی جو مدینہ سی تین میل ہی اور جب کسی غلام کو ایسی کام مین دیکہتی جسکے کرنیکی وہ طاقت نہین رکہتا
تو اوسکی موقوف کرا دیتی - ودخل علی سلمان رضہ رجل وہو یعجن فقال یا ابا عبد اللہ ماہذا فقال
بعثنا الخادم فی شغل فکرہنا ان نجمع علیہ عملین - ایک شخص سلمان فارسی رضہ کی پاس آیا اور آپ اوسوقت آٹا
گوندہ رہی تہی پس اوسنی کہا کہ ای عبد اللہ آپ یہہ کیا کر رہی ہین آپنی فرمایا کہ ہمنی خدمتگار کو کسی کام کو بہیجا ہی پس
ہمنی ناگوار سمجہا کہ دو کام اوسپر ڈالین - ایضاً فضیلة الضیافة - وقال انس رضہ کل بیت لا یدخلہ ضیف لا
تدخلہ الملائکة - حضرت انس رضہ نی فرمایا کہ جس گہر مین مہمان داخل نہو وہ اوسمین فرشتہ رحمت کا داخل نہین ہوتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

والدین کی بعد زیادہ حقدار اور قابل حسن سلوک بہن وبہائی اور دوسری رشتہ دار ہوتی ہین سو ظاہر ہی کہ جس
طرح تعلیم محمدی بہ نسبت تاکید اطاعت وفرمانبرداری والدین کی انجیل کی تعلیم سی اعلیٰ وبرتر ہی اسیطرح رشتہ دارون
سی نیک سلوک مرعی رکہنی کی تاکید مین اعلیٰ وبرتر ہی - انجیل کی تعلیم مین بجز نامہ تمطاؤس باب ۵ کی آیت ۸ کی اشارہ
کی بہائی نام بہی رشتہ دارون اور بہائی بندون سی حسن سلوک کرنیکا کہین ذکر درج نہین ہوا - وجہ اسکی صرف یہی معلوم
ہوتی ہی کہ حضرت مسیح نی خود اپنی بہائی بندون اور رشتہ دارون سی نفرت رکہی ہی +

فصل ہشتم

فضیلت نرم مزاجی و رحمدلی و فروتنی و حسن خُلق اور مذمت تکبر و غرور

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۵۔ آیت ۳۔ مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی
ہے۔ ۴ مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ وے تسلی پاوینگے۔ ۷ مبارک جو رحمدل ہیں کیونکہ اونپر رحم کیا جائیگا۔ باب ۷
آیت ۱۲۔ پس جو کچھہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھہ کریں ویسا تم بھی اونکے ساتھہ کرو۔ باب ۱۸۔ آیت ۴ پس جو
کوئی آپکو اس بچہ کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا ہے۔ ۱۰ خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی
کو ناچیز نہ جانو۔ انجیل لوقا باب ۶۔ آیت ۲۲۔ مبارک ہو تم جو اب روتے ہو کیونکہ آسودہ ہوگے +

کلام حواریین۔ نامہ طیطس باب ۳۔ آیت ۲۔ پر نرم دل ہوویں اور سب آدمیوں کے ساتھہ حلیمی کریں۔ نامہ رومیان
باب ۱۲۔ آیت ۳۔ اپنے مرتبہ سے زیادہ عالی مزاج نہ ہو بلکہ اعتدال سے باہر نہ جاکے ایسا مزاج رکھو جیسا ہر ایک شخص کو اندازہ ایمان دیا۔
ایضاً باب ۱۲۔ آیت ۱۰۔ پیش عزت کرنیکو بڑھو۔ نامہ قلسیون باب ۳۔ آیت ۱۲۔ پس خدا کے چنے ہوؤں کی مانند جو مقدس اور
پیارے ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی اور برداشت کا لباس پہنو۔ نامہ اپطرس باب ۵۔ آیت ۵۔
اور فروتنی کا لباس پہنو کیونکہ خدا مغروروں کا سامہنا کرتا ہے اور فروتنوں کو فضل بخشتا ہے۔ نامہ یعقوب باب ۴
آیت ۱۶ پر اب تم اپنی لاف زنیوں پر فخر کرتے ہو ایسا سب فخر برا ہے۔ نامہ رومیان باب ۱۲۔ آیت ۱۶۔ آپس میں
ایک سا مزاج رکھو بڑے بڑے خیالات باندھو بلکہ غریبوں کے ساتھہ غریبی کرو۔ ایضاً باب ۱۵۔ آیت ۱۔ پس ہمکو جو زور
آور ہیں چاہیئے کہ کمزوروں کی سستیوں کی برداشت کریں اور خود پسندی نہ کریں۔ نامہ اپطرس باب ۳۔ آیت ۸۔ غرض
سبکے سب ایکدل ہوکر ہمدرد رہو۔ برادرانہ محبت رکھو رحمدل اور خوش خو ہوؤ۔ نامہ یعقوب باب ۴۔ آیت ۹۔ افسوس
اور غم کرو اور روؤ۔ تمہارا ہنسنا گریہ سے بدل جاوے اور خوشی اداسی سے۔ ۱۰ خدا کے حضور فروتنی کرو کہ وہ تمہیں بڑھا دیگا۔
نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲۔ آیت ۲۳ پر بیوقوفی اور نادانی کی حجتوں سے کنارہ کر یہہ جانکر کہ وے جھگڑے پیدا کرتی ہیں
۲۴۔ اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سبھوں سے نرمی کرے اور سکھلانے پر مستعد ہو اور دکھہ کا سہنے
والا ہووے۔ ۲۵۔ اور مخالفوں کی فروتنی سے تادیب کرے +

کلام الٰہی۔ پارہ قال الملاء۔ سورہ انفال۔ رکوع ۱۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ سوا اسکے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاوے اللہ تو ڈر

جاتی ہین اونکو دل اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر نشانیان خدا کی تو زیادہ کرتی ہین اونکو ایمان اور وہ اپنے
پروردگار پر توکل کرتے ہین وہ لوگ کمال اخلاص سے قائم رکہتے ہین نماز کو اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے خرچ کرتے
ہین یہی لوگ سچے ایماندار ہین۔ پارہ ۱۷ اقترب للناس سورہ حج۔ رکوع ۵۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ
اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔
اور خوشخبری دی اون عاجزی کرنیوالونکو کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ تو اونکو دل ڈر جاتی ہین او صبر کرنیوالے
اوس چیز پر جو پہونچی ہے اونکو اور نماز کو قائم رکہتے ہین اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے خرچ کرتے ہین پارہ ۲۳ وما لی
سورہ زمر۔ رکوع ۳۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔ کیا پس جو شخص کہ کہولا ہے اللہ نے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے پس وہ اپنے پروردگار کیطرف سے نور پر ہے
پس وائے ہے اون لوگون کے لئے کہ جنکے دل خدا کی یاد سے سخت ہو گئے یہہ لوگ ظاہری گمراہی مین ہین۔ اللہ نے اوتاری
بہتر بات جو کتاب ہے یکسان دوہرائی جانیوالی جس سے کہال پر بال اون لوگون کے کہڑے ہو جاتی ہین جو اپنے پروردگار
سے ڈرتے ہین پہر اونکی چمڑی نرم ہو جاتے ہین اور اونکو دل خدا کی یاد کیطرف ہوتے ہین یہہ اللہ کی ہدایت ہے جسکے سبب سے
جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
مُّشْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ
اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ
تحقیق جو لوگ اپنے پروردگار کے ڈر سے ڈرتے ہین اور جو لوگ اپنے پروردگار کی نشانیون کے ساتہ ایمان لاتے ہین اور
جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتہ شریک نہین کرتے اور جو لوگ کہ دیتے ہین جو کچہہ دیتے ہین اور اونکو دل اوس سے ڈرتے ہین کہ
وہ اپنے پروردگار کیطرف پہر جانیوالے ہین یہی لوگ بہلائیو مین جلدی کرتے ہین اور وہ اوسکی طرف سبقت لیجانیوالے
ہین۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید۔ رکوع ۲۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ
مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ۔ کیا نزدیک نہین آیا وقت اون لوگون کے لئے جو ایمان لائے ہین یہہ کہ خدا کی یاد اور کلام
الہی کے سننے کے وقت عاجزی کرین اونکو دل اور نہ ہووین اون لوگون کیطرح جو اس سے پہلے دئے گئے کتاب

پس باز ہوئی اونپر مدت پس سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین سے بہت فاسق ہین۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ
سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہے اور نرم دلی کی علامت خدا کی بندگی کیطرف رجوع کرنا ہے و لنعم ما قال ؎ دلی کز نور معنی
نیست روشن + مخوانش دل کہ آن سنگست و آہن + دلی کز گرد غفلت زنگ دارد + ازان دل سنگ و آہن ننگ دارد۔
پارہ ۲۲ و من یقنت۔ سورہ فاطر۔ رکوع ۴۔ اِنَّمَا يَخْشٰى مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ سوا اسکے نہین کہ
ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندون مین سے عالم لوگ تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہے۔ پارہ ۲۰ امن خلق السموات۔ سورہ قصص
رکوع ۸۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ۔ یہہ گہر پچہلا یعنے جنت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگونکے لیے جو دنیا مین نہ بڑائی چاہتے ہین اور نہ فساد کرتے ہین
اور آخرت پرہیزگارون کے لیے ہے۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔ اور مت
چل زمین پر اکڑتا ہوا تحقیق تو ہرگز نہ پہاڑیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچیگا پہاڑون کی لمبائی کو۔ یہہ سب باتین ہین تیرے
رب کے نزدیک بری اور ناپسندیدہ ہین۔ پارہ ۲۱ اتل ما اوحی۔ سورہ لقمان۔ رکوع ۲۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ۔ اور مت موڑ اپنے گالون کو لوگون کے لیے اور مت چل زمین پر اترا کر
تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا کسی تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو۔ اور میانہ روی کر تو اپنی چال مین اور نرم کر اپنی
آواز کو تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے گدہے کی آواز ہے۔ پارہ ۲۰ امن۔ سورہ قصص رکوع ۸۔ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ۔ مت خوش ہو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا بہت خوش ہونیوالونکو۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ
مومن۔ رکوع ۸۔ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ۔ یہہ عذاب اس سبب سے ہے
کہ تم زمین پر ناحق خوش ہوتے اور اتراتے تہے۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ نجم۔ رکوع ۲۔ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ وہ خوب جانتا
ہے تمکو جسوقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ تم اپنی ماؤن کے پیٹون مین بچے تہے پس مت اپنے آپکو اچہا سمجہو وہ
اوس شخص کو خوب جانتا ہے جو پرہیزگاری کرتا ہے۔ ایضاً۔ سورہ حدید۔ رکوع ۳۔ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ اور مت خوش ہو اوس چیز کے ساتہہ کہ آئی ہے تمہارے پاس اور اللہ نہین دوست رکہتا
کسی تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۶۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا اوس شخص کو جو تکبر کرنیوالا فخر کرنیوالا ہی - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف رکوع ۶
فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ - پس نہین لائق تیری لیئے یہہ کہ تکبر کری تو - پارہ ربما - سورہ نحل رکوع ۳ - اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ - تحقیق وہ نہین دوست رکہتا تکبر کرنیوالونکو - رکوع ۴ - فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس البتہ
بُری ہی جگہہ بڑائی کرنیوالون کی - پارہ فمن اظلم - سورہ زمر - رکوع ۲ - اَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ - کیا
نہین ہی دوزخ مین جگہہ رہنی کی تکبر کرنیوالون کی لیئے - پارہ عم - سورہ بلد - رکوع ۱ - ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ - پہر ہوا اون لوگونمین سی جو ایکدوسرے کو
نصیحت کرتی ہین صبر کرنیکی اور نصیحت کرتی ہین ایکدوسری کو رحم کرنے کی یہی لوگ مبارک ہین - پارہ واعلموا سورہ
توبہ - رکوع ۱۱ - فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا - پس چاہیئی کہ ہنسین تہوڑا اور رووین بہت - پارہ سبحن الذی
سورہ بنی اسرائیل - رکوع ۶ - وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور کہہ میری بندونکو کہ کہین ایکدوسری کو
وہ بات کہ بہت اچہی ہی - پارہ الم - سورہ بقر - رکوع ۱۰ - وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا - اور لوگون سی اچہی بات
کہین +

کلام رسول مقبولؐ - مشکوۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق - فصل ۱ - عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِؐ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ
رواہ مسلم - عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ خدا مہربان ہی دوست رکہتا ہی نرمی کو اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز
کہ نہین دیتا سختی پر اور اوس چیز پر کہ سوای نرمی کی ہی - وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّؐ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ
الْخَيْرَ - رواہ مسلم - جریرؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جو کوئی محروم ہوا نرمی سی وہ سب خوبیون سی محروم ہوا
ایضًا باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ۱ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٍ
مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ رواہ
مسلم - عیاض بن حمار سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بہشتی تین طرح کی ہین - ایک حاکم عادل احسان کرنیوالا توفیق
دیا گیا بہلائیون کی - دوسرا مہربان نرم دل ہر قرابتی و مسلمان یعنی اپنی و بیگانہ پر - تیسرا پرہیز کرنیوالا اوس چیز
سی کہ نہین حلال یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر باوجود عیالداری کی - ایضًا باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ۱
عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ - متفق علیہ جریر بن عبداللہ
سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ خدا اوس شخص پر اپنی رحمت خاص نہین کرتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا - ایضًا

فصل ۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ
يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ- رواه ابو داود- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ خلقت پر رحم کرنیوالون
پر اللہ رحم کرتا ہی- رحم کرو تم اون لوگونپر جو زمین پر ہین تا کہ رحم کری تمپر جو آسمان پر ہی- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ- رواه احمدؒ ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ سنا مینی حضرتؐ سی کہ فرماتی تہی کہ نہین چہینی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلقت پر مگر اوس شخص کی دل
سے جو بد بخت ہی- ایضاً باب الغضب والکبر- فصل ۱- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِؐ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ- رواه مسلم- عیاض بن حمار
مجاشعی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی میری طرف وحی بہیجی ہی کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک نہ فخر کری
کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر- عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ
مُسْتَكْبِرٍ- متفق علیہ- حارثہ بن وہب سے روایت ہی کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہین لوگون کی
نظرونمین حقیر اگر وہ خدا کی بہروسہ پر قسم کہا بیٹہی تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیتا ہی ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ
جو سخت گو جہگڑالو حرامخور بخیل تکبر کرنیوالا ہی- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رواه مسلم- ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا
کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص جسکی دل مین ایک ذرہ برابر بہی غرور اور گہمنڈ ہوگا سو ایک مرد نی کہا کہ البتہ ہر ایک
شخص چاہتا ہی کہ اوسکا کپڑا اچہا ہووی اور جوتا اچہا ہو حضرت نی فرمایا کہ تحقیق خدا جمیل یعنی نیک صفت ہی جمال
اور ستہرائی کو دوست رکہتا ہی یعنی اچہی پوشاک خدا کو پسند ہی یہہ غرور نہین بلکہ گہمنڈ و غرور حق کو باطل کرنا اور
لوگونکو ذلیل و حقیر جاننا ہی- ایضاً فصل ۳- وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِؐ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ
عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَّفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ
اَوْ خِنْزِيْرٍ- رواه البیہقی- عمرؓ سے روایت ہی کہ اونہون نی منبر پر کہڑی ہو کر لوگون سی کہا کہ تم تواضع اور فروتنی اختیار
کرو کیونکہ مینی حضرتؐ سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ جو شخص تواضع کری لوگون سی اللہ کی لئی بلند کرتا ہی اللہ مرتبہ اوسکا پس

وہ اپنے دل اور نظر مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھہ مین بڑا ہی اور جو شخص تکبر کرتا ہی پست کرتا ہی اللہ قدر اوسکا پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل اور نظر مین بڑا ہی یہانتک کہ وہ لوگونکی نزدیک کتی یا خنزیر سے خوار تر ہی - ایضاً باب الرفق والحیاء وحسن الخلق - فصل ۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَھْلٍ رواہ احمد - عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو اوس شخص کی کہ وہ حرام ہوا آگ پر اور آگ اوس پر حرام ہوئی - حرام ہوئی آگ ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت لوگونمین ملنے جلنے والے نیک خو پر - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلْقُ الْحَسَنُ - رواہ البیہقی قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضرت سے لوگون نے پوچھا کہ کونسی عمدہ چیز آدمی کو دیگئی ہے فرمایا خلق نیک - ایضاً - فصل ۳ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلْقًا - رواہ ابوداود - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاملترین مومنون کے ایمان مین وہ لوگ ہین جو بہت اچھے ہین خلق مین - ایضاً فصل ا - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا - رواہ البخاری - عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت محبوب تم مین سے وہ شخص ہے جو بہت اچھا ہے خلق مین - عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلْقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ - رواہ مسلم - نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت سے پوچھا حال نیکی و گناہ کا بس آپنے فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ قسم نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے جو کھٹکے تیرے سینے مین اور مکروہ جانے تو یہہ کہ لوگ اوس عمل پر واقف ہون ❊

اقوال صحابہؓ - جلد ۳ - فضیلۃ الرفق - بلغ عمر بن الخطابؓ ان جماعۃ من عمالہ اشتکوا فامرہم ان یوافوہ فلما اتوہ قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایتہا الرعیۃ ان لنا علیکم حق النصیحۃ بالغیب والمعاونۃ علی الخیر ایتہا الرعاۃ ان للرعیۃ علیکم حقاً فاعلموا انہ لا حلم احب الی اللہ ولا اعم من حلم امام ورفقہ ولیس شیئاً ابغض الی اللہ من جہل امام وخرقہ واعلموا انہ من یاخذ بالعافیۃ فیمن بین ظہریہ یرزق العافیۃ ممن ہو دونہ - حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہہ خبر پہونچی کہ بعض عامل ظلم کرتے ہین آپنے اونکو طلب فرمایا جب وے حاضر ہوئے تو آپنے بعد حمد و ثنا کے ارشاد فرمایا کہ اے رعیت ہمارا حق تمپر یہ ہے کہ پیٹھہ پیچھے خیر خواہی کرو اور اچھی بات پر مددگار رہو اور اے عاملو رعیت کا تمپر حق ہے پس جان لو کہ جیسی نرمی امام کی

اور اوسکا حلم اللہ کو پسند ہی ویسا کوئی حلم محبوب اور عام نہین اسیطرح کوئی چیز اللہ تعالی کے نزدیک امام کی ظلم و جہل سی بُری نہین اور یہہ بہی جان رکہو کہ جو شخص اپنے سامنے والونکو عافیت سی رکہتا ہی اوسکو غائب لوگون کیطرف سی بہی عافیت اور آسائش پہونچتی ہی۔ قال عمرو بن العاص لابنہ عبد اللہ ما الرفق قال ان تکون ذا اناۃ فتلاین الولاۃ قال فما الخرق قال معاداۃ امامک ومناواۃ من یقدر علی ضررک۔ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے پوچہا کہ رفق کیا چیز ہی اونہون نے جواب دیا کہ جسصورت مین آدمی حاکم ہو تو عاملون سے نرمی برتی اونہون نے پوچہا کہ خرق یعنی جہالت و درشتی کیا شی ہے آپنے فرمایا کہ امام سے اور ایسے لوگون سے جنکو اختیار و قابو ضرر پہونچانیکا ہو دشمنی اور عداوت رکہنی۔ ایضاً۔ جلد ۴۔ بیان توبہ۔ وقال عمرؓ اجلسوا الی التوابین فانہم ارق افئدۃ۔ حضرت عمر فرماتے ہین کہ توبہ کرنیوالون کے پاس بیٹہو کیونکہ اونکی دل زیادہ نرم ہوتے ہین۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ فضیلۃ التواضع۔ قال عمرؓ ان العبد اذا تواضع للہ رفع اللہ حکمتہ وقال انتعش رفعک اللہ واذا تکبر وعدی طورہ وھصہ اللہ الی الارض وقال اخسأ خسأک اللہ فہو فی نفسہ کبیر وفی اعین الناس حقیر۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ جب آدمی خدا کے لئے فروتنی کرتا ہی تو اللہ اوسکی حکمت کو بلند کرتا ہی اور یہہ کہتا ہی کہ بلند ہو خدا نے تجہے بلند کیا اور جب تکبر و تعدی کرتا ہی تو اوسکو زمین مین دہنساتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ دور ہو خدا نے تجکو دور کردیا پس ایسا شخص اپنی دانست مین بڑا ہی مگر لوگون کی نظر مین حقیر ہی۔ وقالت عائشۃؓ انکم لتغفلون عن افضل العبادۃ التواضع۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہی کہ تم غافل ہو بہت بڑی عبادت سے جو فروتنی ہی۔ وقال ابو بکر الصدیقؓ وجدنا الکرم فی التقوی والغنی فی الیقین والشرف فی التواضع۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ ہمنے جوانمردی تقوی مین پائی اور دولتمندی یقین مین اور بزرگی فروتنی مین۔ منبہات۔ باب السباعی۔ وعن ابن عباسؓ حق علی العاقل ان یختار سبعاً علی سبع الفقر علی الغنی والذل علی العز والتواضع علی الکبر والجوع علی الشبع والغم علی السرور والدون علی المرتفع والموت علی الحیوۃ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ لائق ہی دانا شخص کو کہ سات چیزونکو سات پر اختیار کرے فقیری کو دولتمندی پر اور ذلت کو عزت پر اور فروتنی کو تکبر پر اور بہوک کو پیٹ بہرنے پر اور غم کو خوشی پر اور پستی کو بلندی پر اور مرنے کو زندگی پر۔ احیاء العلوم۔ جلد ۳۔ فضیلۃ حسن الخلق۔ وقال انس بن مالکؓ ان العبد لیبلغ بحسن خلقہ اعلی درجۃ فی الجنۃ وھو غیر عابد ویبلغ بسوء خلقہ اسفل درک فی جہنم وھو عابد۔ انس بن مالکؓ فرماتے ہین کہ آدمی بسبب نیک خُلق کے باوجود غیر عبادت کے بہشت کے اعلی درجہ مین پہونچ جاتا ہی

اور بسبب اپنی بدخلقی کی باوجود عبادت کی دوزخ کی نیچے کی درجہ مین پہنچتا ہی - وسئل ابن عباس ما الکرم فقال ھو ما بین اللہ فی کتابہ العزیز ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قیل فما الحسب قال احسنکم خلقاً افضلکم حسباً وقال لکل بنیان اساس واساس الاسلام حسن الخلق - حضرت ابن عباسؓ سی پوچہا گیا کہ بزرگی کیا ہی آپنی فرمایا کہ وہ وہ ہی جسکو خدا نی اپنی کتاب مین بیان کیا کہ بہت بڑا تمہارا خدا کی نزدیک وہ شخص ہے جو بہت پرہیزگار ہی - پہر لوگون نی کہا کہ حسب کیا ہی آپنی کہا کہ جو شخص خوش خلق زیادہ ہی وہی حسب مین بڑا ہی اور کہا کہ واسطی ہر مکان کی بنیاد ہی اور بنیاد اسلام کی خوش خلقی ہی - ایضاً - جلد ۳ - بیان احوال الصحابۃ - وسئل ابن عباسؓ عن الخائفین فقال قلوبہم بالخوف فرحۃ واعینہم باکیۃ یقولون کیف نفرح والموت من ورائنا والقبر امامنا والقیامۃ موعدنا وعلی جہنم طریقنا وبین یدی اللہ ربنا موقفنا - کسی نی ابن عباسؓ سی حقیقت خائفین کی پوچہی تو آپنی فرمایا کہ خائف وہ لوگ ہین جنکی دل خوف سی خوش ہین اور آنکہین روتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم کیسی خوش ہون اسصورت مین کہ موت پیچہی لگی ہی اور قبر سامنی ہی اور قیامت ہمارا وعدہ گاہ ہی اور دوزخ پر سی ہمارا رستہ ہی اور خدا کی سامنی ہمکو کہڑا ہونا ہی - منبہات - باب العشاری - وقال انس بن مالکؓ ان الارض تنادی کل یوم بعشر کلمات وتقول یا ابن ادم تمشی علی ظہری ومصیرک فی بطنی وتعصی علی ظہری وتعذب فی بطنی وتضحک علی ظہری وتبکی فی بطنی وتفرح علی ظہری وتحزن فی بطنی وتجمع المال علی ظہری وتندم فی بطنی وتاکل الحرام علی ظہری وتاکلک الدیدان فی بطنی وتختال علی ظہری وتذل فی بطنی وتمشی مسروراً علی ظہری وتقع حزیناً فی بطنی وتمشی فی النور علی ظہری وتقع فی الظلمات فی بطنی وتمشی علی المجامع علی ظہری وتقع وحیداً فی بطنی - انس بن مالک نی فرمایا کہ ہر روز زمین دس باتین پکارتی ہی اور کہتی ہی ای ابن آدم دوڑتا ہی تو میری پیٹہ پر اور رجوع تیرا میری پیٹ مین ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹہ پر اور عذاب دیا جائیگا تجکو میری پیٹ مین اور ہنستا ہی تو میری پیٹہ پر اور روئیگا میری پیٹ مین اور خوشی کرتا ہی تو میری پیٹہ پر اور غمگین ہوگا میری پیٹ مین اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹہ پر اور پشیمان ہوگا میری پیٹ مین اور تکبر کرتا ہی تو میری پیٹہ پر اور ذلیل ہوگا تو میری پیٹ مین اور چلتا ہی تو خوش میری پیٹہ پر اور گریگا تو غمگین میری پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹہ پر اور گریگا تو اندہیری مین میری پیٹ مین اور چلتا ہی تو جماعتون مین میری پیٹہ پر اور گریگا تو اکیلا میری پیٹ مین ٭

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین دونون تعلیمون کو پڑہنے سے اظہر من الشمس ہے کہ جسقدر تعلیم محمدی مین نرم مزاجی و رحمدلی اور فروتنی و مسکینی اور خوش خلقی کی ترغیب و تحریص اور تکبر و غرور اور بدخلقی سے نفرت ظاہر کی گئی ہے عیسوی تعلیم مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہے - علاوہ اسکے حضرت مسیح نے اس فصل کی کہتر تعلیم کے برخلاف انجیلی نصیحتون کے مخالفون اور اونپر طعن کرنیوالونکو کتے و سور کہکر شاگردونکو اون سے پرہیز و نفرت کرنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمایا کہ وہ چیز جو پاک ہے کتونکو مت دو اور اپنے موتی سورون کے آگے نہ پہینکو - دیکہو متی ۷ - ۶ - جسکے معنے یہہ ہین کہ جو لوگ بیہودہ تکرار و گفتگو کرتے ہین تم اون سے پرہیز کرو اور اونکو یہہ پاک تعلیم مت دو - پس یہان مسیح نے انجیل کے مخالفونکو خود ہی کتا و سور بتانے پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنے پیرونکو بہی ایسی امتیاز کی تاکید فرما کر ایسے لوگونکو کتا و سور سمجہنے کی ہدایت فرمائی ہے جو حسن خلق اور فروتنی کی تعلیم کو بالکل بیخ و بن سے برکندہ کرتی ہے +

فصل نہم

فضیلت کظم غیظ و حلم و رحم و عفو تقصیرات اور مذمت غضب و حقد و حسد

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۲۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنے بہائی پر بے سبب غصے ہو عدالت مین سزا کے قابل ہوگا - ایضاً - آیت ۵ - مبارک وے جو حلیم ہین کیونکہ وے زمین کے وارث ہونگے - ۳۸ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکہ کے بدلے آنکہہ اور دانت کے بدلے دانت - ۳۹ پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیری دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دے - ۴۰ - اور اگر کوئی چاہے کہ تجہپر نالش کرکے تیری قبا لیوے تو کُرتے کو بہی اوسے لینے دے - ۴۱ - اور جو کوئی تجہے ایک کوس بیگار لیجاوے اوسکے ساتہہ دو کوس چلا جا - ۴۴ پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنے دشمنونکو پیار کرو اور جو تمہپر لعنت کرین اونکے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکہین اونکا بہلا کرو اور جو تمہین دکہہ دین اور ستاوین اونکے لئے دعا مانگو - باب ۶ - آیت ۱۴ - اگر تم آدمیون کے گناہ بخشو گے تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہے تمہین بخشیگا - ۱۵ اگر تم آدمیون کے گناہ نہ بخشو گے تو تمہارا باپ بہی تمہارے گناہ نہ بخشیگا - انجیل لوقا باب ۶ - آیت ۳۲ - اور اگر تم اونہین جو تمہین پیار کرتے ہین پیار کرو تو تمہارا کیا احسان ہے کیونکہ گناہگار بہی اپنے پیار کرنیوالونکو پیار کرتے ہین ۳۳ - اور اگر تم اونکا جو تمہارا بہلا کرین بہلا کرو تو تمہارا کیا احسان ہے کیونکہ گنہگار بہی یہی کرتے ہین ۳۵ پس اپنے دشمنونکو پیار کرو اور بہلا کرو ۳۶ پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم رحیم ہو - باب ۱۷ آیت ۳ - خبردار رہو اگر تیرا بہائی تیرا گناہ کرے اوسے ڈانٹ اگر توبہ کرے اوسے معاف کر ۴ - اور اگر ایکدن مین سات بار تیرا گناہ کرے اور ایکدن مین سات بار آکے کہے کہ توبہ کرتا ہون اوسے معاف کر - انجیل متی باب ۵ - آیت ۹ مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہین کہ وے خدا کے فرزند کہلاوینگے +

کلام حواریین نامۂ یعقوب باب ا - آیت ۱۹ - ای میری پیاری بہائیو ہر ایک آدمی سننے مین تیز اور بولنے مین
دہیرا اور غصہ کرنے مین دہیما ہووی - نامۂ رومیان - باب ۱۲ - آیت ۱۴ - اونکے لئے جو تمہین ستاتی ہین برکت
چاہو خیر مناؤ اور لعنت نہ کرو - ۱۷ بدی کے عوض مین کسی سے بدی نہ کرو - ۱۹ - ای عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ غصہ
کی راہ چہوڑ دو کیونکہ یہہ لکہا ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ انتقام لینا میرا کام ہے - مین ہی بدلہ لونگا - ۲۰ پس اگر تیرا دشمن
بہوکا ہو اوسکو کہلا - اگر پیاسا ہو اوسے پانی دے اور بدی کا مغلوب نہو بلکہ بدی پر نیکی سے غالب ہو - نامۂ افسیون
باب ۴ - آیت ۲۶ غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو ایسا نہو کہ سورج ڈوبے اور تم خفا کے خفا رہو ۲۷ - اور شیطان کو جگہہ ندو
۳۱ ساری کڑواہٹ اور غضب اور غصہ اور غل اور بدخواہی سمیت تم سے دور کیجاوین ۳۲ - اور تم ایکدوسرے پر مہربان
اور دردمند ہو اور ایکدوسرے کو بخشا کرو - نامۂ رومیان باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی کہ جنسے صلح
ہو اور ایکدوسرے کی ترقی ہو پیروی کرین - نامۂ اول پطرس باب ۲ - آیت ۱ - سو اے تم سب بدی اور سب دغا اور
مکر وہ اور ڈاہ اور ساری بدگوئیونکو چہوڑکے ۲ نوپیدہ بچون کی مانند کلام کے خالص دودہ کے مشتاق ہو - باب ۳ آیت
۹ بدی کے عوض بدی نکرو گالی کے عوض گالی ندو بلکہ اوسکے خلاف برکت چاہو +

کلام الٰہی - پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۳ - اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ
الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ - پرہیزگار لوگ وہ ہین جو خوشی و سختی کی حالتمین خدا کی
راہ مین دیتے ہین اور بند کرتے ہین غصہ کو اور معاف کرتے ہین خطائین لوگون سے اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنے
والونکو - اس آیت کے معانی کی تشریح ذیل کے قصون سے بخوبی واضح ہوتی ہے جو تفسیر حسینی وغیرہ مین بطرز خبر منقول
ہین کہ ایکدن حضرت امام حسین ؑ ایک جماعت مہمانون کے ساتہہ دسترخوان پر بیٹہے تہے کہ آپکے غلام سے بسبب بہشتی کے گرم
شوربے کا پیالہ آپکے سر مبارک پر گر پڑا اور ٹوٹ گیا امام نے از روئے تادیب کے اوسکی طرف دیکہا پہر غلام نے والکاظمین الغیظ
پڑہا امام نے فرمایا کہ مینے غصہ بند کرلیا - پہر غلام نے والعافین عن الناس پڑہا امام نے فرمایا کہ مینے تجہے معاف بہی کردیا
بعد ازان غلام نے واللہ یحب المحسنین پڑہا امام نے فرمایا کہ مینے تجکو اپنے مال سے آزاد بہی کردیا - اسیطرح کسی نے امام اعظم
کو طمانچہ مارا آپنے فرمایا کہ مین بہی تجکو طمانچہ مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور خلیفہ سے تیری شکایت کرنے پر قادر ہون
مگر نہین کرتا اور صبح کے وقت تیرے ظلم سے خدا کے آگے فریاد کر سکتا ہون لیکن نہین کرتا اور قیامت کو تجہہ سے خصومت
کرکے داد لے سکتا ہون مگر یہہ بہی نہین کرتا بلکہ اگر مجکو قیامت کے روز رستگاری حاصل ہوئی اور میری سفارش قبول
ہوئی تو بغیر تیرے بہشت مین قدم نہ رکہونگا - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۲ - وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا
وَقِيَامًا اور بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو چلتے ہین زمین پر آہستہ اور جسوقت بات کرتے ہین اونسے جاہل لوگ بے ادبی سے
تو کہتے ہین کہ سلام ہے اور بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو رات گذارتے ہین اپنے پروردگار کو سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے
تفسیر حسینی وغیرہ مین سلاما کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جاہلون کی بے ادبی کے جواب مین ایسی اچھی بات کہتے ہین کہ جسمین
گناہ سے سلامت رہتے ہین چنانچہ محقق رومی نے لکھا ہے ؎ اگر گویند زراقی و سالوس + بگو ہستم دو صد چندان میرو +
وگر از خشم دشنامی دہندت + دعا کن خوشدل و خندان میرو + انتہی - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران رکوع ۱۹
لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ البتہ آزمائے جاؤگے تم اپنے مالون اور جانون
مین اور البتہ سنوگے تم اون لوگون سے جو دیئے گئے ہین تم سے پہلے کتاب اور اون لوگون سے جو شرک کرتے ہین ایذا بہت اور
اگر تم صبر کرو اور بدلہ لینے سے بچو تو تحقیق یہہ بات ہمت کے کامون سے ہے - پارہ وما ابری ۱۳ - سورہ رعد - رکوع ۳
وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ - جو لوگ صبر کرتے ہین مصیبتون و تکلیفون پر محض اپنے خدا کی رضامندی کے
لئے اور قایم کرتے ہین نماز اور اوس چیز سے کہ ہمنے اونکو دیا ہے خرچ کرتے ہین پوشیدہ و ظاہر مین اور برائی کا نیکی کے ساتھ
مقابلہ کرتے ہین انہین لوگون کے لئے عاقبت کا گھر ہے - تفسیرون مین لکھا ہے کہ یدرؤن بالحسنۃ السیئۃ کے یہہ معنی ہین کہ
جو کوئی برائی اور فحش کلام سے پیش آتا ہے تو وہ اوس سے اچھے کلام کے ساتھہ سلوک کرتے ہین یا یہہ کہ جب کسی چیز سے محروم
کئے جاتے ہین تو وہ اوسکے مقابلہ مین عطا کو کام مین لاتے ہین اور جب اونپر ظلم کیا جاتا ہے تو معاف کردیتے ہین اور جب
اونسے کوئی دوستی قطع کرتا ہے تو وہ اوس سے ملاپ کرتے ہین اور جب گناہ کرتے ہین تو توبہ کرتے ہین اور جب کوئی نامعقول
بات دیکھتے ہین تو اوسکو بدلنے کا حکم دیتے ہین - پارہ لا یحب اللہ ۶ - سورہ نساء رکوع ۲۱ - لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ
مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا - اللہ ظاہر کرنا بری بات کا پسند نہین کرتا مگر اوس شخص کے لئے جسپر ظلم ہوا اور اللہ سننے والا جاننے
والا ہے اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ اوسکو یا معاف کرو برائی کو پس تحقیق اللہ بخشنے والا قدرت والا ہے
یعنے کسی کی برائی ظاہر کرنی خدا کو پسند نہین البتہ مظلوم کا ظالم کی ظلم کی بات کو ظاہر کرنا روا ہے لیکن تاہم اگر مظلوم
اوسکو چھپائے رکھے یا بالکل معاف کردے تو اوسکے لئے نہایت ہی عمدہ بات ہے کیونکہ اللہ ہی باوجود قدرت انتقام کے

اپنے گنہگاروں کی خطا معاف کرتا ہے - تفسیر حسینی و معالم وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس آیت میں مظلوموں کو معاف کر دینے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ اخلاق ربانی سے متخلق ہو سکیں - پارہ قال الملاء - رکوع ۲۴ - سورہ اعراف خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ لازم پکڑ معاف کرنے کی عادت کو اور حکم کر بہتر بات کا اور موہنہ پہیر لے جاہلوں سے - تفسیر معالم وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے جبرائیل ع سے اسکے معنی پوچھے اونہوں نے کہا کہ خدا تعالی یہہ فرماتا ہے کہ جو شخص تجھسے قطع ملاپ کرے تو اوس سے ملاپ کر اور جو شخص تجھکو محروم کرے تو اوسپر عطا کر اور جو شخص تجھپر ظلم کرے تو اوسکو معاف کر دے - پارہ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۶ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ اور اگر تم بدلہ لینا چاہو تو صرف اوسقدر بدلہ لو جتنی تمکو ایذا دیگئی اور اگر صبر کرو اور بدلہ نہ لو تو یہہ صبر کرنیوالوں کے لئے بہتر بات ہے - پارہ قد افلح - سورہ مومنون - رکوع ۶ - اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ بدی کا نیکی کے ساتھہ مقابلہ کر ہم اوس چیز کو جو بیان کرتے ہیں خوب جانتے ہیں - تفسیر حسینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس آیت میں خدا تعالی اپنے حبیب کو مکارم اخلاق سے جو اتم و اکمل و اشرف و اجمل صفات ہیں حکم دیکر فرماتا ہے کہ بدی کو اوس چیز کے ساتھہ دور کر جو بہت اچھی ہے یعنے عفو و رحمت کے ساتھہ مجرموں کی ایسی وجہ سے قصور معاف کر کہ اونکی ممانعت شرع میں نہو یا سفیہوں کی جہل کو اپنے حلم سے دور کر انتہی - پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۲ - إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ - اگر پہونچے تمکو بہلائی تو ناخوش کرتی ہے یہہ دو کفار کو اور اگر پہونچے تمکو برائی تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم اونکے ظلم وایذا پر صبر کرو اور بدلہ لینے سے بچو تو اونکا مکر تمکو کچہہ ضرر نہ دیگا تحقیق اللہ اوس چیز کو جو وہ کرتے ہیں گہیرنے والا ہے پارہ ربما - سورہ حجر - رکوع ۶ - فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ - پس بدلہ لینے سے درگذر کر درگذر کرنا اچہا - پارہ امن خلق السموات - سورہ قصص رکوع ۶ - الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ - جن لوگوں کو دی ہمنے پہلے اسکے کتاب وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جب اونپر قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اسپر ایمان لائے تحقیق یہہ ہمارے رب کی طرف سے سچ ہے تحقیق اسکے پہلے مسلمان تہے - ان لوگوں کو بسبب اسکے کہ اونہوں نے صبر کیا دو بار ثواب دیا جاویگا اور یہہ لوگ برائی کو بہلائی کے ساتھہ بدلے

ڈالتے ہین اور جو ہمنے اونکو دیا ہی اوسمین سے وہ خرچ کرتے ہین اور جب کوئی بیہودہ بات لوگون سے سنتے ہین تو اوس سے
وہ مونہہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری لئے ہماری عمل ہین اور تمہاری لئے تمہاری عمل ہین تمپر سلام رخصت کا ہے
اور ہم جاہلون کی صحبت نہین چاہتے۔ تفسیر حسینی و معالم وغیرہ مین اس آیت کی شان نزول مین لکھا ہی کہ جب ابن
سلام وغیرہ عیسائی لوگ مسلمان ہوگئے تو مدینہ کے منافقون و کفار اور یہودیون نے اونپر طعن و تشنیع اور سب و شتم
کرنا شروع کیا اور طرح طرح کی اذیتین دینے لگے اور وہ اونکی گالیون کے بدلے اونکو دعا دیتے تھے۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم
سورہ حم السجدہ۔ رکوع ۵۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ نہین برابر ہوتی نیکی اور بدی
بدی کو اچھی خصلت کے ساتھہ دور کر پس ایسا کرنے سے وہ شخص کہ تیری اور اوسکے درمیان دشمنی ہی ایسا دوست ہوجاتا
ہی کہ گویا وہ ایک صدیق اور قرابتی ہی اور یہہ خصلت (یعنی برائی کا نیکی کے ساتھہ مقابلہ کرنا) صرف اونہین لوگون
کو سکھلائی جاتی ہی جو صبر کرتے ہین اور بغیر بڑی نصیب والی شخص کے اور کسی کو نہین سکھلائی جاتی۔ تفسیر معالم التنزیل
مین لکھا ہی کہ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ کے معنی یہہ ہین کہ صبر و غضب و حلیمی و جہل و عفو اور برائی یکسان خصلتین
نہین ہین اور ابن عباس نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی اس آیت مین یہہ حکم کرتا ہی کہ غضب کے وقت صبر کرو اور کسی کی جاہلی
کی بات پر حلم استعمال کرو اور کسی کی برائی کو معاف کردو۔ تفسیر حسینی مین اس آیت کے ذیل مین لکھا ہی کہ حقائق مین
امام اعظم ع سے منقول ہی کہ وہ کہتے تھے کہ جب کوئی ہمکو یہہ خبر پہونچاتا تہا کہ فلان شخص تمکو برائی سے یاد کرتا ہی تو ہم
اوسکے حق مین دعائے خیر کرتے تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوتا تہا کہ پھر ہمین یہہ خبر ملتی تہی کہ وہی شخص ہمکو نیکی سے یاد
کرتا ہی۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوری۔ رکوع ۴۔ فَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا
مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ۔ پس جو کچھہ تمکو کسی چیز سے دیا گیا ہی وہ تہوڑا سا فائدہ ہی زندگی دنیا کا اور جو کچھہ اللہ
کے پاس ہی وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہی اون لوگون کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین
اور بچتے ہین بڑے گناہون اور بیحیائیون سے اور جسوقت غصہ ہوتے ہین وہ بخشدیتے ہین۔ پھر اسی مین ہی وَجَزٰٓؤُا
سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ۔ بدی کا بدلہ بدی ہی مثل اوسکی
لیکن جس شخص نے کسی کی بدی کو معاف کردیا اور بدلہ نہ لیکر مصالحت کرلی پس ثواب اوسکا اللہ تعالیٰ پر ہے تحقیق وہ نہین
دوست رکھتا ظالمونکو۔ تفسیر حسینی اور معالم وغیرہ مین لکھا ہی کہ حسن بصری سے منقول ہے کہ قیامت کے روز یہہ ندا

آئیگی کہ جس کسی کو خدا پر کچھہ حق ہو وہ اوٹھکر لیوی پس اوسوقت کوئی کھڑا نہو گا مگر وہ شخص جسنی اپنی ظالم کا قصور
معاف کیا ہو گا ۔ عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ہست + بی حلم و عفو کار فتوت تمام نیست + بگذر ز جرم خصم و کرم کن کہ
عاقبت + در عفو لذتی ہست کہ در انتقام نیست ۔ پہر اسی مین ہی وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور
جسنی صبر کیا لوگون کی اذیت پر اور بخشدیا اونکو تحقیق یہہ ہمت کی کامون سی ہی ۔ پارہ ۱۸ قد افلح ۔ سورہ نور رکوع
۳ - وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - اور نہ قسم کہاوین تم مین صاحب
بزرگی اور کشائش کی یہہ کہ نہ دیوین خدا کی رہتہ مین قریبیون اور فقیرون اور وطن چہوڑنی والون کو اور چاہیئے کہ
معاف کرین اور درگذر کرین کیا تم نہین چاہتی یہہ کہ بخش دیوی اللہ تمکو اور اللہ باوجود قدرت انتقام کی بخشنی والا
اور مہربان ہی ۔ معالم التنزیل و حسینی وغیرہ تفاسیر مین لکہا ہی کہ یہہ آیت حضرت ابابکر صدیق کی حق مین اوسوقت نازل
ہوئی تہی کہ جب اونہون نی مسطح نام ایک شخص کی نسبت جو اونکی ماسی کا بیٹا تہا اور حضرت عائشہ پر بہتان باندہنی اور
گالی دینی والون مین سی تہا ۔ قسم کہالی تہی کہ اوسکو خیرات نہ دیا کرینگی ۔ خدا تعالی نی اونکو روکدیا کہ صاحب خیرات و
کشائش کو ایسا نہ کرنا چاہئی بلکہ اونکو مناسب ہی کہ اپنی دشمنون کی قصور معاف کرکی اونپر بخشش کرین چنانچہ جب یہہ
آیت آنحضرت ؐ نی حضرت ابوبکر کو سنائی تو اونہون نی وہ خیرات جو مسطح کو دیا کرتی تہی اوسیوقت دیدی اور آئندہ کی لئی قسم
کہالی کہ مین کبہی اوسکو خیرات دینی بند نہ کرونگا ۔ انتہی ۔ سبحان اللہ حضرت مسیح نی تو صرف حکم ہی دیا تہا کہ جو گالی دیوے
اوسپر بخشش کرو مگر آنحضرت ؐ کی ذریعہ جو خدا کی احکام ہمکو ملی ہین اونہون نی دشمنون پر بخشش کرنیکی تعمیل ہی کرا دی ہی
پارہ ۲۵ الیہ یرد ۔ سورہ جاثیہ ۔ رکوع ۲ - قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ کہہ اون لوگون کی لئی جو ایمان لائی ہین یہہ کہ اون لوگون کی قصور بخشدیوین جو نہین ڈرتی
عذاب کی دن سی تاکہ جزا دی ہر قوم کو ساتھہ اوس چیز کی کہ کماتی تہی ۔ تفسیر مدارک و معالم مین اس آیت کی شان نزول مین
لکہا ہی کہ قبیلہ بنی غفار مین سی ایک مشرک نی حضرت عمر کو گالی دی آپنی اوسکی بدلہ لینی کا ارادہ کیا جسپر یہہ آیت نازل ہوکر
حکم ہوا کہ بخشدینا چاہئی اور بدلہ لینی کا فکر نہ کرنا چاہئی ۔ انتہی ۔ دیکہو اس آیت مین مسلمانونکو مسلمانون کی علاوہ
کفار و غیر مذہب کی لوگون کی بہی قصور معاف کردینی کا کس صراحت اور شد و مد سی حکم دیا گیا ہی ۔ پادری ٹہاکر داس صاحب
اور نیز اونکی ہمخیال عیسائیونکو اگر دو آنکہین رکہتی ہین تو اس آیت کو ذرا آنکہہ کہولکر پڑہنا چاہئی ۔ پارہ ۲۶ حم ۔ سورہ حجرات
رکوع ۱ - وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۔ اور اگر دو جماعت مومنون مین آپسمین لڑپڑین

اونکے درمیان صلح کرادو۔ پارہ حم ۲۶۔ سورہ حجرات۔ رکوع ۱۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ مومن آپسمین بہائی ہین پس صلح کرادو اپنے دو بہائیون مین اور ڈرو اللہ سے تاکہ رحم کیے جاؤ۔ پارہ والمحصنت ۵۔ سورہ نسا۔ رکوع ۸۔ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کیا کفار لوگ حسد کرتے ہین لوگون کا اوس چیز پر جو دینے اونکو اپنے فضل سے دیا ہے۔ پارہ عم ۳۰۔ سورہ فلق۔ رکوع ۱ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ مین پناہ مانگتا ہون برائی گرہون مین پہونکنے والیون یعنی جادو گرنیون اور برائی حسد کرنیوالے سے جب حسد کرتا ہے +

کلام رسول مقبول ؐ ۔ مشکوۃ۔ باب الغضب فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ متفق علیہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچہاڑے بلکہ حقیقت مین پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکہے۔ ابو داود۔ باب من کظم غیظا۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِیْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان کسکو پہلوان شمار کرتے ہو لوگون نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچہاڑ سکین حضرت ؐ نے فرمایا کہ یہہ بات نہین ہے ولیکن پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو مین رکہے۔ مشکوۃ باب الغضب فصل ۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ رواہ احمد۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہین پیا کسی بندہ نے گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گہونٹ غصہ سے کہ پی جاوے اوسکو واسطے رضامندی اللہ کے۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔ بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تحقیق غصہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسے کہ مصبر خراب کرتا ہے شہد کو۔ ایضا۔ باب الغیظ فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ؐ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رواہ البخاری۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ؐ سے عرض کی کہ آپ مجکو کوئی نصیحت کرین آپنے فرمایا کہ غصہ مت کر۔ پہر عرض کی اوسنے یہی بات کئی بار اور آپنے یہی فرمایا کہ غصہ مت کر۔ ایضا۔ باب الرفق والحیا فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رواہ الترمذی۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے اونکی ایذا

پر بہتر ہی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا ہو لوگون مین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر۔ ایضاً۔ باب الغضب فصل ۳
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ۔ انس سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ جو شخص بند رکھی
اپنی زبان لوگون کی عیب جوئی سی ڈھانکتا ہی اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو شخص روکی اپنا غصہ لوگون سی باز رکھیگا اللہ تعالی
اوس سی عذاب اپنا قیامت کی دن اور جو شخص عذر کری اپنی تقصیر کا طرف اللہ کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا۔
ایضاً۔ باب ما ینہی عنہ۔ فصل ۳۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ
یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ رواہ البیہقی۔ جابر سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ جب
شخص عذر خواہی کری اپنی دینی بہائی سی پس وہ معذور نہ رکہی اوسکو یا اوسکا عذر قبول نکری تو ہوگا اوسپر گناہ
مثل گناہ صاحب مکس یعنی عشر لینی والی کی جو ظلم سی لیتا ہی۔ ایضاً باب الغضب۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ علیہ السلام یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ
ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ موسی علیہ السلام نی خدا سی پوچھا تہا کہ ای میری خدا تیری بندون مین سی کون تیری نزدیک
بہت عزیز ہی فرمایا وہ شخص کہ جب بدلہ لینی پر قادر ہو تو بخشدیوی۔ ایضاً باب القصاص فصل ۲۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً
وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً۔ رواہ الترمذی۔ ابی درداء سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ جس شخص نی زخم کہایا اپنی بدن مین
پہر اوسنی معاف کر دیا زخمی کرنیوالی شخص کو اور اوس سی بدلہ نلیا تو اللہ اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اور اوس سی گناہ دور
کرتا ہی۔ ایضاً۔ باب الظلم۔ فصل ۲۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ
اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَ
اِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔ رواہ الترمذی۔ حذیفہ سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ تم امعہ مت ہو اور وہ یہ ہی
کہ تم کہو کہ اگر لوگ نیکی کرینگی تو ہم بہی اونسی نیکی کرینگی اور اگر وہ بدی کرینگی تو ہم بہی بدی کرینگی بلکہ اپنی نفسون کو
اس بات پر ٹہراؤ کہ اگر لوگ تم سی نیکی کرین تو تم بہی اون سی نیکی کرو اور اگر لوگ تم سی برائی کرین تو تم مت ظلم کرو
یعنی احسان کرو کیونکہ ظلم اور برائی کا ترک کرنا احسان ہی۔ ایضاً۔ باب البکاء۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ ﷺ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ

فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظْرِي عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رواه رزین۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے نو چیزون کا۔ ایک ڈرنا اللہ سے پوشیدہ و ظاہر مین۔ دوسرا حالت غصہ و رضا مین بات ایسی راست و درست کہنا جو حد عہدال سے تجاوز نکرے۔ تیسرے حالت فقر و غنا مین میانہ روی کرنا چوتھے نیک سلوک کرون مین اوس سے جو مجسے بدسلوکی کرے اور ناتہ داری کاٹے۔ پانچوین دون مین اوسکو جو مجکو محروم کرے۔ چھٹے معاف کرون مین اوسکو جو مجھپر ظلم کرے۔ ساتوین میرا چپ رہنا فکر ہو یعنے جب چپ ہون تو خدا کی صنعتون اور صفتونمین فکر کرون۔ آٹھوین میرا بولنا ذکر ہو یعنے جب بات کرون تو خدا کے ذکر مین ہو نوین میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو یعنے جب مخلوقات مین نظر کرون تو بروجہ عبرت و ہوشیاری کے کرون۔ ایضاً۔ باب البر والصلة فصل ا۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رواه مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہین کہ مین تو اونسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اونسے احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اونسے غمخواری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے گالیان دیتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اونپر غالب کہیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا۔ ایضاً باب الظلم فصل ا۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رواه البخاری۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسپر کچہہ مظلمہ ہو اپنے بہائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا یا کسی اور چیز کا یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسسے بخشا لیوے اوسدن سے پہلے کہ جسدن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچہہ نیک کام ہونگے تو اوسسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچہہ بہی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے۔ مشارق الانوار باب۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ؐ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا۔ رواه مسلم۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین گہٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو جو اوسپر واقع ہوا ہو معاف نہین کرتا مگر یہہ کہ خدا اوسکو معاف کرنیکے سبب سے اوسکی عزت زیادہ کرتا ہے

قدر بڑہتا ہی - مشکوۃ باب الحذر والتانی - فصل ۱ - عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال لاشج عبد القیس
ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناۃ - رواہ مسلم - ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نی اشج کو کہ
عبد القیس کا سردار تہا فرمایا کہ تجہہ مین دو خصلتین ایسی ہین کہ خدا اونکو دوست رکہتا ہی ایک حلیمی دوسری
جلدی نکرنی کام مین - احیاء العلوم - جلد ۳ - بیان فضیلت حلم - عن ابی ہریرۃ قال النبی ﷺ ابتغوا الرفعۃ
عند اللہ قالوا وما ہی یا رسول اللہ ﷺ قال تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتحلم عمن جہل
علیک - رواہ حکیم الترمذی فی النوادر - ابوہریرہ سی روایت ہی کہ آنحضرت ﷺ نی فرمایا کہ خدا کی نزدیک علو مقام
کا طالب ہونا چاہیی لوگون نی عرض کیا کہ وہ کیا باتین ہین آپنی فرمایا کہ ملی تو اوسی جو تجہسی جدا ہوا ور دی تو
اوسکو جو تجکو محروم کری اور حلم کری تو اوسپر جو تجہپر جہل و سختی کری - مشکوۃ باب ما ینہی عنہ - فصل ۱ - عن ابی
ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ ایاکم والظن فان اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا
تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا - ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سی کیونکہ بدگمانی بڑی جہوٹی بات ہی اور لوگون کی عیوب کا تفحص اور
عیب جوئی نہ کرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑہاؤ اور آپسمین حسد نکرو اور آپسمین بغض و عداوت نرکہو اور ایکدوسری
کی جڑ نہ کاٹو اور آپسمین پشت دیکر نہ بیٹہو اور رہو بہائی بہائی ای خدا کی بندو - ایضاً - فصل ۲ - عن ابی الدرداء
قال رسول اللہ ﷺ الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال
اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ - رواہ الترمذی - ابی الدرداء سی روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ ایسی عمل کی کہ افضل ہی درجہ و ثواب سی اوسکا روزہ و صدقہ اور نماز سی کہا ہمنی
فرمائیی - فرمایا کہ آپسمین لوگون کی صلح کرا دینی اور اونمین فساد ڈالنا وہ مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی
والا ہی - عن الزبیر قال رسول اللہ ﷺ دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقۃ
لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین - رواہ احمد والترمذی - زبیر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا
کہ آئی ہی تمہاری طرف بیماری پہلی امتون کی حسد اور بغض جو مونڈنی والی ہین نہین کہتا مین کہ بالون کو
مونڈتی ہین بلکہ دین کو مونڈتی ہین - عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب - رواہ ابوداود - ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو تم
حسد سی کیونکہ حسد نیکیون کو اسطرح کہاتا ہی کہ جسطرح آگ لکڑی کو کہاتی ہے ⁂

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم - جلد ۳ - فضیلۃ کظم الغیظ - قال عمرؓ من اتقی اللہ لم یشف غیظہ ومن
خاف اللہ لم یفعل ما یشاء ولولا یوم القیمۃ لکان غیر ما ترون - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا سے
ڈرتا ہے وہ اپنا غصہ ظاہر نہیں کرتا اور نہ وہ بات کرتا ہے جو اوسکا دل چاہتا ہے اور اگر قیامت نہوتی تو جو کچھ حال
اب دیکھ رہے ہو اسکے خلاف ہوتا - ایضاً فضیلۃ الحلم - قال عمرؓ تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینۃ والحلم حضرت
عمرؓ فرماتے ہیں کہ پڑھو تم علم اور سیکھو واسطے علم کے وقار اور حلم - وقال علیؓ لیس الخیر ان یکثر مالک وولدک
ولکن الخیر ان یکثر علمک ویعظم حلمک - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہہ خیر و برکت نہیں ہے کہ تیرا مال اور اولاد زیادہ
ہو بلکہ برکت یہہ ہے کہ تیرا علم اور حلم بہت سا ہو - وقال علیؓ ان اول عوض الحلیم من حلمہ ان الناس کلہم
اعوانہ علی الجاھل - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حلیم کو حلم کے سبب پہلا عوض تو یہی ملتا ہے کہ سب آدمی اوسکی طرفدار
ہوکر اوسکے بدخواہ کے درپے ہوتے ہیں - وقال معاویۃؓ لا یبلغ العبد مبلغ الرای حتی یغلب حلمہ علی جہلہ
وصبرہ علی شہوتہ ولا یبلغ ذلک الا بقوۃ العلم - حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آدمی اجتہاد اور تجویز کے درجہ کو
نہیں پہونچتا جبتک اوسکا حلم جہل پر غالب نہو اور صبر شہوت پر اور یہہ بات بزور علم حاصل ہوتی ہے - وقال معاویۃ
لعمرو بن الاھتم ای الرجال اشجع قال من رد جہلہ بحلمہ قال ای الرجال اسخی قال من بذل دنیاہ
لصلاح دینہ - حضرت معاویہ نے عمرو بن اہتم سے پوچھا کہ مردوں میں سے بہادر کون ہے اونہوں نے فرمایا کہ جو اپنے
حلم کے سبب سے جہل کو ہٹادے پھر پوچھا کہ زیادہ سخی کون ہے فرمایا کہ جو دنیا کو دین کی بہتری کے لئے خرچ کرڈالے -
وقال انس بن مالک فی قولہ تعالی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم الی ھو الرجل یشتمہ
اخوہ فیقول ان کنت کاذبا فغفر اللہ لک وان کنت صادقا فغفر اللہ لی - حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا
کہ قولہ تعالیٰ فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کا مصداق وہ شخص ہے کہ جب وسکو اوسکا کوئی بہائی گالی دیوے تو وہ
یوں کہے کہ اگر تو جہوٹا ہے تو تجھکو خدا بخشے اور اگر سچا ہے تو مجھکو بخشے - وسب رجل ابن عباسؓ فلما فرغ قال یا
عکرمۃ ھل للرجل حاجۃ فنقضیہا فنکس الرجل راسہ واستحیی - حضرت ابن عباسؓ کو کسی شخص نے گالیاں
دیں جب وہ گالیوں سے فارغ ہوچکا تو آپنے اپنے غلام عکرمہ کو کہا کہ دیکھو تو اگر اس شخص کی کچھہ حاجت ہے تو پوری
کردو - پس اوس شخص نے اپنا سر نگون کرلیا اور شرمندہ ہوا - مشکوۃ باب الغضب فصل ۳ - عن ابن عباسؓ
فی قولہ تعالی ادفع بالتی ھی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ
وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب - رواہ البخاری - ابن عباس سے دربارہ تفسیر آیت ادفع بالتی ہی

احسن کی روایت ہی کہ اونہون نی کہا کہ اسکی معنی یہہ ہین کہ صبر کرنا غصہ کی وقت اور معاف کرنا برائی کی وقت
پس جب لوگ صبر اور عفو کو اختیار کرین تو خدا اونکو آفات نفس اور خلق سی نگاہ رکہیگا اور پست ہوگا اونکا
دشمن گویا کہ وہ اونکا دوست حمیم قریب ہی - احیاء العلوم جلد ۳ - ذم الغضب قال عبد اللہ بن مسعود
انظروا الی حلم الرجل عند غضبہ وامانتہ عند طمعہ وما علمک بحلمہ اذا لم یغضب وما علمک
بامانتہ اذا لم یطمع - ابن مسعود نی فرمایا کہ مرد کا حلم غصہ کی وقت دیکہنا چاہیی اور امانت کو طمع کی وقت جانچنا
چاہیی اور جب غصہ نہوا تو سوقت کی حلم کا کیا اعتبار ہی اسیطرح بدون طمع کی امانت کا اعتبار نہین - وکان عمرؓ
اذا خطب قال فی خطبتہ افلح منکم من حفظ من الطمع والھوی والغضب - اور حضرت عمرؓ خطبہ مین ارشاد
فرماتی کہ تم مین سی فلاح کو پہنچا وہ شخص جو طمع اور ہوای نفسانی اور غصہ سی بچا رہا - ایضاً - فضیلۃ العفو والاحسان
سئل ابو الدرداءؓ عن اعز الناس قال الذی یعفو اذا قدر فاعفوا یعزکم اللہ - ابو الدرداء سی کسی
نی پوچہا کہ بہت پیارا آدمیون مین سی کون ہی آپنی فرمایا کہ جو قدرت کی ہوتی قصور معاف کردی پس معاف کرو تم پیاری
جانیگا تمکو اللہ - وقال معاویۃؓ علیکم بالحلم والاحتمال حتی تمکنکم الفرصۃ فاذا امکنتکم فعلیکم بالصفح
والافضال - اور معاویہؓ نی فرمایا کہ جبتک تمکو انتقام کا قابو اور موقع نہ ملی تبتک حلم اور برداشت کرو اور جب
موقع ملجاوی تو عفو اور احسان کرو - ادب المفرد - باب ۱۷۳ - قال عمرؓ من لا یرحم لا یرحم ولا یغفر
من لا یغفر ولا یعف عمن لم یعف ولا یوق من لا یتوق - حضرت عمرؓ نی فرمایا کہ جو شخص لوگون پر رحم نہین
کرتا اوسپر رحم نہین کیا جائیگا اور بخشا نہ جائیگا جو لوگون پر بخشش نہین کرتا اور معاف نہ کیا جاویگا جو لوگون کی قصور معاف نہین
کرتا اور بچایا نہ جاویگا جو خود نہین بچتا - ابو داود - باب فی التجاوز - عن ابن الزبیرؓ فی قولہ خذ العفو آیت
قال امر نبی اللہ ان یاخذ العفو من اخلاق الناس - ابن زبیرؓ سی در بارہ تفسیر آیت خذ العفو روایت
ہی کہ خدا تعالی اپنی نبی کو یہہ حکم کرتا ہی کہ وہ لوگون سی اونکی قصور معاف کرنیکی عادت اختیار کرین - مشکوۃ باب
ما ینہی عنہ من التہاجر فصل - عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین و
یوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال
انظروا ھذین حتی یصطلحا - رواہ مسلم - ابو ہریرۃ سی روایت ہی کہ حضرت ﷺ نی فرمایا کہ کہولی جاتی ہین بہشت
کی دروازی دوشنبہ و پنجشنبہ کی دن لوگون کی گناہ معاف ہوتی ہین ہر ایک بندہ کی جو خدا کی ساتہہ شرک نہین کرتا مگر اوسکی
گناہ معاف نہین ہوتی جسکی درمیان اور اوسکی بہائی کی درمیان غصہ اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کی مہلت

دوا ندونون کو یہانتک کہ آپسمین صلح کرلین - احیاء العلوم - جلد ۳ - باب ذم الحسد - وقال ابو الدرداء ما اکثر عبد ذکر الموت الا قل فرحہ وقل حسدہ - ابو الدرداءؓ فرماتی ہین کہ جو آدمی موت کو کثرت سی یاد کریگا اوسکی ہنسی اور حسد دونون کم ہوجاوینگی - وقال معاویہؓ کل الناس اقدر علی رضاہ الا حاسد نعمۃ فانہ لا یرضیہ الا زوالہا - حضرت معاویہؓ فرماتے ہین کہ مین سب آدمیون کی راضی کرنے پر قدرت رکہتا ہون مگر حاسد نعمت کہ وہ بدون زوال نعمت راضی ہی نہین ہوتا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

واضح ہو کہ غصہ سی حقد یعنی کینہ اور حقد سی حسد پیدا ہوتا ہی چنانچہ جب آدمی غصہ کے وقت بمجبوری انتقام نہین لی سکتا اور غصہ پینا پڑتا ہی تو یہہ باطن پر گرکر حقد بنجاتا ہی جسکے معنی یہہ ہین کہ کسی کو ثقیل و گران جاننا اور اوسکی بغض و نفرت کرنی اور پہر جب یہہ ہتمکن ہوجاتا ہی تو اوسی سے حسد یعنی بدخواہی پیدا ہوجاتی ہی - سو اس فصل مین ان سب باتون کی مذمت اور مضرت اور انکی مقابلہ مین صبر و حلم و عفو او احسان کی فضیلت اور تاکید جس خوبی و صراحت سی تعلیم محمدی مین بیان ہوئی ہی صاحب بصیرت کے نزدیک عیسوی تعلیم سی کئی درجہ اعلیٰ و افضل ہی بلکہ انجیل کی بعض آیات کی تاویل و توجیہ تاویل صالحہ نکیجاوی مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا ناقص ٹہرتی ہی چنانچہ مسیح کی کلام ظاہر سی یہہ پایا جاتا ہی کہ دشمن سی انتقام لینا بالکل درست نہین ہی اور قرآن سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمن سی وہی طور پر بغیر کسیطرحکی زیادتی کی انتقام لینا تو درست ہی لیکن صبر اور معاف کردینا بہت بہتر ہی - سو مین کہتا ہون کہ حضرت مسیحؑ کی ممانعت انتقام کو حسب محاورہ بر گشن بگیر تا بہ بیماری راضی شود کے اگر نہایت تاکید صبر اور معافی قصورات پر محمول کیا جاوی تو مسیح کی ایسی تعلیم بدلائل ذیل معیوب ٹہرتی ہی - اول یہہ کہ جب توریت مین آنکہہ کی بدلی آنکہہ اور دانت کی بدلی دانت کا انتقام لینا جائز لکہا ہی تو اس صورت مین مسیح کا یہہ قول ناسخ احکام توریت ٹہریگا حالانکہ خود ہی جناب مسیح فرماتی ہین کہ مین توریت کو منسوخ کرنے نہین آیا - دوم - عدالت جو کہ اس جہان کے کارخانہ کی انتظام کی ایک رکن اعظم ہی اور جسپر تمام دنیا کی آبادی اور امن و آسائش بنی آدم منحصر ہی ٹوٹ جاتی ہی - سوم - عموماً احکام الٰہی ایسی ہونی چاہئی جو طاقت انسانی سی باہر نہون اور سب لوگ اونپر عمل کرسکین جیساکہ قرآن مین لکہا ہی لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا - مگر مسیحؑ کی اس مقولہ پر (جو تیری داہنی گال پر طمانچہ مارے دوسری بہی اوسکی طرف پہیر دو - یا جو نالش کر کی تیری قبا لی کُرتے کو بہی اوسی لینے دی - یا جو تجہی ایک کوس بیگار لیجاوی اوسکی ساتہہ دو کوس چلا جا - یا اپنے دشمنونکو پیار کرو) کوئی انسان جسکی سرشت اربعہ عناصر سی ہوئی ہی

ہرگز عمل نہین کر سکتا - البتہ فرشتے جو محض نور سے پیدا ہوئے ہین ایسا کر سکتے ہین چنانچہ انہین مشکلات کی وجہ سے تفسیر اسکاٹ مین ان آیات کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ مسیح کی مراد یہہ نہین ہے کہ ہم اس حکم کو لفظی طور پر بجا لائین یعنے اگر کوئی ہماری ایک گال پر طمانچہ مارے تو ہم حقیقت مین دوسری کو پھیر دین بلکہ اسکا اصل مطلب یہہ ہے کہ ہم انتقام نہ لین اور حلیم فروتن اور صابر اور صلح خواہ ہون اور ادنٰی ادنٰی باتون پر یا فریبی نالش کے لئے عدالتین نہ جائین" - انتہی ملخصاً - اور دشمنون سے پیار کی نسبت لکھا ہے کہ "البتہ دشمن سے پیار کرنا ناممکن ہے مسیح کی مراد صرف یہہ ہے کہ ہم اونسے مروت اور نیک سلوک کرین اور دل سے اوسکا بھلا چاہین اور اوسکے لئے دعا مانگین" - انتہی -

چہارم - عقل سلیم جو خاص امتیاز حسن و قبح کے لئے پیدا ہوئی ہے وہ ہرگز مسیح کے اقوال بالا کے ظاہری معنی کو تسلیم نہین کر سکتی بلکہ برخلاف اسکے یون کہتی ہے ؎ چو با سفلہ گوئی بہ لطف و خوشی + فزون گردش کبر و گردن کشی + درشتی نگیرد خردمند بیش + نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش + نہ مر خویشتن را فزونی نہد + نہ یکبارہ تن در مذلت دہد +

مسیحی تعلیم مین بے سبب غصہ ظاہر کرنیکی ممانعت ہوئی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی سبب سے کسی پر واجبی غصہ ظاہر کرے تو منع نہین ہے - دیکھو متی ۵ - ۲۲ - افسیون ۴ - ۲۶ - مگر محمدی تعلیم والکاظمین الغیظ - اور لاتغضب ارشاد فرماکر غصہ کو بالکل بند رکھنے کا حکم دیتی ہے - پھر طرفہ یہہ کہ مسیح خود اپنے حکم کے پابند نہین رہے اور اونہون نے بے سبب غصہ ظاہر کیا چنانچہ متی باب ۱۲ کی آیت ۳۸ و ۳۹ مین ہے - تب بعضے فقیہون اور فریسیون نے جواب مین کہا کہ اے اوستاد ہم تجہسے ایک نشان دیکھا چاہتے ہین - اوسنے اونہین جواب دیا اور کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکھایا نہ جائیگا - انتہی دیکھو بوجہ طالبین معجزہ ہونے کے مسیح نے ایسے کریہہ الفاظ غصہ کے بھرے ہوئے بولے کہ انبیاء تو بجائے خود رہے عام مہذبین بھی ایسے منہ سے نہین نکال سکتے بلکہ شرع محمدیہ مین تو حرامکار یعنے زانی کا لفظ کہنے والے پر حد قذف لازم آتی ہے حالانکہ طالبین معجزہ نے کوئی ایسا گناہ نہین کیا تھا کہ جسکے سبب سے وہ ان سخت گالیون کے مستوجب ہوئے - کیا حضرت مسیح بغیر ان سخت الفاظ کے بولنے کے معجزہ دکھانے سے انکار نہین کر سکتے تھے - علاوہ اسکے طالبین معجزہ تو انسان تھے مسیح نے بے سبب درخت پر بنا غصہ ظاہر کیا ہے چنانچہ مرقس باب ۱۱ مین ہے ۱۲ اور صبح کو جب بیت عنیا سے باہر آئے تو اوسکو بھوکہ لگی ۱۳ - اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکھکر وہ گیا کہ شاید اوسمین کچھہ پاوے جب وہ اوسکے پاس آیا تو پتون کے سوا کچھہ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا - ۱۴ تب یسوع نے اوسکو خطاب کر کے کہا کوئی تجہسے پھل کبھی نہ کھاوے - ۲۰ اور

لہ [illegible]

صبح کو جب وے ادہر سے گذرے تو دیکہا کہ وہ انجیر کا درخت جڑہ سے سوکہ گیا ۲۱ تب پطرس نے یاد کر کے اوسنے کہا اے ربی دیکہہ انجیر کا یہہ درخت جسپر تو نے لعنت کی تہی سوکہہ گیا ہے انتہی۔ دیکہو بیچارے درخت کا کیا قصور جو اوسکو مسیح نے بہوکہہ سے بےصبری کی حالتین جب اور کچہہ چارہ نہ بنا تو بوجہ غصہ مین بد دعائیہ کلمہ کہکر اوسکو سکہا دیا حالانکہ ظاہر ہے کہ وہ غیر موسم مین کسطرح پہل دے سکتا تہا۔

پہر مسیح نے دشمنون سے صلح کرنیوالون کی نسبت یہہ فرما کر "مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہین کہ وے خدا کے فرزند کہلاوینگے" اونکی تعریف فرمائی ہے۔ مگر اپنی نسبت فرماتے ہین کہ "یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون" متی ۱۰-۳۴-۳ اور ظاہر ہے کہ جب حضرت مسیح خداوندی طاقت سے بجائے صلح کرانے کے تلوار چلانے آئے ہین تو کون شخص دنیا پر اپنے دشمن سے صلح کر سکتا ہے۔ پس عیسوی تعلیم مین صلح کے حکم کا وجود و عدم برابر ہے۔ اور وہ جو تفسیر اسکاٹ مین آیت ۳۴ کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ "مسیح کا مطلب یہہ ہے کہ تلوار میرے سبب سے چلیگی اور فساد اوٹہیگا" بالکل ہیچ ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو نیا مذہب جاری کرتا ہے جو لوگ اوسکے تابع ہوجاتے ہین اونسے اونکے وہ رشتہ دار جو اوسپر ایمان نہین لاتے ایسے دشمن ہوجاتے ہین کہ جان سے مار ڈالنے تک فرق نہین کرتے۔ دور کیون جاتے ہو اون مسلمانون ہی کیطرف دیکہو کہ جو حضرت ﷺ پر ایمان لائے تہے اونکے ہی کافر رشتہ دار و اقربا کسقدر دشمن ہوگئے تہے کہ اونکو آگ مین جلانے تک فرق نہین کرتے تہے۔ پس یہہ کوئی خصوصیت مسیحی دین مین نہین ہے کہ عیسائیون سے ہی اونکے غیر عیسائی رشتہ دار دشمنی کرتے اور ایذا دیتے ہین +

فصل دہم

محبت خدا و رسول و اہل ایمان۔ اور ذکر و حمد او سبحانہ و تعالیٰ

کلام مسیح ع۔ انجیل متی باب ۲۲۔ آیت ۳۷۔ یسوع نے اوسنے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور ساری سمجہہ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے۔ ایضا باب ۱۰۔ آیت ۳۷۔ جو کوئی باپ یا ما کو مجہسے زیادہ چاہتا ہے میرے لائق نہین ہے اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجہسے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہین۔ انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۲۳ جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جسنے اوسے بہیجا ہے عزت نہین کرتا۔ باب ۶۔ آیت ۲۸ تب اونہون نے اوسنے کہا کہ ہم کیا کرین تا کہ خدا کے کام بجا لاوین۔ ۲۹ یسوع نے جواب مین اونہین کہا کہ خدا کا کام یہہ ہے کہ تم اوسپر جسے اوسنے بہیجا ہے ایمان لاؤ۔ باب ۱۳۔ آیت ۳۴۔ مین تمہین نیا حکم دیتا ہون کہ ایکدوسرے سے محبت رکہو جیسا مینے تم سے محبت رکہی ویسے ہی تم ایکدوسرے سے محبت رکہو۔ ۳۵۔ اسی سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپسمین محبت رکہو۔ باب ۱۴

آیت ۱۵- اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو - ۲۱ جس پاس میرے احکام ہین اور وہ اونپر عمل کرتا ہی
وہی مجھسے محبت رکھتا ہی اور وہ جو مجھسے محبت رکھتا ہی میرے باپ کا پیارا ہوگا - باب ۱۵ - آیت ۲۳ وہ جو مجھسے عداوت
کرتا ہی میرے باپ سے بھی عداوت کرتا ہی +

کلام حواریین - یوحنا کا پہلا خط - باب ۴ - آیت ۱۰ - اور وہ جو اپنے بھائی سے محبت نہین رکھتا خدا کا نہین -
باب ۴ - آیت ۷ - اے پیارو آؤ ہم ایکدوسرے سے محبت رکھین کیونکہ محبت خدا سے ہی اور جو محبت رکھتا ہی وہ خدا سے پیدا
ہوا ہی اور خدا کو پہچانتا ہی - ۲۰ - اگر کوئی کہے کہ مین خدا سے محبت رکھتا ہون اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہی
کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اوسنے دیکھا ہی محبت نہین رکھتا ہی تو خدا سے جسکو اوسنے نہین دیکھا کیونکر محبت رکھ
سکتا ہی - باب ۵ - آیت ۲ جب ہم خدا سے محبت رکھتے ہین اور اوسکے حکموں پر عمل کرتے ہین تو اسسے جانتے ہین کہ ہم خدا کے
فرزندون سے بھی محبت رکھتے ہین - ۳ کیونکہ خدا کی محبت یہہ ہی کہ اوسکے حکموں پر عمل کرین - رومیوں کا خط باب ۱۲ -
آیت ۴ - جیسا ہماری ایک بدن مین بہت سے عضو ہین اور ہر ایک عضو کا ایک کام نہین - ۵ - ایسے ہی ہم جو بہت سے ہین
مسیح مین ہوکے ایک بدن ہوئے ہین اور ایک عضو - ۹ - محبت بے ریا ہووے - ۱۰ - برادرانہ محبت سے ایکدوسرے کو پیار کرو
تمطاوس کو دوسرا خط باب ۲ - آیت ۲۲ - اور اون سب کے ساتھہ جو پاکدل سے خداوند کا نام لیتے ہین راستبازی اور
ایمان اور محبت اور صلح کی پیروی کر - رومیوں کو خط باب ۱۵ - آیت ۵ و ۶ - اور خدا جو صبر اور تسلی کا بانی ہی تمکو
یہہ بخشے کہ تم یسوع مسیح کیطرح آپسمین ایکدل اور ایک زبان ہوکے خدا کی جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہی بڑائی
کرو - ۱۱ - اے ساری قومو خداوند کی حمد کرو اور اے لوگو تم سب اوسکی ستائش کرو +

کلام الٰہی - پارہ واعلموا - سورہ توبہ - رکوع ۳ - قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ - کہہ اے محمد اگر ہووین باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور عورتین تمہاری اور کنبہ
تمہارا اور مال جو کمایا ہی تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو اوسکے ٹھنڈا ہوجانے سے اور گھر جو پسند کرتے ہو اونکو بہت
پیارے تمکو اللہ اور اوسکے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا اور اللہ
نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو - پارہ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۸ - وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ اور جو کوئی دوست رکھے اللہ اور اوسکے رسول اور اون

لوگونکو جو ایمان لائی پس تحقیق گروہ اللہ کی غالب ہین - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۰ - وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ جو لوگ ایمان لائی زیادہ ہین محبت مین واسطی اللہ کی - پارہ لایحب اللہ - سورہ مائدہ
رکوع ۸ - یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ - خدا اونکو چاہتا ہی اور وہ اوسکو چاہتی ہین - پارہ تلک الرسل - سورہ آل عمران
رکوع ۴ - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ - کہہ اے محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتی
ہو تو میری پیروی کرو دوست رکھیگا تمکو اللہ اور بخشیگا تمہاری گناہ اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی - کہہ اے
محمد فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول کی پس اگر پھر جاؤ تو تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا کافرونکو - پارہ
والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۱۱ - وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنی فرمانبرداری کی رسول کی پس
تحقیق فرمانبرداری کی اللہ کی - پارہ قد افلح سورہ نور رکوع ۷ - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ
وَيَتَّقْهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ - اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ اور اوسکی رسول کی اور ڈری اللہ سی اور
پرہیزگاری پس ایسی ہی لوگ مراد پانیوالی ہین - پارہ قال الم - سورہ مریم - رکوع ۶ - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا - تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی اور کام اچھی کیے البتہ کریگا واسطی اونکی خدا
ایکدوسری سی محبت کرنا - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۱ - وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا - اور یاد کرو خدا کی نعمت اپنی اوپر جبوقت تم ایک
دوسری کی دشمن تھی پس الفت و محبت ڈالی تمہاری دلونمین پس تم اوسکی نعمت کی ساتھہ ایکدوسری کے بھائی ہوگئی
پارہ قد سمع اللہ - سورہ حشر - رکوع ۱ - وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - اور جن لوگون نی جگہہ پکڑی ہی مدینہ مین اور ایمان مین پہلی
ہین مہاجرین سی وہ دوست رکھتی ہین اوس شخص کو جو وطن چھوڑکر اونکی طرف آوی اور نہین پاتی اپنی دلونمین
کچھہ حسد اوس چیز سی کہ دیجاوین مہاجرین اور اختیار کرتی ہین اونکو اپنی جانون پر اگرچہ اونکو حاجت ہو اور
جو شخص نگاہ رکھا گیا ہی اپنی نفس کی حرص سی پس یہی لوگ نجات پانیوالی ہین - تفسیر حسینی وغیرہ مین اس آیت
کی شان نزول مین لکھا ہی کہ جب حضرت صلعم کو بنی نضیر کا مال ملا تو آپنی انصار کو بلاکر فرمایا کہ تمنی مہاجرین کی ساتھہ
بڑی مروت اور نہایت احسان کیا ہی اگر چاہو تو یہہ سب مال تمکو بانٹ دون اور مہاجرین بدستور تمہاری گھرونمین

ٹہیری رہین یا چاہو تو یہہ مال مہاجرین کو دیدون اور وہ تمہاری گہرون سی نکلکر اپنی لیی گذارہ کی جگہہ تلاش کرلین سعد بن وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رض نی جو رؤسای مدینہ مین سی تہی عرض کیا کہ یا رسول خدا ص ہم یہہ چاہتی ہین کہ آپ یہہ سب مال مہاجرین کو ہی تقسیم فرما دین اور وی بدستور ہماری گہرون مین ٹہری رہین اسپر آنحضرت ص نی اونکی حق مین دعا کی اور خدا تعالیٰ نی اونکی تعریف مین آیت مذکور نازل فرمای - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۱۵ - فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ - پس جب تمام کر چکو نماز کو پس یاد کرو اللہ کو کہڑی اور بیٹہی اور اپنی کروٹون پر یعنی ہر وقت - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ منافقون رکوع ۲ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ - ای لوگو جو ایمان لای ہو نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور نہ اولاد خدا کی یاد سی اور جو شخص ایسا کری پس وہی لوگ ٹوٹا پانیوالی ہین - سچ ہی مقتضای ایمان یہی ہی کہ خدا کی محبت سب چیزون پر غالب ہو جیسا کہ کسی بزرگ نی فرمایا ہی ؎ چشم دل از نعیم دو عالم بہ بستہ ایم + مقصود ما ز دنیا و عقبی توی و بس + کذا فی الحسینی پارہ ۱۱ یعتذرون سورہ توبہ - رکوع ۱۴ - اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مراد پانیوالی وہ ہین جو توبہ کرنیوالی خدا کی تعریف کرنیوالی خدا کی راہ مین پہرنیوالی رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالی حکم کرنیوالی بہلای کی ساتہہ اور منع کرنیوالی نامعقول سی اور نگاہ رکہنی والی ہین اللہ کی حدونکو اور بشارت دی ایمان والونکو - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۲۱ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا - ای لوگو جو ایمان لای ہو مت پکڑو کافرونکو دوست سوای مسلمانون کی کیا چاہتی ہو تم یہہ کہ کرو اللہ کی لیی اپنی پر الزام ظاہر - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ ممتحنہ - رکوع ۳ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ - ای لوگو جو ایمان لای ہو مت دوستی کرو اوس قوم سی کہ غصہ ہوا اللہ اونپر تحقیق ناامید ہوی آخرت سی جیسی ناامید ہوی کافر قبر والون سی - ایضاً - رکوع ۱ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ - ای لوگو جو ایمان لای ہو مت پکڑو دشمن میری کو اور دشمن اپنی کو دوست کہ پیغام بہیجتی ہو اونکی طرف محبت کا +

کلام رسول مقبول ص ۴ - مشکوۃ - کتاب الایمان - فصل ۱ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ

فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء
لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف
في النار - متفق عليه انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ جسمیں وے ہونگی وہ ایمان
کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ اور اوسکا رسول تمام جہان سے زیادہ تر محبوب ہو - دوسرے یہ کہ
محبت کرے آدمی سے اسطرح پر کہ نہ چاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے لیے یعنے محبت میں دنیا کا کچھ لگاؤ نہو تیسرے
یہ کہ برا جانے کفر میں پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکال لیا جیسا اوسکو برا لگتا ہے آگ میں ڈالا
جانا - ایضاً - عن انس قال رسول الله ؐ لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده و
ولده والناس اجمعين متفق عليه - انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایماندار ہونیکا تم
میں سے کوئی جبتک میں اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤں اوسکے باپ اور فرزند اور سب آدمیوں سے -
ایضاً - فصل ۲ - عن ابي امامة قال رسول الله ؐ من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله
فقد استكمل الايمان - رواه ابوداود - ابی امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دوست رکھے کسی
کو محض واسطے خدا کے اور دشمن جانے محض خدا کے لیے اور دے محض خدا کے واسطے اور نہ دے محض خدا کے لیے پس تحقیق
پورا کیا اوسنے ایمان کو - ایضاً - فصل ۳ - عن معاذ انه سال النبي ؐ عن افضل الايمان قال ان تحب
لله وتبغض لله وتعمل لسانك في ذكر الله قال وماذا بعد قال ان تحب للناس ما تحب
لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك - رواه احمد - معاذ سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت سے پوچھا کہ
افضل ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ افضل صفات ایمان کی یہ ہیں کہ جسکو دوست رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دوست
رکھے اور جسکو دشمن رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دشمن رکھے اور زبان کو خدا کے ذکر میں مشغول رکھے معاذ نے کہا کہ اسکے بعد میں
کیا کروں آپنے فرمایا کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لیے پسند کر اور جو اپنے لیے نہیں پسند کرتا وہ لوگوں کے لیے
بھی ناپسند کر - مشکوۃ - باب الشفقة - فصل ۱ - عن انس قال رسول الله ؐ لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه
ما يحب لنفسه متفق عليه انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا جبتک کہ اپنے
بھائی کے لیے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے لیے چاہتا ہے - ایضاً - باب الحب في الله - فصل ۱ - عن ابي هريرة
قال رسول الله ؐ ان الله تعالى يقول يوم القيمة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي
يوم لا ظل الا ظلي - رواه مسلم - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن کہیگا کہ کہاں

ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکہتی تہو میری عظمت و جلال کے سبب سو آج مین اونکو اپنی سایہ مین رکہونگا
حالانکہ اوس دن کوئی سایہ بغیر میری سایہ کی نہین ہوگا - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ
فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ - رواہ مالک - معاذ بن جبل سو روایت ہی کہ حضرت کہتی تہی کہ خدا نی فرمایا ہی کہ
واجب ہوئی میری دوستی اون لوگون کی لئی جو ایکدوسری کو میری لئی دوست رکہتی ہین اور میرے ذکر
و ثنا کی لئی باہم بیٹہتے ہین اور میری رضا کی لئی ایکدوسری کی زیارت کرتی ہین اور میری ہی لئی ایکدوسرے
پر مال خرچ کرتے ہین - باب الشفقة - فصل ۱ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ
فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ
بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی - متفق علیہ - نعمان بن بشیر سو روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ایماندارون کی مثال اپنی آپسکی
محبت اور ترحم و مہربانی مین بدن کی سی ہی جبکہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کی بے
خوابی اور تپ مین شریک ہوجاتی ہین یعنی اگر آنکہ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح
ایماندارون کی آپسکی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین
ایضاً - فصل ۲ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ؐ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلَا
یُؤْلَفُ - رواہ احمد و البیہقی - ابہریرہ سو روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ مومن محل ہے الفت کا اور نہین
بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا اور نہین الفت کیا جاتا - مشکوۃ باب ثواب التسبیح والتحمید -
فصل ۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ
اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ - رواہ البیہقی ابن عباس سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ قیامت کی دن سبسے پہلے
وہ لوگ بہشت کی طرف بلائی جاوینگے جو خدا کی حمد کرتی ہین خوشی اور ناخوشی مین - ایضاً - باب ذکر اللہ عز
وجل - فصل ۱ - عَنْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ - رواہ مسلم - ابوہریرہ سو روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ جو لوگ بیٹہتی مین خدا کی ذکر اور یاد کرنی کو تو اونکو فرشتی چارونطرف سی گہیر لیتی ہین اور خدا
کی رحمت اونکو چہپالیتی ہی اور اونپر چین اور آرام اترتا ہی - عَنْ اَبُوْ مُوْسٰی مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ
یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ - رواہ مسلم - ابوموسی سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثال جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کا ذکر نہین ہوتا مثال زندہ اور مردہ کی ہی +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم جلد ۴ - کتاب المحبۃ والشوق - قال ابو بکر الصدیقؓ من ذاق من خالص محبۃ اللہ تعالی شغلہ ذلک عن طلب الدنیا و اوحشہ عن جمیع البشر - ابو بکر صدیق نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے خالص محبت خدا سے مزہ پایا وہ دنیا کو ڈہونڈہنی سے ہٹ گیا اور تمام آدمیون سے بہاگ گیا - منبہات - باب التساعی - قال ابو بکر الصدیقؓ العباد ثلثۃ اصناف لکل صنف ثلث علامات یعرفون بہا صنف یعبدون اللہ تعالی علی سبیل الخوف وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الرجاء وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الحب فللاول ثلث علامات یستحقر نفسہ ویستقل حسناتہ ویستکثر سیئاتہ وللثانی ثلث علامات یکون قدوۃ الناس فی جمیع الحالات ویکون اسخی الناس کلہم بالمال فی الدنیا ویکون احسن الظن باللہ فی الخلق کلہم وللثالث ثلث علامات یعطی ما یحبہ ولا یبالی بعد ان یرضی ربہ ویعمل بسخط نفسہ بعد ان یرضی ربہ ویکون فی جمیع الحالات مع ربہ فی امرہ ونہیہ - یعنی فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے کہ عبادت کرنیوالی تین قسم کے ہین ہر ایک قسم کی تین نشانیان ہین جو پہچانی جاتی ہین اون سے - ایک قسم یہہ ہی کہ وہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق ڈر کے اور ایک قسم یہہ کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق امید کے اور ایک قسم یہہ ہی کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق محبت کے - سو پہلی قسم کی تین نشانیان ہین حقیر جانتا ہی اپنے تئین اور کمتر جانتا ہی اپنی نیکیان اور بہت جانتا ہی اپنی بدیان - اور دوسری قسم کی بہی تین نشانیان ہین پیشوا ہوتا ہی آدمیون کا تمام حالتو ںمین اور بڑا سخی ہوتا ہی تمام آدمیون سے ساتہہ مال کے دنیا مین اور اچہا گمان کرتا ہی ساتہہ اللہ کے تمام خلق مین - اور تیسری قسم کی تین نشانیان ہین دیتا ہی جو چیز دوست رکہتا ہی اور نہین پرواہ کرتا بعد راضی ہونے اپنے پروردگار کی اور عمل کرتا ہی ناخوشی اپنے نفس کا بعد راضی ہونے پروردگار کی اور رہتا ہی تمام حالات مین اپنے رب کی ساتہہ اوسکی حکم اور نہی مین - احیاء العلوم جلد ۲ - باب فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ - قال عبد اللہ بن عمرؓ واللہ لو صمت النہار لا افطرہ وقمت اللیل لا انامہ وانفقت مالی علقا علقا فی سبیل اللہ اموت یوم اموت ولیس فی قلبی حب لاہل طاعۃ اللہ وبغض لاہل معصیۃ اللہ ما نفعنی ذلک شیئا - ابن عمرؓ فرماتی ہین کہ قسم ہی مجکو خدا تعالی کی کہ دن بہر کا روزہ رکہنا اور رات بہر کا خدا کی عبادت مین کہڑا رہنا اور نفیس نفیس مال کا فی

سبیل اللہ خرچ کر ڈالنا ہرگز فائدہ نہ دیگا مجکو وفات کے روز جبتک کہ میرے دل مین خدا کے لوگون کی محبت اور اوسکے نافرمانون کی عداوت نہو- وقال علیؓ علیکم بالاخوان فانہم عدۃ فی الدنیا والآخرۃ الا تسمع الی قول اھل النار فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دوست ضرور پکڑو کہ وہ دنیا مین بہی کام آتے ہین اور آخرت مین بہی دیکہو دوزخ والے اوس روز یہہ کہینگے کہ ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا نہین اور نہ صدیق حمیم- وجاء رجل الی ابی ھریرۃؓ فقال انی ارید ان اواخیک فی اللہ فقال اتدری ما حق الاخاء قال عرفنی قال انک لا تکون احق بدینارک ودرھمک منی قال لم ابلغ ھذہ المنزلۃ اثنی قال فاذھب عنی- ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ کے پاس آکر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آپکے ساتھ دیندارانہ برادری کرون آپنے فرمایا کہ کیا تو جانتا ہے کہ برادری کا حق کیا ہے اوسنے کہا کہ آپ بیان فرمائین آپنے کہا کہ حق برادری کا یہہ ہے کہ تو اپنے سونے اور چاندی پر مجہسے زیادہ حقدار نہووے اوسنے کہا کہ مین ابہی اس منزل کو نہین پہونچا آپنے فرمایا کہ پہر چلا جا احیاء- جلد۴- کتاب المحبۃ والشوق- قال ابن عباسؓ اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ تعالی علی کل حالٍ- ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے پہل قیامت کو وہ لوگ جنت کیطرف بلائے جائینگے جو ہر حال مین خدا کی حمد و ثنا مین مصروف ہین +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین جو اناجیل و نامجات اور قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ سے عیسوی و محمدی تعلیم درج ہوئی ہے اگر اوسکو غور سے پڑہا جاوے تو عیسوی تعلیم پر محمدی تعلیم کو حسب ذیل فوقیت و ترجیح حاصل ہے-

اول یہہ کہ عیسوی تعلیم مین خدا کی محبت کی علامت صرف اوسکے حکمون پر عمل کرنا بیان ہوئی ہے جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۱۴- آیت ۱۵ و ۲۱- اور خط اول یوحنا باب ۵- آیت ۳ مین مصرح ہے اور یہہ علامت ایسی ہے کہ ہر ایک شخص بظاہر حکمون پر عمل کرکے آدمیونکے سامنے خدا کی محبت کا دعوی کرسکتا ہے لیکن یہہ سچی محبت کا نشان نہین ہے اور سچی محبت کا نشان وہ ہے جو تعلیم محمدی مین ہے کہ خدا اور اوسکے رسول کو اپنی جان و مال و اولاد اور ماں باپ اور بہائی بندون سے جو دنیا مین عزیز ترین اشیاء ہین زیادہ دوست و عزیز سمجہے اور خدا کی محبت و رضامندی کے مقابلہ مین اپنی جان و اولاد اور مال وغیرہ کی کچہہ حقیقت و حیثیت نہ سمجہے اور انکے تلف ہونے کی کچہہ پرواہ نہ کرے سو اس معیار مین پورا اُترنا بڑے جوانمردون اور کملاء کا کام ہے- اگرچہ مسیح نے بہی فرمایا ہے کہ جو ماں باپ یا بیٹا بیٹی

کو مجھسے زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہین ہے - مگر یہہ ارشاد مسیح کا صرف اپنی نسبت ہے خدا کی محبت کی نسبت اونہون نے کوئی بلاتوسط صریح اشارہ نہین کیا - دوم یہہ کہ انجیل مین گو خدا او مسیح اور ایکدوسرے سے محبت کرنیکی بہت تاکید پائی جاتی ہے لیکن کفار یعنی منکرین خدا و مسیح کے ساتھہ محبت و غیر محبت کا کہین تذکرہ نہین ہوا اور یہہ بڑی بہاری فروگذاشت ہوئی ہے حالانکہ قرآن شریف مین خدا تعالی نے صاف فرما دیا ہے کہ کفار سے جو میرے مغضوب لوگ ہین ہرگز محبت نہ کرو اور تمہاری محبت اور عداوت محض میرے واسطے ہو یعنی جس شخص سے مین راضی ہون تم بہی اوس سے محبت کرو اور جس سے مین ناراض ہون تم بہی اوس سے نفرت کرو - سو یہہ بات واقعی ہے کیونکہ دوست کے دشمن سے محبت کرنی یا دوست کے دوست سے دشمنی کرنی عین دوست سے دشمنی کرنی ہے - اور یہہ اسی فروگذاشت کا نتیجہ ہے کہ بعض عیسائی مسیح کے اس قول کہ "اپنے دشمنونکو پیار کرو" یا اسکے ہم مثل اقوال سے عام محبت یعنی غیر مذہب کے لوگون سے محبت کرنیکی سند پکڑتے ہین حالانکہ یہہ اونکی محض خام خیالی ہے کیونکہ غیر عیسائیون اور اون لوگون سے جو عیسائی تعلیم کے برخلاف ہین صریحًا نفرت کرنے اور کنارہ کش ہنے کا حکم ہے - دیکہو نامہ دوم یوحنا باب - آیت ۱۰ - اگر کوئی تمہارے پاس آوے اور یہہ تعلیم نہ لاوے تو اوسے گہر مین نہ آنے دو اور اوسے سلام نہ کرو ۱۱ کیونکہ جو کوئی اوسے سلام کرتا ہے اوسکے برے کامون مین شریک ہوتا ہے - نامہ اقرنتیان باب ۱۶ - آیت ۱۷ - تم اون لوگون پر جو اس تعلیم کے برخلاف جو تمنے پائی پہوٹ پڑنے اور ٹہوکر کہانے کے باعث ہین لحاظ رکہو اور اونسے کنارے رہو - انتہی اور ظاہر ہے کہ جب انجیل کے برخلاف والون سے یہانتک کنارہ کشی کا حکم ہے کہ اونکو گہر مین آنے دینے اور سلام تک کرنیکی اجازت نہین تو پہر محبت کی کہان گنجائش رہی اور اسکی کسطرح اجازت ہوئی - علاوہ اسکے یہان دشمنون سے ہم مذہب دشمن مراد ہین اور یہہ اظہر من الشمس ہے کہ جسطرح ہندو مسلمان وغیرہ مذاہب کے لوگون کا دنیاوی معاملات کے باعث اپنے ہم مذہب بہائیون کے ساتھہ اکثر عداوت و دشمنی رہتی ہے اسیطرح عیسائی لوگ بہی دنیاوی معاملات کے باعث آپسمین ایک دوسرے سے حسد و عداوت رکہکر ایکدوسرے کے دشمن بنتے ہین سو حضرت مسیح اسی دشمنی کو دور کرنے اور آپسمین محبت کرنے کی تاکید فرماتے ہین - سوم اپنے دینی بہائی سے محبت کرنے کی علامت عیسوی تعلیم مین بالکل مفقود ہے بخلاف محمدی تعلیم کے کہ اوسمین حضرت نے کس وضاحت سے فرمایا ہے کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا تا وقتیکہ وہ اپنے بہائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے +

فصل یازدہم

ریا کی مذمت اور عبادت مین اخلاص کی ترغیب و تاکید

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۶ - آیت ۱ - خبردار تم اپنے نیک کامونکو لوگونکے سامنے دکھلانے کے لئے نکرو نہین تو تمھارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا - ۲ - اسلئے جبکہ تو خیرات کرے تو اپنے سامنے ترہی مت بجا جیسے ریاکار عبادتخانون اور رستون مین کرتے ہین تاکہ لوگ اونکی تعریف کرین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا اجر پاچکے - ۳ - پر جب تو خیرات کرے تو چاہئے کہ تیرا بایان ہاتھ نہ جانے جو تیرا دایان ہاتھ کرتا ہے - ۴ - تاکہ خیرات تیری پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے خود ظاہر مین تجھے بدلہ دیوے - ۵ - اور جب تو دعا مانگے ریاکارون کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادتخانون مین اور رستون کے کونون پر کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہین تاکہ لوگ اونہین دیکھین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا بدلہ پاچکے - ۶ - لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین ہے دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلہ دیگا - ۷ - اور جب دعا مانگتے ہو غیر قومون کی مانند بیفائدہ بکبک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہین کہ اونکے زیادہ گوئی سے اونکی سنی جائیگی ۹ - سو اسلئے تم اسطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو - ۱۰ - تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسے آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے - ۱۱ ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش - ۱۲ - اور جسطرح ہم اپنے قرضدارونکو بخشتے ہین تو اپنے قرض ہمکو بخشدے - ۱۳ - اور ہمین آزمائش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین آمین - ۱۶ - اور جب تم روزہ رکھو مکارون کی مانند اپنا چہرہ اوداس نہ بناؤ کیونکہ وے اپنا موہنہ بگاڑتے ہین کہ لوگ اونہین روزہ دار جانین - ایضاً - باب ۵ - آیت ۸ - مبارک وے جو پاکدل ہین کہ وے خدا کو دیکھینگے +

کلام حواریین - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۸ - وہ جو خیرات بانٹتا ہے صاف دلی سے بانٹے +

کلام الٰہی - پارہ والمحصنٰت - سورہ نسا - رکوع ۲۱ - اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا - تحقیق منافق لوگ فریب دیتے ہین اللہ کو اور وہ فریب کی سزا دینے والا انکو اور جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے دکھلاتے ہین لوگونکو اور نہین یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا - پارہ عم - سورہ ماعون - فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ - پس افسوس ہے واسطے اون نماز پڑھنے والون کے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور جو دکھاوے کو لئے پڑھتے ہین اور برتنے کی چیز عاریتاً لوگونکو نہین دیتے - پارہ حم - سورہ محمد - رکوع ۴ - یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ

ای لوگو جو ایمان لائی ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور مت باطل کرو اپنی عملونکو دکہا دی سے۔
پارہ والمحصنت سورہ نسا۔ رکوع ۶۔ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ اور نیز اللہ اون لوگونکو
دوست نہین رکہتا جو دکہاوی کو اپنا مال خرچ کرتے ہین۔ پارہ تلک الرسل سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۶۔ يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ وَ
لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ
لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ ای لوگو جو ایمان لائی ہو مت باطل کرو تم اپنی خیراتون کو
ساتہہ تہوری اور ایذا کی مانند اوس شخص کے جو خرچ کرتا ہی اپنے مال کو واسطی دکہلانی لوگون کی اور نہین ایمان لایا
ساتہہ اللہ اور دن پیچہلے کی پس مثال اوسکی مانند مثال اوس شخص کی ہی جسپر ہو مٹی پس پہونچی اوسکو سخت
مینہہ پس کر دی اوسکو صاف۔ نہین قدرت پاتی اہل ریا کسی چیز پر جسکو کمایا اونہون نی اور اللہ راہ نہین دکہاتا
قوم کافرونکو۔ او مثال ان لوگون کی جو خرچ کرتی ہین اپنا مال اللہ کی رضامندی چاہنی کو اور خوب پکا ارادہ
کرکی اپنی دلون سی ایسی ہی جیسی مثال ایک باغ کی جو بلندی پر ہو پہونچی اوسمین بارش تو لای پہل اوسکے
دوگنی اگر نہ پہونچی اوسپر بارش تو شبنم ہی کافی ہی اور اللہ تمہاری اعمال کا دیکہنی والا ہی۔ ایضاً۔ رکوع ۳۷۔
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ اگر ظاہر کرو تم خیرات کو تو اچہا ہی اور اگر چہپاؤ تم اوسکو اور فقیرونکو
دیدو تو وہ تمہاری لئی بہتر ہی اور دور کرتا ہی تم سی گناہ تمہاری اور اللہ تمہاری اعمال پر خبردار ہی۔ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِيْمٌ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اور جو دیتی ہو تم خیرات سو تمہاری ہی لئی ہے اوسی حالتین کہ نہ خرچ کرو تم مگر اللہ کی رضامندی
چاہنی کی لئی اور جو کچہ دوگی تم خیرات پوری کیجائیگی تمہاری لئی یعنی اوسکا ثواب تمہین پورا پہنچایا جائیگا)

خیرات اون لوگون کی لئی ہی جو روکی گئی ہین اللہ کی رستی مین نہین طاقت رکھتی زمین مین چلنی کی جانتا ہی
اونکو ناواقف دولتمند نہ مانگنی کی وجہ سی تو پہچان لیگا اونکو اونکی چہری سے نہین سوال کرتی لوگون سی اصرار
کے ساتھ اور جو کچھہ دو تم خیرات تو اللہ اوسکا علیم ہی۔ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنی رات مین اور دن مین
چھپاکر اور علانیہ تو اونکی لئی اونکا اجر ہی اونکی رب کی پاس اور نہوگا خوف اونپر اور نہ وہ رنجیدہ ہونگی۔
تفسیرون مین لکھا ہی کہ یہہ آیت اوس وقت نازل ہوئی تھی کہ جب حضرت ابابکر صدیق رضی نی خدا کی راہ مین چالیس ہزار
دینار اسطور پر کہ دس ہزار دینار خفیہ اور دس ہزار علانیہ اور دس ہزار رات کی وقت اور دس ہزار دن کی وقت
خیرات کئی تھی۔ پارہ ۸ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۷۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ
وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ دعا مانگو تم اپنی رب سی عاجزی
کے ساتھ اور پوشیدہ تحقیق وہ دوست نہین رکھتا حد سی نکلجانیوالونکو اور مت فساد کرو زمین کی اندر پیچھی
اوسکی درستی کی اور پکارو اللہ کو خوف اور طمع سی۔ پارہ ۹ قال الملاء۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۲۴۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ
یاد کرو اپنی پروردگار کو اپنی دلمین عاجزی اور ڈر اور کم آواز سی صبح اور شام کو اور غافلان ذکر خدا سی مت ہو
پارہ ۸ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ کہہ اے محمد حکم کرتا ہی میرا پروردگار ساتھہ انصاف کی اور سیدہا کرو اپنی مونہہ کو طرف اوسکی
کی ہر نماز کی وقت اور پکارو اوسکو خالص کرکر واسطی اوسکی عبادت کو۔ پارہ ۲۳ ومالی۔ سورہ زمر۔ رکوع ۱۔
فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ پس بندگی کر اللہ کی خالص کرکر واسطی اوسکی
عبادت خبردار ہو واسطی اللہ ہی کی ہی عبادت خالص رکوع ۲۔ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ
الدِّيْنَ۔ کہہ اے محمد کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اللہ کی خالص کرکر واسطی اوسکی عبادت۔ پارہ ۲۴ فمن
اظلم۔ سورہ مومن۔ رکوع ۲۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ پس پکارو اللہ کو
خالص کرکر واسطی اوسکی عبادت کو اگرچہ ناخوش ہین کافر لوگ۔ رکوع ۷۔ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وہی زندہ ہی نہین کوئی معبود سوا اوسکی پس
پکارو اوسکو خالص کرکر واسطی اوسکی عبادت کو سب تعریف واسطی اللہ کی ہی جو پروردگار عالمون کا ہی۔ پارہ ۲۱ اتل
ما اوحی۔ سورہ لقمان۔ رکوع ۳۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

وَاِلَی اللّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ - اور جو کوئی خالص کرے اپنے عمل کو خدا کی طرف اور وہ نیکی کرنیوالا ہے تو بیشک
اوسنے محکم پکڑی دستاویز مضبوط اور اللہ کی طرف ہے بازگشت سب کامون کی - پارہ ۳۰ عم سورہ بینہ - رکوع ۱ -
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ - اور نہین حکم کیئے گئے مگر یہہ کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کر کے واسطے اوسکے دین کو بطور
ابراہیم کے اور قائم رکھین نماز اور دین زکوٰۃ اور یہہ ہے دین لوگون قائم رہنے والون کا - پارہ ۱۹ وقال الذین
سورہ شعرا - رکوع ۵ - يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ - اوسدن نہ فائدہ دیگا
مال اور نہ بیٹے لیکن صاحب فائدہ کا وہ ہے جو لاوے اللہ کے پاس دل بے عیب اور پاک - پارہ ۲۶ حم سورہ ق رکوع
۳ - وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ - اور نزدیک کیا جاویگا بہشت پرہیزگارون کے اور کہا جاویگا یہہ وہی ہے جسکا تم
وعدہ دیئے گئے تھے تیار کیا ہے ہمنے واسطے رجوع کرنیوالے اور نگاہ رکھنے والے احکام الہی کے جو ڈرتا ہے اللہ سے پوشیدگی
مین اور آتا ہے دل رجوع کرنیوالے خالص سے +

دعاؤن کی نسبت اسطرح پر مانگنے کا اشارہ ہوا ہے - سورہ فاتحہ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ اون لوگون کی کہ انعام کیا
ہے تونے اونپر نہ راہ اونکی جنپر غضب کیا ہے تونے اور نہ گمراہون کی - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۵ - رَبَّنَآ اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت مین
نیکی اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ آل عمران رکوع ۱ - رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ - اے پروردگار ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے
دلونکو بعد اسکے کہ راہ دکھائی ہمکو تونے اور عطا کر اپنے پاس سے رحمت تحقیق تو ہی عطا کرنیوالا ہے - رکوع ۲
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اور اللہ
دیکھنے والا ہے بندونکو جو کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش ہمارے گناہ اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے
پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - اے رب ہمارے بخش ہمارے لئے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری کام مین اور ثابت
رکھ قدم ہمارے اور مدد دے تو ہمکو کافرون پر - پارہ ۹ قال الملا - سورہ اعراف - رکوع ۱۱ - رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا

بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ - ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان ہماری
قوم کے ساتھ حق کے اور تو بہت عمدہ حکم کرنیوالا ہے - پارہ ۱۵ سُبحٰن الذی - سورہ کہف - رکوع ۱ - رَبَّنَا اٰتِنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا - ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر
واسطے ہمارے کام ہمارے بھلائی سے +

کلام رسول مقبول صلعم - مشکوٰۃ باب الریاء - فصل ۱ - عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ
وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ - متفق علیہ - جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے
کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ عیب اوسکے اور رسوا کریگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے
دکھانے کے دکھائیگا اللہ عمل برا اوسکے جو پوشیدہ رکھتا ہے - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ
سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ -
رواہ البیہقی - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص سنا دے لوگوں کو عمل اپنے سنا دیگا اللہ
اوسکے عمل ریائی کو اپنی خلق کے کانوں میں اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو - ایضاً - فصل ۳ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ
اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ
تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ - رواہ احمد - شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے دکھلاوے کے
لئے نماز پڑھی پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکھلاوے کے لئے روزہ رکھا پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکھلاوے
کے لئے صدقہ دیا پس اوسنے شرک کیا - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِيَةِ
فَاَحْسَنَ وَاِذَا صَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا - رواہ ابن ماجہ - ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور جب نماز
پڑھتا ہے پوشیدہ تب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے تو فرماتا ہے اللہ تعالی یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے -
ایضاً - کتاب الرقاق - فصل ۲ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِيَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ
الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا
يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ
بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ - رواہ احمد - ابی امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت قابل رشک یعنی بہت اچھا ہے
حال و مال کے میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک البتہ مومن ہے سبکبار صاحب بہرہ بڑے کا نماز سے اچھی کی ہے

بندگی اپنے رب کی اور اطاعت کرتا ہے اوسکی پوشیدگی و خلوت مین اور وہ گمنام ہے لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا اوسکی طرف ساتھ اونگلیون کے اور ہے روزی اوسکی بقدر کفایت کے بس صبر و قناعت کی اوسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے اپنے ہاتھ سے (جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب اور ہو چکنے کسی چیز کے بجاتے ہین) پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی اوسکی موت مین کم ہین عورتین رونیوالیان اوسکے مرنے پر کم ہے میراث اوسکی مشارق الانوار

باب الثامن - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ - متفق علیہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کہین سایہ نہوگا - ایک تو منصف سردار - دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون یعنی عبادتگاہون مین عبادت کے لیے لگا رہتا ہے - چوتھے دو مرد جو خدا ہی کے لیے آپس مین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر - پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون - چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو ایسا چھپایا کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے - ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین خدا کے خوف سے - مشکوۃ باب تنزیہ الصوم فصل ا -

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ - رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزہ مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانا پینا چھوڑنے (یعنے روزہ رکھنے کی) کچھہ پرواہ نہین - ازدی کتاب الضعفا - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَمْسٌ یُّفَطِّرْنَ الصَّائِمَ اَلْكَذِبُ وَالْغِیْبَةُ وَالنَّمِیْمَةُ وَالْیَمِیْنُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظْرَةُ بِشَهْوَةٍ - پانچ چیزین روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہین جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا - مشکوۃ باب الریا والسمعۃ فصل ا -

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ - رواہ مسلم - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تمہاری صورتون اور تمہاری مالون کو

ترک کی تہمت سے بچاؤ ہے +

فصل دوازدہم

جمع کرنے مال اور بخل کی مذمت اور انفاق فی سبیل اللہ اور قناعت کی ترغیب

کلام مسیح ع - انجیل متی باب ۶ - آیت ۱۹ - مال اپنے واسطے زمین پر جمع نکرو جہاں کیڑا اور مورچہ خراب کرتے ہیں اور جہاں چور سیندہ دیکے چراتے ہیں - ۲۰ بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتا ہے اور نہ چور سیندہ دیکے چراتے ہیں ۲۱ کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہیگا - ۲۵ - تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کرسکتے +

کلام حواریین - نامہ عبرانیان - باب ۱۳ - آیت ۵ - تمہارا چلن لالچ کا نہووے اور جو موجود ہے اوسی پر قناعت کرو کیونکہ اوسنے آپ کہا ہے کہ مین تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا - ۱۶ اور سخاوت اور بھلائی کرنی نہ بھولو - نامہ یعقوب باب ۴ - آیت ۴ پس جو کوئی دنیا کا دوست ہوا چاہتا ہے وہ آپکو خدا کا دشمن ٹھہراتا ہے - نامہ تمطاؤس اول باب ۶ - آیت ۱۰ - کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے ۱۷ - اس جہان کے دولتمندونکو حکم کر کہ بلند پروازی نکریں اور بے بنیاد دولت پر بھروسہ نرکہیں - ۱۸ - اور یہہ کہ وے نیکوکاری کریں اور بھلے کام سے دولتمند ہوں اور سخاوت پر تیار اور بانٹنے پر مستعد ہووین - نامہ پطرس ۱ باب ۴ - آیت ۱۰ ہر ایک جسقدر اوسکو نعمت ملی ہے اوسکے موافق جو خدا کی طرح طرح کے فضل کے اچھے مختار ہیں ایکدوسرے کی خدمت مین خرچ کرے - ۱۱ - اگر کوئی خدمت کرے تو اتنی کرے جتنا اوسے خدا نے مقدور دیا ہے - نامہ ۱ یوحنا باب ۲ - آیت ۱۵ - دنیا کی محبت نرکہو نہ اون چیزونکی جو دنیا مین ہیں

کلام الہی - پارہ واعلموا - سورہ توبہ - رکوع ۵ - وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ - اور جو لوگ بند کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اوسکو خدا کی راستہ مین پس خوشخبری دے اونکو ساتھہ عذاب دردینے والے کے - پارہ عم - سورہ ہمزہ - رکوع ۱ - وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ - وائے ہے واسطے ہر غیبت کرنیوالے عیب لگانیوالے کے جسنے اکٹھا کیا مال کو اور گنتا رہا اوسکو جانتا ہے کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوسکے لئے نہیں نہیں بلکہ ڈالا جاویگا حطمہ مین - پارہ یعتذرون - سورہ یونس رکوع ۶ - قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ - کہہ ساتھہ فضل خدا اور اوسکی رحمت کے ہی چاہئے کہ خوش ہوں وہ بہتر ہے مال کی جمع کرنے سے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۸ - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ - اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو بخیلی کرتی ہین ساتھہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو اللہ نی اپنی فضل سی وہ
بہتر ہی اونکی لئی بلکہ وہ برا ہی اونکی لئی البتہ طوق پہنائی جاویگی وہ چیز کہ بخیلی کی ہی ساتھہ اوسکی قیامت کی روز
پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۶ - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ
يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا اوس شخص
کو کہ تکبر کرنیوالا شیخی کرنیوالا ہی وہ جو بخیلی کرتی ہین اور حکم کرتی ہین لوگون کو بخیلی کا اور چہپاتے ہین اوسکو جو اللہ نے
اونکو اپنی فضل سی دیا ہی - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید - رکوع ۳ - وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ - اور اللہ دوست نہین رکہتا ہر ایک تکبر کرنیوالی فخر کرنیوالی کو وہ جو بخل
کرتی اور حکم کرتی ہین لوگونکو بخل کا - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ حشر - رکوع ۱۰ - وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی اپنی نفس کے بخل سی بچایا جاوی (یعنی اپنی نفس کو مال کی محبت سی بچا دی) پس ایسی
ہی لوگ فلاح پانیوالی ہین - پارہ ۳۰ عم - سورہ ماعون - رکوع ۱ - وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور وائی واسطی اون لوگون کے
ہی جو منع کرتی ہین (یعنی نہین دیتی) برتنے کی چیز - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل - رکوع ۳ - وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا - اور مت کر اپنی ہاتہہ کو اپنی
گردن کی طرف بندہا ہوا اور مت کہولدی اوسکو نہایت کہولدینا (یعنی نہ حد سی زیادہ بخل کر اور نہ حد سی زیادہ سخاوت کر)
کہ پس بیٹہہ رہیگا تو ملامت کیا ہوا پچہتاتا - پارہ ۲۶ حم - سورہ محمد - رکوع ۴ - هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ - خبردار
ہو تم ای لوگو جو پکاری جاتی ہو کہ خرچ کرو خدا کی راہ مین پس بعض تم مین سی وہ شخص ہی جو کہ بخیلی کرتا ہی اور جو
کوئی بخیلی کرتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ بخیلی کرتا ہی اپنی نفس سی کہ اوسکو ثواب سی محروم کرتا ہی اور اللہ بی پرواہ ہی
اور تم محتاج ہو - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید - رکوع ۳ - اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ - ایمان لاؤ اللہ اور اوسکی رسول پر اور
خرچ کرو اوس مال سی کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلون کا اوسمین پس جو لوگ کہ ایمان لائی تم مین سی اور خرچ کیا مال
واسطی اونکی بڑا ثواب ہی - پارہ ۲ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۴ - وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ
اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خرچ کرو خدا کی راستہ مین اور مت ڈالو اپنی ہاتہہ کو ہلاکت

نہیں دیکھتا لیکن تمہاری دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے یعنے بدون پاک دلی اور خالص نیت کی ظاہری صفائی
کا کچھ اعتبار نہیں - مشارق الانوار باب الثانی - عَنِ النُّعمَانِ بنِ بَشِیرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اَلَا وَ اِنَّ
فِی الجَسَدِ مُضغَةً اِذَا صَلُحَت صَلُحَ الجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَت فَسَدَ الجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ القَلبُ -
متفق علیہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے - مشکوۃ - باب
تصحیح النیة - فصل ا - عَن عُمَرؓ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امرِئٍ مَّا نَوٰی متفق علیہ
عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک کو لیوے وہی ہے جو اوسنے نیت کی +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم - جلد ۴ - کتاب النیة والاخلاص - وکتب عمر بن الخطابؓ الی ابی موسی
الاشعری من اخلصت نیته کفاه اللہ تعالی ما بینه و بین الناس - عمر خطابؓ نے ابی موسی اشعری کی طرف
لکھا کہ جسکی نیت پاک ہوتی ہے اوسکو اللہ تعالی وہ بات کفایت کر دیتا ہے جو اوسمیں اور لوگوں میں ہو -
وقال زید بن حارثؓ اذا استوت سریرة العبد و علانیته فذالك النصف و ان کانت سریرته
افضل من علانیته فذالك الفضل و ان کانت علانیته افضل من سریرته فذالك الجور - زید بن
حارث نے کہا ہے کہ جب بندہ کا پوشیدہ و ظاہر یکساں ہو تو یہہ عدل ہے اور جب پوشیدگی بہتر ہو ظاہر سے تو اوسکا
نام فضل ہے اور اگر ظاہر بہتر ہو پوشیدہ سے تو اوسکا نام جور ہے - وقال ابو ہریرةؓ یبعثون یوم القیامة علی
قدر نیاتهم - ابو ہریرہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی نیتوں کے اندازہ پر اوٹہائے جاینگے - وقال عمر بن
الخطابؓ افضل الاعمال اداء ما افترض اللہ تعالی والورع عما حرم اللہ تعالی وصدق النیة فیما
عند اللہ تعالی - عمر خطاب نے فرمایا کہ بہتر عملوں کا ادا کرنا اوس چیز کا ہے جو خدا نے فرض کی ہے اور پرہیز کرنی
اوس چیز سے جو خدا نے حرام کی ہے اور سچی نیت رکھنی اوس چیز میں جو خدا کے نزدیک ہے - منبہات - باب الثلاثی
وعن علیؓ و کانوا من قبلنا یتواصون بثلث خصال و یتکاتبون بها من عمل لآخرته کفاه اللہ امر
دینه و دنیاه و من احسن سریرته احسن اللہ علانیته و من اصلح ما بینه و بین اللہ اصلح اللہ
ما بینه و بین الناس علیؓ نے فرمایا کہ پہلے لوگ وصیت کیا کرتے تھے تین خصلتوں کی اور لکھدیا کرتے تھے اونکو اور
وہ یہہ ہیں کہ جو کام آخرت کا کریگا اللہ اوسکے کام دین اور دنیا کے بنائیگا اور جو اپنا باطن سنواریگا اللہ اوسکا
ظاہر سنواریگا اور جسنے درست کیا اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ درست کریگا اللہ معاملہ اوسکا لوگوں کے ساتھ -

ایضا - باب الثمانی - عن علیؓ لاخیر فی صلوٰۃ لاخشوع فیہا ولاخیر فی صوم لاامتناع فیہ عن اللغو ولاخیر فی دعاءٍ لااخلاص فیہ - علیؓ سے روایت ہے کہ اوس نماز مین بہتری نہین ہے جسمین عاجزی نہو اور اوس روزہ مین بہتری نہین ہے جسمین لغو باتون سے رکنا نہو اور اوس دعا مین بہتری نہین جسمین اخلاص نہو

احیاء العلوم - جلد ۳ - بیان ذم الشہرۃ - قال علی کرم اللہ وجہہ تبذل ولاتشتہر ولا ترفع شخصک لتذکر وتعلم واکتم واصمت تسلم تسر الابرار وتغیظ الفجار - علیؓ نے فرمایا کہ خیرات کر اور مشہور مت کر اور اپنے وجود کو مت بڑھا تاکہ لوگ تجکو پہچانین اور یاد کرین بلکہ اپنے آپکو چھپا اور خاموش رہ کہ اسمین نجات ہے نیک بندے تجسے خوش ہینگے اور بدکار تجسے جگر کباب ہونگے - ایضا - بیان ذم الریا - فیروی ان عمر بن الخطابؓ رای رجلا یطاطی رقبتہ فقال یا صاحب الرقبۃ ارفع رقبتک لیس الخشوع فی الرقاب انما الخشوع فی القلب روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گردن جھکائے بیٹھا ہے تاکہ لوگ اوسکو پارسا سمجھین آپنے فرمایا کہ اے گردن والے اوٹھا اپنی گردن کیونکہ عاجزی دل مین ہے نہ گردن جھکانے مین - ورای ابو امامۃ الباہلی رجلاً فی المسجد یبکی فی سجودہ فقال انت انت لوکان ھذا فی بیتک - ابو امامہ باہلیؓ نے ایک شخص کو مسجد مین سجدہ کے درمیان روتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اگر تو یہ بات اپنے گھر مین کرتا تو بہت اچھا ہوتا - وقال عکرمہ ان اللہ یعطی العبد علیٰ نیتہ ما لایعطیہ علی عملہ لان النیۃ لاریاء فیہا - عکرمہ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ آدمی کو نیک نیتی پر وہ چیز عطا کرتا ہے جو اوسکے عمل کرنے پر نہین دیتا کیونکہ نیت مین کوئی دکھاوا نہین ہو سکتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل مین انجیل و قرآن سے جو تعلیم مذکور ہوئی ہے اوس سے مثل آفتاب نیمروز روشن ہے کہ محمدی تعلیم عیسوی تعلیم پر کلی ترجیح رکھتی ہے کیونکہ تعلیم محمدی مین جملہ عبادات وخیرات دو قسم کی بیان ہوئی ہین - ایک فرضی دوم نفلی سو فرضی عبادت کا تو پاک دل اور خالص نیت سے محض واسطے رضامندی اپنے خالق کے ظاہر ادا کرنا اور نفلی عبادت کا پوشیدہ بجالانا بہتر ہے لیکن انجیل مین ظاہر کی ممانعت ہوکر خاص حکم ہوا ہے کہ عبادت وخیرات بالکل پوشیدہ ادا کرو حالانکہ جو فائدے پاک دل اور صاف نیت سے ظاہر خیرات یا عبادت ادا کرنے مین حاصل ہو سکتے ہین وہ پوشیدہ کرنے مین مفقود ہو گئے چنانچہ اگر خیرات یا عبادت ظاہر پاک دل سے ادا کیجاوے تو اوّل یہ امید ہے کہ دیکھا دیکھی اَور لوگونکو بھی اونکے کرنیکی ترغیب ہوگی - دوم امید ہے کہ ایسا کرنے سے شاید بخیل و بے نماز لوگ بھی اپنے بخل و غفلت سے شرمندہ ہوکر توبہ اختیار کرین - سوم - فرضی خیرات و عبادت کو ظاہراً ادا کرنے مین اوسکی

کیطرف (یعنی بخل مت کرو) اور نیکی کرو تحقیق اللہ نیکی کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر
رکوع ۳۴ - یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ - ای ایمان والو خرچ کرو تم اوس چیز سی کہ دیا ہی ہمنی
تمکو - ایضاً - رکوع ۳۷ - یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ - ای ایمان والو
خرچ کرو پاکیزہ اوس چیز سی کہ کمایا ہی تمنے اور اوس چیز سی کہ نکالا ہی ہمنی واسطی تمہاری زمین سی اور مت ارادہ کرو
یہہ کہ خبیث کو اوسمین سی خرچ کرو اور تم نہین اوسکی لینی والی مگر یہہ کہ چشم پوشی کرو اوسمین - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم
سورہ حدید - رکوع ۱ - وَمَا لَکُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور کیا ہی تمہاری لئی یہہ کہ نہ خرچ کرو خدا کی راہ
مین - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر - رکوع ۳۶ - مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ
لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ - مثال اون لوگون کی جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتے ہین مثل ایک دانہ کی ہی کہ اگاوی
سات بالین ہر ایک بال مین سو دانہ ہو اور اللہ دگنا کرتا ہی جسکی لئی چاہتا ہی اور اللہ کشایش والا جاننی والا ہی - وہ
لوگ جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتی ہین پہر اوسکی خرچ کرنی کی بعد نہین لاتی نہورا اور نہ ایذا اونکی لئی ہی ثواب اونکا
پاس اپنی خدا کی اور نہین اونپر ڈر اور نہ وہ غمناک ہونگی - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۰ - لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ - ہرگز نہ پہنچوگی بہلائی
کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو اور جو کچھہ کہ خرچ کرو تم کسی چیز سی پس تحقیق اللہ اوسکو جاننی
والا ہے - پارہ ۲۰ امن - سورہ قصص رکوع ۶ - وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - ای لوگو جو کچھہ تم مال وغیرہ سی دئی گئی ہو پس وہ فائدہ زندگانی
دنیا کا اور اوسکی زینت ہی اور نہین خدا کی نزدیک وہ اچھا اور بہت باقی رہنی والا کیا تم نہین سمجہتی - پارہ ۱۵
سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶ - اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا - مال اور بیٹی زندگانی دنیا کی آرایش ہین اور باقی رہنی والیان نیکیان
بہتر ہی پروردگار کی نزدیک بہتر ہین ثواب در بہتر ہین امید رکہنی مین - موضح القرآن مین لکہا ہی کہ باقی رہنی والیان
نیکیان یہہ ہین کہ مثلاً کسی کو علم سکہایا جاوی جو جاری رہی یا کوئی نیک رسم ڈال جاوی یا مسجد بنا جاوی یا

کوئی سرائی یا باغ وقف کرجاوی یا اپنی اولاد کو تربیت کرکی صالح چھوڑ جاوی۔ انتہی۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہی
کہ امام قشیری نی فرمایا کہ باقیات صالحات وہ اعمال ہین جو بغیر طمع دریا کی خالصًا لوجہ اللہ کئی جاوین تاکہ اونکا
ثمرہ ابد تک قایم رہی۔ پارہ ۵ والمحصنات۔ سورہ نسا۔ رکوع ۱۱۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ
لِمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا۔ کہہ ای محمد دنیا کی محبت رکھنیوالونکو کہ دنیا کا فایدہ تھوڑا ہی اور آخرت اوس
شخص کی لئی بہتر ہی جو پرہیزگاری کرتا ہی اور نہ ظلم کئی جاوگی تاگی کی برابر یعنی تمہاری نیکیونمین سی وہ گی کا قدر بھی
جو بہت ہی بیمقدار ہوتا ہی گھٹایا نہ جائیگا۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۶۔ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ۔ کیا خوش ہوئی تم ساتھہ زندگانی دنیا کی آخرت سی
پس نہین فایدہ دنیا کا آخرت مین مگر تھوڑا۔ ولنعم ما قال؎ متاع این جہان فانی و معیوب + نعیم آنجہان باقی و
مرغوب + چرا کس دولت باقی گذارد + بہ نعمتہای فانی سر برآرد۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ سبا۔ رکوع ۵۔ وَمَا
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ۔ اور نہین مال تمہاری اور نہ اولاد تمہاری جو تمکو ہماری نزدیک کرسکین مگر
مقرب شخص وہی ہی جو ایمان لائی اللہ پر اور اچھی کام کری پس انہین لوگون کی لئی بدلہ دوگنا ہی بسبب اسکی جو کیا اونہون
نی اور وہ بالاخانون کی اندر بیخوف ہین۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل۔ رکوع ۱۳ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ
بَاقٍ جو کچھہ تمہاری پاس ہی تمام ہوجاتا ہی اور جو کچھہ اللہ کی پاس ہی باقی رہنیوالا ہی۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوریٰ
رکوع ۳۔ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ وَمَا لَهُ
فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ جو کوئی چاہتا ہی کھیتی آخرت کی زیادہ دیتی ہین ہم اوسکو کھیتی اور جو کوئی چاہتا ہی
کھیتی دنیا کی دیتی ہین ہم اوسمین سی اوسکو کچھہ اور نہین اوسکی لئی آخرت مین کچھہ حصہ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید
رکوع ۳۔ اِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ۔ ای دنیا کی طالبو تم جانو یہہ زندگانی
دنیا کی ایک کھیل ہی اور دل بہلاو اور بناو کرنا ہی اور آپسمین بڑائی کرنی اور مالون و اولاد مین زیادتی کرنی ہی اور
تم جانو یہہ کہ زینت دنیا کی جلدی دور ہوجائیگی مثل مینہہ کی کہ خوش لگتا ہی کھیتی کرنیوالونکو اوسکا اگنا پھر زور
سی اوٹھتی ہی پس تو دیکھتا ہی اوسکو زرد ہوئی پھر ہوجاتی ہی ریزہ ریزہ اور آخرت مین سخت عذاب ہی اوسکی لئی

جو خدا کی بیفرمانی کری اور خدا کی طرف سی بخشش و رضامندی ہی اوسکو واسطی جو فرمانبرداری کری اور زندگانی دنیا کی محض اسباب غرور کا ہی - تفسیر بیضاوی اور مدارک مین لکہا ہی کہ خدا تعالی نی اس آیت مین ہونی دنیا کی جلد زائل ہو جانی اور کم منفعت ہونی کی مثال کہیتی کے حال کے ساتہہ بیان فرمائی ہی یعنے دنیا کا حال مثل اوس کہیتی کے ہی جو بارش کے ذریعہ سی پیدا ہو کر قائم ہوئی اور کہیتی والی یا کافر لوگ اوس سی خوش ہوئی کیونکہ وہ زینت دنیا سی زیادہ خوش ہوا کرتی ہین اور مومن کا حال یہہ ہی کہ جب کوئی تعجب انگیز چیز دیکہتا ہی تو اوسکا فکر خدا کی قدرت کیطرف دوڑکر اوس سی خوش ہوتا ہی اور کافر نی جو دیکہا ہی اوسی خوشی کو اوسکا فکر اوس سی تجاوز نہین کرتا اور اوسی مین غرق ہو جاتا ہی پہر وہ کہیتی خشک اور زرد ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہی

پارہ ۱۶ قال الم - سورہ کہف رکوع ۱۲ - قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا - کہہ کیا خبر دون مین تمکو ساتہہ ٹوٹا پانیوالون کی عمل مین وہ لوگ کہ ضائع ہوئی اونکی سعی زندگانی دنیا مین اور وہ گمان کرتی ہین یہہ کہ وہ اچہا کام کرتی ہین +

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوۃ - کتاب الرقاق فصل ۲ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ - رواہ فی شرح السنہ - جبیر بن نفیر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین مین حکم کیا گیا اس بات کا کہ جمع کرون مین مال کو اور تجارت کرنے والا ہون - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ - رواہ احمد - عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ دنیا گہر اوس شخص کا ہی جسکا آخرت مین کوئی گہر نہین اور مال اوس شخص کا ہی جسکا مال نہین اور اوسکو وہ شخص جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین - طبرانی و حاکم - عَنْ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِبِلَالٍ إِذَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ وَإِذَا أُعْطِيْتَ فَلَا تَخْبَأْ - رواہ الطبرانی والحاکم - ابو سعید سی روایت ہی کہ حضرت نی بلال کو فرمایا کہ جب کوئی تجہسی مانگی تو مت روک اور جب تجکو دیا جاوی تو مت چہپا - مشکوۃ باب فضل الفقراء فصل ۲ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰہِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ - رواہ البیہقی - علی سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو شخص خدا سی راضی ہوا تہوڑی سی رزق کی ساتہہ ضرور خدا راضی ہوگا اوس سی تہوڑی سی عمل کی ساتہہ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ - رواہ احمد - معاذ بن جبل سی روایت ہی کہ جب اونکو حضرت نی یمن کیطرف قاضی بنا کر بہیجا تو یہہ حکم فرمایا کہ اپنی تئین عیش و عشرت اور تن آسانی سے

بچانا کیونکہ جو خاص بندے خدا کے ہین وہ عیش و عشرت مین نہین رہتے - ایضاً کتاب الرقاق - فصل ا - عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ - رواہ مسلم
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا وہ شخص جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت
روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت کی - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ
كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ متفق علیہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونگری بہت سے
مال و متاع مین نہین بلکہ حقیقت مین تونگری دل کی ہے - یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت
اور اسباب زیادہ ہو کیونکہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی ہی احتیاج زیادہ ہے آنانکہ غنی ترند محتاج ترند - حقیقت مین
غنی اور بے پرواہ قناعت والا وہ ہے جسکا دل غنی ہے کیونکہ جب دل سے دنیا کی محبت جاتی رہی تو کچھ حاجت نہ رہی ہے
تونگری بدل ست نہ بمال - ایضاً باب التوکل والصبر - فصل ا - عَنْ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ
عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ متفق علیہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ
کشادگی اور وسعت مین - یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین کیونکہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص
نہین مٹتی ہے ای قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست - ایضاً - باب الامل والحرص فصل ا - عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ
وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رواہ البخاری - ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے میری مونڈھے پکڑکر فرمایا
کہ دنیا مین ہو مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردون مین گن رکھہ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا
التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ متفق علیہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بالفرض والتقدیر
آدمی کے پاس دو جنگل مال سے بھرے ہوئے ہون تو البتہ اونکے ساتھہ تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سواے
خاک کے نہین بھرتا اوسپر اللہ راضی ہوتا ہے جو حرص و لالچ سے توبہ کرتا ہے +

اقوال صحابہ رض - منبہات - باب السباعی - وعن عثمان رض انہ قال فی قولہ تعالی وکان تحتہ کنز لھما و
کان ابوھما صالحا قال الکنز لوح من ذھب علیہ سبعۃ اسطر مکتوب فی احدھا عجبت لمن
عرف الحساب وھو یجمع مالا و عجبت لمن عرف الموت وھو یضحک و عجبت لمن عرف الدنیا
فانیۃ وھو یرغب فیھا و عجبت لمن عرف ان الامور بقدر وھو یغتم للفوات و عجبت لمن

عرف النار وھو یذنب وعجبت لمن عرف اللہ یقیناً وھو یذکر غیرہ وعجبت لمن عرف الجنۃ یقیناً وھو یستریح بالدنیا وعجبت لمن عرف الشیطان عدواً فاطاعہ۔ حضرت عثمانؓ نے آیت وکان تحتہ کنز لھما کے بیان مین فرمایا کہ کنز ایک تختی سونے کی تھی اور اوسپر سات سطرین تھین لکھا ہوا تھا ایک مین تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ پہچانا حساب کو اور جمع کرے مال کو اور تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ پہچانا موت کو اور ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا دنیا کو فانی اور وہ اوسکی رغبت کرتا ہے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا کہ کام ساتھ تقدیر کے ہین اور وہ غم کرے کسی چیز کی فوت ہونے سے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا دوزخ کو اور گناہ کرے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا اللہ کو ساتھ یقین کے اور یاد کرے اوسکے غیر کو اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا بہشت کو یقین سے اور وہ راحت پکڑے دنیا کے ساتھ اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا شیطان کو دشمن پھر فرمانبرداری کرے اوسکی۔ احیاء العلوم۔ جلد ۳ ذم البخل۔ وقال عبد اللہ بن عمرؓ الشح اشد من البخل لان الشحیح ھو الذی یشح علی ما فی یدی غیرہ حتی یاخذہ ویشح بما فی یدیہ فیحبسہ والبخیل ھو الذی یبخل بما فی یدیہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہین کہ شح (حرص) بہ نسبت بخل کے زیادہ بری ہے کیونکہ شحیح (حریص) دوسرے کے مال پر بخل کرتا ہے اور اپنا مال بھی نہین دیتا اور بخیل وہی ہے جو اپنے مال پر بخل کرتا ہے۔ ایضاً فضیلۃ السخاء۔ قال علیؓ اذا اقبلت الدنیا فانفق منھا فانھا لا تفنی واذا ادبرت عنک فانفق منھا فانھا لا تبقی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ اگر آدمی کے پاس دنیا آتی ہو جب بھی اوسمین سے خرچ کرے کیونکہ وہ خرچ کرنے سے جاتی نہ رہیگی اور اگر دنیا جاتی ہو تب بھی خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نہ خرچ کرنے سے پھر نہین جاویگی۔ ایضاً باب ذم المال۔ ووضع علی کرم اللہ وجہہ درھما علی کفہ ثم قال اما انک مالم تخرج منی لم تنفعنی۔ حضرت علیؓ نے ایک درم اپنی ہتھیلی پر رکھکر فرمایا کہ تو ایسی چیز ہے جبتک میرے پاس سے نہ دور ہوگا مجکو فائدہ نہ دیگا۔ منبہات۔ باب الخماسی۔ قال عمرؓ درایت جمیع المال فلم ار مالاً افضل من القناعۃ۔ ملخصاً۔ یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مینے سب مالونکو دیکھا مگر نہ دیکھا کوئی مال اچھا قناعت سے۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان فضیلۃ خصوص الفقراء۔ قال ابن مسعودؓ ما من یوم الا وملک ینادی من تحت العرش یا ابن ادم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ ہر روز ایک فرشتہ عرش کے نیچے آواز کرتا ہے کہ اے ابن آدم وہ تھوڑا جو کفایت کرے تجکو اوس بہت سے بہتر ہے جو تجکو سرکش بنا دے۔ وقال ابو الدرداء ما من احد الا و فی عقلہ نقص وذلک انہ اذا اتتہ الدنیا

بالزیادة ظل فرحا مسرورا واللیل والنھار دائمان فی ھدم عمرہ ثم لایحزنہ ذلک ویح ابن آدم ماینفع مال یزید وعمر ینقص ابوالدردا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ ہر ایک شخص کی عقل مین فتور ہی کیونکہ جب اوسکو دنیا زیادہ ہاتہ آتی ہی تو وہ خوش ہوتا ہی حالانکہ عمر اوسکی ہمیشہ کم ہوتی ہی اور وہ غمگین نہین ہوتا۔ فسوس ہی اے ابن آدم نہین فائدہ دیتا مال جو زیادہ ہوا اور عمر کم ہو۔ منبہات۔ باب الثلاثی۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ من ترک الدنیا احبہ اللہ تعالی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے چہوڑا دنیا کو دوست رکہا اوسکو اللہ نے۔ احیاء العلوم جلد ۳۔ بیان ذم الدنیا۔ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ما اصبح احد من الناس الا وھو ضیف ومالہ عاریة فالضیف مرتحل والعاریة مردودة۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ ہر ایک آدمی مہمان ہی اور اوسکا مال امانت ہی پس مہمان ایک روز چل بسیگا اور امانت مالک کی پاس واپس جاویگی۔ وقال علی کرم اللہ وجھہ فی خطبة اوصیکم بتقوی اللہ والترک للدنیا التارکة لکم وانکنتم لاتحبون ترکھا المبلیة اجسامکم وانتم تریدون تجدیدھا فانما مثلکم ومثلھا کمثل سفر سلکوا طریقا وکانھم قد قطعوہ وافضوا الی علم فکانھم بلغوہ وکم عسی ان یجری المجری حتی ینتھی الی الغایة وکم عسی ان یبقی من لہ یوم فی الدنیا وطالب حثیث یطلبہ حتی یفارقھا فلا تجزعوا لبؤسھا وضرائھا فانہ الی انقطاع ولاتفرحوا بمتاعھا ونعمائھا فانہ الی زوال عجبت لطالب الدنیا والموت یطلبہ وغافل ولیس بمغفول عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ خدا سے ڈرو اور دنیا کو ترک کرو گو تمکو اوسکا چہوڑنا اچہا معلوم نہو مگر وہ تمکو چہوڑ دیگی تم اوسکو نیا کرنا چاہتے ہو اور وہ تمہاری جسمونکو پرانا کئی جاتی ہی تمہاری اور اوسکی مثال ایسی ہی جیسے مسافر کسی راہ مین چلین اور گویا اوسکو طی کرلین یا پہاڑ پر پہونچین اور اوسپر شلا چڑہ چکین راہ تو چلتے چلتے کسی حد پر ختم ہی ہو جاتا ہی اور اکثر ایسا ہی ہی کہ جسکی بات دنیا مین بنی ہوئی ہی موت کا جلد باز پیادہ اوسکے پیچہے ہی یہانتک کہ دنیا سے جدا ہو جاوے پس اوسکی تکلیف ونقصان مین مضطر نہونا چاہئی کہ اخیر کو منقطع ہو جاویگی اور نہ اوسکی متاع ودولت پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ بہی اخیر کو جاتی رہیگی مجہی طالب دنیا سے بڑا تعجب ہی کہ وہ تو طالب دنیا ہی اور موت اوسکی طالب ہی اور غافل سے متعجب ہی کہ اوسکو غفلت ہی مگر اوسکی حال سے غفلت نہین کیجاویگی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل مین انا جیل اور قرآن شریف وغیرہ سے جو تعلیم درج ہوئی ہی ناظرین خود انصاف کرسکتے ہین کہ مذمت جمع مال وبخل ورفضیلت انفاق فی سبیل اللہ اور ترک دنیا وطمع وغیرہ کی باب مین جسقدر قرآن شریف واحادیث

نبوی اور اقوال صحابہ مین ارشاد ہوا ہی اناجیل و نامجات مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہی۔ پس ان بارہ مین بہی بسبب کثرت تاکید اور وضاحت و تفصیل کے محمدی تعلیم ہی کو ترجیح و فوقیت حاصل ہے +

فصل سیزدہم

توکل کی فضیلت اور ترغیب مین

کلام مسیح ع۔ انجیل متی باب ۶۔ آیت ۲۵۔ مین تم سے کہتا ہون کہ اپنی زندگی کے لئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کہائینگے اور کیا پئینگے۔ ۲۶ ہوا کی پرندونکو دیکہو وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹہیون مین جمع کرتے ہین تو بہی تمہارا آسمانی باپ انکو کہلاتا ہے کیا تم اونسے بہت بہتر نہین ہو ۳۱۔ اسلئے یہہ کہکے فکر مت کرو کہ ہم کیا کہائینگے یا پئینگے ۳۲۔ کیونکہ ان سب چیزون کی تلاش مین غیر قومین رہتی ہین اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہی کہ تم اون سب چیزون کی محتاج ہو۔ ۳۳ پر تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اوسکی راستبازی کو ڈہونڈو تو یہہ سب چیزین بہی تمہین ملینگی ۳۴ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزون کی آپ ہی فکر کرلیگا۔ آج کا دکہ آج ہی کے لئے بس ہے +

کلام حواریین۔ نامہ اول پطرس باب ۵۔ آیت ۷۔ اور اپنی ساری فکر اوسپر ڈالدو کیونکہ اوسکو تمہاری فکر ہی +

کلام الہی۔ پارہ لا یحب اللہ ۶۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۲۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور ڈرو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ ایمان والے توکل کرین۔ رکوع ۴ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور اللہ ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ پارہ قد سمع اللہ ۲۸۔ سورہ تغابن رکوع ۱۔ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہین اور اللہ ہی پر چاہیے کہ ایمان والے توکل کرین۔ پارہ اتل ما اوحی ۲۱۔ سورہ احزاب۔ رکوع ۱۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا اور توکل کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز۔ ایضاً سورہ عنکبوت۔ رکوع ۶۔ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ بہت اچہا ہی ثواب اون عمل کرنیوالون کا جنہون نے سختی پر صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور بہت سے جانور ہین جو نہین اوٹہاتے پہرتے اپنی روزی خدا ہی انکو اور تمکو روزی دیتا ہی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہی۔ اس موقع پر کسی نے کیا اچہا کہا ہی؎ ہست ز فیض کرم ذوالجلال + مشرب ارزاق پر آب زلال + شاہ و گدا روزی او میخورند + مور و ملخ قسمت از و میبرند۔ پارہ ومامن دابۃ ۱۲۔ سورہ ہود۔ رکوع ۱۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ ہر ایک زمین مین چلنے والے کی روزی پہونچانی اللہ ہی پر ہے۔ پارہ وما ابرئ ۱۳۔ سورہ ابراہیم۔ رکوع ۲۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ ط وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ - اور اللہ ہی پر چاہئی کہ توکل کرین ایمان والی اور کیون ہم اللہ پر توکل نہ کرین اور بیشک
اوسنی دکھائین ہمکو راہین ہماری اور ضرور ہم صبر کرینگی اوسپر جو ایذا دیتی ہو تم اور اللہ ہی پر چاہئی کہ توکل کرین توکل
کرنیوالی - پارہ ۱۰ وعلموا - سورہ انفال رکوع ۶ - وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی اللہ
پر توکل کری پس بیشک اللہ غالب ہی حکمت والا - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ طلاق - رکوع ۱ - وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ
جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا - اور جو کوئی ڈریگا اللہ سی کریگا اوسکی لئی اللہ راہ نکلنی کی مشکل سی اور روزی دیگا
اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اللہ پر توکل کری پس وہ کفایت ہی اوسکو تحقیق اللہ اپنی ارادہ
کو پہونچنی والا ہی بیشک اللہ نی ہر چیز کی لئی اندازہ مقرر کیا ہی - تفسیر مدارک و بیضاوی مین لکہا ہی کہ ابوذر
غفاری سی روایت ہی کہ حضرت نی اس آیت کو چند دفعہ پڑہکر فرمایا کہ یہہ ایک ایسی آیت ہی کہ اگر سب لوگ بخوبی
عمل کرین تو بیشک اونکو کفایت کری - انہین تفسیرون مین لکہا ہی کہ اس آیت مین وجوب توکل علی اللہ اور اوسی
کی طرف سب کام سونپ دینی کا بیان ہی کیونکہ جب معلوم ہو گیا کہ بجز تقدیر الہی کی روزی یا اور کوئی چیز حاصل نہین
ہو سکتی تو تسلیم اور توکل کی سوا اور کیا باقی رہا - ولنعم ما قیل ؎ از سببہا بگذر و تقوی طلب + تا خدا روزی
رساند بی سبب + حق زجای بخشدت روزی حلال + کہ نباشد در گمان و در خیال - پارہ ۲۱ امن - سورہ نمل رکوع ۵
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ - پس توکل کر اللہ پر تحقیق تو حق ظاہر پر ہی - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ
آل عمران - رکوع ۱۳ - وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اللہ پر چاہئی کہ توکل کرین ایمان والی - رکوع ۱۷
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ - پس جب کسی کام کا ارادہ محکم کری تو پس توکل کر اللہ پر
بیشک اللہ دوست رکہتا ہی توکل کرنیوالونکو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نساء - رکوع ۱۱ - فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا - پس موہنہ پہیر لی منافقون سی اور بہروسہ کر اللہ پر اور کافی ہی اللہ کام بنانیوالا -
پارہ ۱۰ واعلموا - سورہ توبہ - رکوع ۷ - قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ - کہہ ہرگز نہ پہونچیگا ہمکو مگر جو لکہا اللہ نی واسطی ہماری وہ ہی کارساز ہمارا اور اللہ ہی پر چاہئی کہ
توکل کرین ایمان والی - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۵ - وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ
سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا - اور توکل کر اوس زندہ پر کہ نہین مرتا اور پاکی بیان کر

اوسکی تعریف کی ساتھ اور وہ اپنے بندون کی گناہون کی ساتھ کافی خبردار ہی - سورہ شعرا - رکوع ۱۱ وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ اور توکل کر اوس غالب مہربان پر - پارہ ۲۰ امن - سورہ عنکبوت - رکوع ۲ - اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ تحقیق جنکو پوجتے ہو اللہ کی سوا مالک نہین تمہاری روزی کی سو تم ڈھونڈھو اللہ کی یہان روزی اور اوسکی بندگی کرو پارہ ۱۱ یعتذرون - سورہ توبہ - رکوع ۵ - فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ - سو اگر پھر جاوین تو کہہ کافی ہی مجکو اللہ کوئی معبود نہین مگر وہ اوسی پر مینے توکل کیا اور وہ ہی پروردگار بڑی تخت کا - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل - رکوع ۱۳ - فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطَانٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ - سو جب پڑہی تو قرآن تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی بیشک نہین ہی اوسکا غلبہ اون لوگو پر جو ایمان لائی اور اپنی پروردگار پر توکل کرتی ہین - پارہ ۲۲ ومن یقنت - سورہ سبا - رکوع ۷ - مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ - جو کچھ کہ اللہ رحمت سی کھول دیوی لوگون کی لئی پس کوئی اوسکا بند کرنیوالا نہین اور جو کچھ کہ بند کر لیوی پس کوئی اوسکو سوا اوسکی چھوڑنیوالا نہین اور وہ غالب حکمت والا ہی - پارہ ۲۴ فمن اظلم - سورہ زمر - رکوع ۴ - قُلْ اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ - کہہ ای محمد کفار کو کیا تم دیکھتی ہو اوس چیز کو جو پوجتی ہو سوا خدا کے اگر ارادہ کری اللہ میری ضرر کا تو کیا وہ اوسکی ضرر کو کھولنی والی ہین یا ارادہ کری مجھپر مہربانی کا تو کیا وہ اوسکی مہربانی کو بند کرنیوالی ہین کہہ ای محمد کافی ہی مجکو اوسی پر توکل کرتی ہین سب توکل کرنیوالی +

کلام رسول مقبول - مشکوۃ باب التوکل - فصل ۲ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا - رواہ الترمذی - ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرو جیسا کہ حق توکل کرنیکا تو تمکو ایسی روزی دیگا جیسی کہ پرندونکو دیتا ہی جو صبح کو بھوکی باہر نکلتی اور شام کو سیر ہو کر اپنی گھونسلو مین واپس آتی ہین - فصل ۳ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ رواہ ابو نعیم - ابی الدردا سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ رزق آدمی کو ڈھونڈھتا پھرتا ہی جیسی موت اوسکو

ڈہونڈہتی ہی - ایضاً - فصل ۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ - متفق علیہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ستر ہزار شخص میری امت سے بغیر حساب کے بہشت مین جاوینگے جو منتر نہین پڑہتے اور فال و شگون نہین پکڑتے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین - فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ - رواہ احمد والترمذی - ابن عباس سے روایت ہی کہ مین ایکدن حضرت کے ساتھہ چلا جاتا تہا کہ آپنے مجکو فرمایا کہ اے لڑکے خدا کے حقوق نگاہ رکہہ اگر تو خدا کے حقوق نگاہ رکہیگا تو تجکو وہ سب آفتون سے بچا دیگا - نگاہ رکہہ تو اللہ کے حق کو پا دیگا تو اوسکو اپنے سامنے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا پس اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان رکہہ کہ اگر سب لوگ اکٹھے ہوکر تجکو کچہہ نفع پہونچایا چاہین تو کچہہ نفع نہ پہونچا سکینگے مگر وہ چیز جو خدا نے تیری قسمت مین لکہی ہے اور اگر سب اکٹھے ہوکر تجکو ضرر پہونچانا چاہین تو ہرگز ضرر نہ پہونچا سکینگے مگر وہ جو خدا نے تیرے حق مین لکہدیا ہے اوٹہا ئی گئی ہین قلمین اور سوکہہ گئے ہین نامے یعنے جو کچہہ ہونا تہا وہ تقدیر مین لکہا گیا ہے +

اقوال صحابہ ؓ احیاء العلوم جلد ۳ - باب التوکل قال عمر ؓ لا ابالی اصبحت غنیاً او فقیراً فانی لا ادری ایهما خیر لی - حضرت عمر ؓ فرماتے ہین کہ مجہے کچہہ پرواہ نہین خواہ مین غنی رہون یا فقیر کیونکہ مجہے معلوم نہین کہ توانگری و فقیری مین سے میرے حق مین کونسی بہتر ہے - وقیل لابی الدرداء فی مرضہ ما تشتکی قال ذنوبی قیل فما تشتهی قال مغفرۃ ربی قالوا الا ندعو لک طبیباً قال الطبیب امرضنی - ابو درداءؓ سے حالت مرض مین کسی نے پوچہا کہ آپکو کس چیز کی شکایت ہے آپنے فرمایا کہ اپنے گناہون کی لوگون نے پوچہا کہ آپکا دل کس چیز کو چاہتا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کی مغفرت کو لوگون نے عرض کیا کہ ہم آپکے لئے طبیب بلا لاوین آپنے فرمایا کہ مجکو طبیب ہی نے بیمار کیا ہے یعنے خدا نے - ایضاً فضیلۃ التوکل - قال سعید بن جبیر لدغتنی عقرب فاقسمت علی امی لتسترقین فناولت الراقی یدی التی لم تلدغ وقرء الخواص قولہ تعالیٰ وتوکل علی الحی الذی لا یموت الخ فقال ما ینبغی للعبد بعد هذه الآیۃ ان یلجاء الی احد غیر اللہ تعالیٰ - سعید بن جبیر فرماتے ہین کہ مجکو

بچھو نے کاٹا میری ماں نے مجکو قسم دلائی کہ تو جہاڑ والی سے جہاڑ پہونکوالے کے ہاتھ میں اپنا دہا ہاتھ دیدیا میں نہیں کاٹا تہا اور ابراہیم خواص نے یہہ آیت پڑہی و توکل علی الحی الذی لا یموت آخر تک پہر فرمایا کہ بندی کو بعد اس آیت کے خدا کے سوا کسی کی طرف التجا نہ کرنی نہ چاہیے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

یہاں ناظرین خود خیال کر سکتے ہیں کہ توکل بر خدا کے بارہ میں جس کثرت اور صفائی سے محمدی تعلیم میں ترغیب و تاکید بیان ہوئی ہے مسیحی تعلیم میں اوسکا عشر عشیر بہی دکہائی نہیں دیتا حالانکہ توکل بر خدا ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو خدا کی سچی محبت کی ایک بڑی بہاری علامت اور ایک روشن نشان ہے +

فصل چہاردہم

فضیلت صبر و شکر و تسلیم اور رضا بقضاء اللہ

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۱۱ - مبارک ہو تم جب میری واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بُری باتیں جہوٹ سے تمہارے حق میں کہیں - ۱۲ خوش ہو اور خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہاری لئے بڑا بدلہ ہے

کلام حواریین نامہ رومیان باب ۲ - آیت ۷ - اونکو جو نیکوکاری پر صبر کے ساتھ قائم رہکر بزرگی اور عزت اور بقا کے طالب ہیں ہمیشہ کی زندگی دیگا - نامہ یعقوب باب ۵ - آیت ۱۱ - دیکہو ہم اونکو جو صبر کرتے ہیں نیکبخت سمجہتے ہیں - نامہ پطرس باب ۲ - آیت ۲۰ کیونکہ اگر تم نے گناہ کرکے طمانچے کہائے اور صبر کیا تو کونسا فخر ہے پر اگر نیکی کرکے دکہہ پاتے اور صبر کرتے ہو تو اسمیں خدا کے نزدیک تمہاری فضیلت ہے +

کلام الٰہی - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۱۸ - یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ - اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز کے ساتھ بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ - اللہ دوست رکہتا ہے صبر کرنیوالونکو - پارہ ومامن دابۃ - سورہ ہود - رکوع ۱۰ - وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور صبر کر پس تحقیق اللہ نیکی کرنیوالوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا - پارہ ربما سورہ نحل رکوع ۱۳ - وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور ضرور ہم بدلہ دینگے اون لوگونکو جو صبر کرتے ہیں ثواب اونکا ساتھ بہتر اوس چیز کے جو کرتے تہے - پارہ فمن اظلم - سورہ زمر - رکوع ۲ - اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ - ضرور صبر کرنیوالوں کو اونکا بیحساب ثواب پورا دیا جاویگا - پارہ تبارک الذی - سورہ معارج - رکوع ۱ - فَاصْبِرْ صَبْرًا

جمیلؔ پس صبر کر صبر اچہا یعنی بلا جزع و فزع۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۹۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بیشک یہہ ہمت کے کامون سے
ہی۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ انفال۔ رکوع ۶۔ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے
والون کے ساتہہ ہی۔ پارہ ۲۱ اتل ما اوحی۔ سورہ عنکبوت۔ رکوع ۳۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور صبر کر اوس چیز پر جو پہونچے تجکو بیشک یہہ بڑی کامون سے ہی۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل
عمران۔ رکوع ۲۰۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ ای ایمان
والو صبر کرو اور تہام رکہو ایکدوسری کو اور دل لگائے رکہو عبادت مین اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم خلاصی پاؤ۔
پارہ ۲ سیقول۔ سورہ بقر۔ رکوع ۲۱ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔ اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی
عبادت کرتے ہو۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۵۔ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب بدلہ دیگا
اللہ شکر کرنیوالونکو۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ مومن۔ رکوع ۷، بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ بلکہ
اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنیوالون سے ہو۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۵۔ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر اوسی کو پوجتے ہو۔ پارہ ۲۱ اتل ما اوحی۔ سورہ لقمان رکوع ۲
اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ یہہ کہ شکر کر اللہ کا اور جو کوئی شکر کرتا ہی پس وہ صرف شکر کرتا
ہی اپنی ہی جان کے فائدہ کے لئے۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر۔ رکوع ۱۹۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ
اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمہارا تہوڑی ڈر اور بہوک اور مالون کے نقصان اور جانون کے نقصان اور پہلون
کے نقصان مین اور بشارت دی اون صبر کرنیوالونکو کہ جسوقت پہونچے اونکو مصیبت تو کہتے ہین کہ ہم اللہ کے لئے
ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین (یعنے جب ہم اوسی کے بندے ہین اور اُسی کیطرف ہر حالین رجوع کرنیوالے
ہین پس اگر اوسکی تقدیر پر راضی نہونگے تو وہ ہم سے کیونکر راضی ہوگا اور اگر ہم اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے
اور مصیبت پر صبر کرینگے تو وہ ہمپر رحم کریگا اور اجر دیگا) وہی لوگ ہین جنپر عنایتین ہین اونکی رب کی طرف سے اور
رحمت اور وہی لوگ ہدایت پانیوالے ہین۔ تفسیر بیضاوی مین لکہا ہی کہ صرف اس آیت کا زبان سے پڑہ دینا صبر
کے واسطے کافی نہین بلکہ اسکی مطلب کو دلین بہی بخوبی سمجہ لے کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنے

والی ہین اور وہ ہمکو جس حالین رکہو اوسی پر راضی ہین۔ تفسیر حسینی مین کلمہ انا للہ کو نیچے لکہا ہی کہ یہہ کلمہ قرار ہی ساتہہ انقیاد حکم قضا کی اور متعقف ہی ساتہہ تسلیم و رضا کی۔ تفسیر معالم مین لکہا ہی کہ سعید بن جبیر صحابی نی کہا ہی کہ کلمۂ استرجاع یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون اس امت کو مصیبت کی وقت قول و عمل کے لئے ایسا دیا گیا ہی کہ امم سابقہ مین سی کسی کو نہین دیا گیا۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید۔ رکوع ۳ مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ۔ نہین پہونچتی کوئی مصیبت زمین مین (مثل قحط و گرانی و نقصان مال و زراعت) اور نہ تمہاری جانون مین (مثل بیماری و فقر و موت اولاد وغیرہ) مگر وہ لکہی ہوئی ہی لوح محفوظ مین پہلی اس سے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہہ بات اللہ پر آسان ہی تاکہ اوس پر غم نہ کہاؤ جو تم سی کہوئی گئی اور خوش نہو اوس چیز سی جو آئی ہی تمہاری پاس۔ پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ تغابن۔ رکوع ۲۔ مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ نہین پہونچتی کوئی مصیبت مگر اذن اللہ سی اور جو کوئی ایمان لائی اللہ پر راہ دکہاتا ہی اوسکی دل کو صبر و ثبات کی طرف اور اللہ ہر چیز کو جاننی والا ہی۔ تفسیر حسینی مین کلمہ یہد قلبہ کی نیچے لکہا ہی کہ جب آدمی نی جان لیا کہ یہہ سختی خدا کی مشیت سی ہی تو اوسکو جان و دل سی قبول کرتا ہی اور اوسکے عائد ہونی سی بیقرار نہین ہوتا ہی۔ بزرگون نی کہا ہی کہ سختی آئینہ جمال مولی کا ہی پس آئینہ کو واسطی مشاہدہ نور جمال مولی کے دوست رکہنا چاہئی۔ ؎ ہر چہ از دست تو آید خوش بود + گر ہمہ دریای پر آتش بود + زخم کز دست تو می آید برون + گوہر یست از سینہ من جوئی خون +

کلام رسول مقبول ؐ

ترمذی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ وَالصَّبْرُ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ ابن عباس سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو چیز تمکو بری معلوم ہوتی ہی اوس پر صبر کرنی مین بہت خیر ہی۔ طبرانی۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَوْ كَانَ الصَّبْرُ رَجُلًا لَكَانَ كَرِيْمًا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ۔ اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو کریم ہوتا اور اللہ کو اچہی معلوم ہوتی ہین صبر کرنیوالی۔ ایضاً۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ عَلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَمُؤْمِنُوْنَ اَنْتُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا عَلَامَةُ اِيْمَانِكُمْ قَالُوْا نَشْكُرُ عَلَى الرَّخَاءِ وَنَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَنَرْضٰى بِالْقَضَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ابن عباس سی روایت ہی کہ جب رسول خدا انصار پر داخل ہوئی تو اونسی پوچہا کہ تم ایماندار ہو سب چپ ہو رہی پہر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ہم ایماندار ہین آپنی فرمایا کہ تمہاری ایمان کی پہچان کیا ہی انصار نی عرض کیا کہ راحت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشرنا الی عام تاریخه   بهٰذا کتاب انیق ادیب ۱۲

ایضاً منه در بحر دیگر

کتابٌ مستطابٌ مستبینٌ   کلامٌ بارعٌ - ذکرٌ مدلّل
علی خصمٍ ولیّ الطبعِ فوزٌ   لمن فی درسہ الاٰہی توغل
کلامٌ فائقٌ قولٌ جدیدٌ   بیانٌ واضحٌ - بحثٌ مفصّل
وترجیحٌ لقرآن الملیک   علی الانجیل بالوجہ المکمل
ویہدی من تلاوۃ جزئیہ عن   صراطٍ مستقیمٍ من تزلزل
لما لایجحدون لہ کرامٌ   کلامٌ رادعٌ ممّن یفضّل
وہٰذا الفعلُ فضلٌ من الاٰہِ   لمن یعطیہ بالکرمِ المفضّل
اریبٌ - واحدٌ فی العصرِ مجداً   سنیّ الناسِ فی الدرجاتِ اکمل
ای من فضل بکرم ۱۲

لہ ادبٌ لہ شرعٌ وسنّۃ   وفی ایامہ رجلٌ معدّل
لہ فیضٌ وبرکاتٌ ولطفٌ   ومن ربٍّ علیہ الفضلُ اقبل
وہو لوذعیّ المعیّ   وفی دہرٍ من الاثلاء اشمل
ومنبعٌ لاخلاقٍ وحسنات   شریفُ القومِ - معتمدُ الافاضل
عمیدُ العصرِ فی خیرِ الرجال   حمیدُ الدہر خیرٌ عن اماثل
ابا الدرجات قُل فی العصرِ عین   لتاریخینِ من درکٍ محصّل
۱۳   ۱۲
کلامٌ رادعٌ - ذکرٌ جدیدٌ   کلامٌ فائقٌ ذکرٌ تدلّل
للناکبین عن الحق ۱۲

ایضاً منه در فارسی

کتابِ مستطاب لاجواب است   ز اسرار حقائق انتخاب است
کتابے نیست موج بحرِ تحقیق   کلامے لے کہ فرخندہ خطاب است
کشیشان رہت اطمینان وتسکین   نباشد چون ہمہ خیر و ثواب است
۱۳
ابو الدرجات سالِ قولِ اقدس   کلامِ فایق و ذکرِ صواب است

این تاریخ آغاز انطباع کتاب است ۱۲

تاریخ از مصنف کتاب ہذا

کتابے نوشتم بتحقیق و نصفت
کشیشان اگر درس این را نگیرند
بسازند گر مؤمنین زین تلاوت
بر انجیل ترجیح قرآن والا
بگو اے فقیر محمد ز سالش

چو الہام ربی شدہ آشکارا
بلا ریب یابند راہِ ہدا را
ببینند در قلب نورِ صفا را
چو ثابت شدہ اندرین قول بالا
۱۳
بر انجیل ترجیح قرآن والا

وصایائے امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

منقول از متممات کتاب جامع اصول الاولیاء فی وصایا ابی حنیفہ رضی لابنہ حماد صفحہ ۲۷۸

قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ لابنہ حماد یا بنی ارشدک اللہ تعالی وایدک اوصیک بوصایا ان حفظتہا وحافظت علیہا رجوت لک السعادۃ فی دینک ان شاء اللہ تعالی اولہا مراعاۃ التقوی بحفظ جوارحک من المعاصی خوفاً من اللہ تعالی والقیام باوامرہ عبودیۃً لہ تعالی والثانی ان لا تستقر علی جہل ما تحتاج الی علمہ والثالث ان لا تعیش الا مع من تحتاج الیہ فی دینک ودنیاک والرابع ان تنتصف من نفسک ولا تنتصف لہا الا لضرورۃ والخامس ان لا تعادی مسلماً او ذمیاً والسادس ان تقنع من اللہ بما رزقک من مال وجاہ والسابع ان تحسن التدبیر فیما ینفعک فی استغنائک عن الناس والثامن ان لا تستہین احداً من الناس علیک والتاسع ان تقمع نفسک عن الخوض فی الفضول والعاشر ان تلقی الناس مبتدئاً بالسلام محسناً فی الکلام متحبباً الی اہل الخیر مدارياً لاہل الشر (التحبب التودد ۱۲) والحادی عشر ان تکثر ذکر اللہ تعالی والصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والثانی عشر ان تشتغل بسید الاستغفار وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان من قالہا حین یمسی فمات من لیلتہ دخل الجنۃ

ومن قالها حين يصبح فمات من يومه دخل الجنة وعن ابی الدرداء رضی الله عنه حين قيل له قد احترق بيتك قال ما احترق لكلمات سمعتهن من رسول الله صلی الله عليه وسلم من قالها اول نهاره لم تصبه مصيبة حتی يمسی ومن قالها آخر النهار لم تصبه مصيبة حتی يصبح اللهم انت ربی لا اله الا انت عليك توكلت وانت رب العرش العظيم ما شاء الله كان وما لم يشاء لم يكن لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم اعلم ان الله علی كل شیء قدير وان الله قد احاط بكل شیء علما اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی ومن شر كل دابة انت آخذ بناصيتها ان ربی علی صراط مستقيم **والثالث عشر** ان تواظب علی قراءة القرآن كل يوم وتهدی ثوابها الی الرسول صلی الله عليه وسلم ووالديك واستاذك وسائر المسلمين **والرابع عشر** ان تحترز من اعدائك اذ قد كثر فی الناس الفساد فعدوك من صديقك مستفاد **والخامس عشر** ان تكتم سرك وخاطرك ومذهبك **والسادس عشر** ان تحسن الجوار وتصبر علی اذی الجار **والسابع عشر** ان تمسك بمذهب اهل السنة والجماعة وتجتنب عن اهل الجهالة وذی الضلالة **والثامن عشر** ان تخلص النية فی جميع امورك وتجتهد فی اكل الحلال علی كل حالٍ **والتاسع عشر** ان تعتمد خمسة احاديث انتخبتها من خمسمائة الف حديث[1] - الاول انما الاعمال بالنيات والثانی من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه والثالث لا يؤمن احدكم حتی يحب لاخيه ما يحب لنفسه والرابع ان الحلال بين والحرام بين وبينهما امور مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع فی الشبهات فقد وقع فی الحرام كراع يرعی حول الحمی يوشك ان يقع فيه الا وان لكل ملك حمی الا وان حمی الله محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب والخامس المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده **والعشرون** ان تكون بين الخوف والرجاء فی حال صحتك وتموت بحسن الظن بالله تعالی وغلبة الرجاء وبقلب سليم ان الله غفور رحيم

+ تمت +

[1] جن لامذہبون کا یہ قول ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کو تمام عمر مین صرف سترہ احادیث ملی ہین اونہین اگر کچھہ ایمان ہے تو انکو امام ممدوح کا یہہ قول پڑہکر ذرا تو شرمندہ ہونا چاہیے کہ امام صاحب نے زبان مبارک سے پانچ لاکھہ احادیث کا یاد ہونا بیان کرین جنسے یہہ پانچ حدیث اونہون نے انتخاب کین اور وہ اونکی تحقیر کی غرض سے صرف سترہ حدیث کا ملنا لوگون سے بیان کرتے ہین +